853/2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیباچہ

از مصنف

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں — میری انتہائے نگارش یہی ہے

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ

حمد اور تعریف بے حساب و بے شمار اسی علت العلل احسن الخالقین کو زیبا و سزاوار ہے جس نے اپنی عظیم الشان حکمت کاملہ و قدرت بالغہ سے ایجاد و تکوین کو معرض وجود عطا کیا اور اس تکوین کے صفحہ پر موالید متنوعہ کی خلقت کر کے ماء مہین سے احسن تقویم تک ترقی یافتہ انسان کے واسطے انہیں مسخر کر دیا۔ اسی ذات مقدس بیچون و بیگوں کی جانب اس عالم اسباب کے تمام انواع اقسام کا رجوع ہے۔ اس کی حمد و تعریف کے بیان سے طاقت لسان قاصر ہے اور زبان قلم محض عاجز۔ فالحمد للہ رب العالمین بعد ازیں نعت بےغایت و مدح بے نہایت اس ہادی سبل ختم الرسل سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے جس نے اللہ پاک کے تمام انبیاء و رسل کو جو دنیا کے مختلف امصار و دیار میں آئے تھے انسان سے منوا کر اس کو روحانی ترقی کے اعلیٰ و ارفع مدارج تک پہنچایا اور خود خاتم جمیع کمالات انسانی کہلائے اور حصول روحانیت و معرفت خالق کے لئے ایسا صدری علم ایجاد کیا جو اب تک اولیاء اللہ کے پرنور سینوں میں چلا آتا ہے۔ اور جب تک اللہ نے چاہا چلا جائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

(محمد شریف)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت رابع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش

آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ عبدالرسول صاحب للّٰہی کے ہاں صرف لڑکیاں ہی تھیں۔ اور اولادِ نرینہ کی طرف سے آپ غمگین رہا کرتے تھے رغمنا کی دنیوی نقطۂ نظر سے نہ تھی یعنی آپ صرف زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کے خواہشمند نہ تھے بلکہ غم اور اضطراب اس بات کا تھا کہ جو نعمت ان علم جد امجدؒ سے سینہ بسینہ چلا آتا ہے اور جس سے خالق حقیقی کی تشنہ مخلوق سیراب ہوتی رہتی ہے وہ چشمۂ فیض بند ہو جائیگا۔ شراب معرفت کے پیاسے جب میخانہ کی طرف آئیں گے تو ساقی کو نہ پا کر پہلے سے زیادہ بیقرار ہو کر واپس چلے جایا کرینگے۔ سالکان طریقت کی مایوسی کو محسوس کر کے آپ غمناک رہتے تھے لیکن اللہ پاک کو یہ منظور تھا کہ یہ میخانہ الست پہلے سے زیادہ رونق پذیر ہو۔ چنانچہ آپ نے بمنشاء الٰہی دوسرا نکاح کیا۔ اب تمام عقیدت مندوں کی نگاہیں رحمت باری تعالیٰ کی منتظر تھیں اور دل اس کے فضل کے امیدوار [illegible]ھ کا سال مسرتوں اور خوشیوں کی بہار لایا حزن و غم کے بادل چھٹ گئے رحمت باری کی خاص بارش ہوئی یعنی حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے شجر خاندان پر ایسا پھول کھلا کہ جس کی خوشبو سے تمام باغ مہک اٹھا۔ طالبان حق کے دماغ معطر ہو گئے اردگرد کا علاقہ ہی نہیں بلکہ دور دراز دیار و امصار کے لوگ حلقہ بگوش ہو گئے معرفت کے تشنگان شراب معرفت سے مخمور ہو گئے کیوں نہ ہو قطب وقت حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعائے سحری کی اجابت ہو چکی تھی اور قبولیت کا ظہور حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فرزند ارجمند کی صورت میں پورا ہو گیا جن کا اسم گرامی محمد مقبول الرسول صاحب رکھا گیا حضور کو قدرت نے اتنا خوبصورت بنایا تھا کہ ہر دیکھنے والا ششدر رہ جاتا تھا اور

Marfat.com

بے ساختہ بول اٹھتا تھا ما ھذا بشرا یعنی یہ تو فرشتہ ہے آپ کی پاکیزہ صورت اور نورانی مکھڑا دیکھ کر والدین رمیدین جہاں خوش ہوتے تھے وہاں آپ کے ایک ظاہری جسمانی نقص کو دیکھ کر رنج بھی ہوتا تھا یعنی آپ پاؤں سے پیدائشی معذور تھے۔ جب آپ چند ماہ کے ہوئے تو والدین کے رنج و فکر میں ایک دنیا شریک ہو کر یہ مشورہ دینے لگی کہ آپ لاہور جا کر کسی ماہر انگریز ڈاکٹر سے پاؤں کا علاج کرائیں امید ہے کہ پاؤں درست ہو جائیں۔ لوگوں کے بار بار اصرار سے حضرت ثالث صاحبؒ کے دل میں بھی خیال پیدا ہو گیا کہ ممکن ہے علاج کارگر ہو جائے اس لئے آپ اپنے پیارے بچے کو لاہور لے گئے اور ساتھ ہی اپنے پیرخانہ قصور شریف میں عریضہ دیا کہ اللہ پاک نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے مگر وہ معذور ہے کسی کامل ڈاکٹر سے علاج کا ارادہ ہے اس وقت حضرت نانی صاحبہ (حضرت پیر قصوری دائم حضوری کی نواسی صاحبہ) زندہ تھیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ مبارک صد مبارک ہو مگر علاج کا قصد بالکل نہ کریں وہ ایسی حالت میں ہی تندرست پاؤں والوں سے زیادہ چلے گا۔ ادھر ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر مشورہ دیا کہ یہ بادشاہ ہوگا اور دنیا اس کی نوکری کرے گی۔ اور اس کی خدمت کو سعادت سمجھے گی لہذا اس معصوم بچہ کو تکلیف نہ دینی چاہیئے ممکن ہے کہ پاؤں صحیح حالت میں نہ آئیں۔ حضرت ثالث صاحبؒ کو یہ بات پسند آئی اور آپ کو اللہ پاک کے بھروسہ پر معذور ہی رہنے دیا اور اس ظاہری معذوری نے حضورؒ پر نور کی طبیعت پر بڑا اثر کیا باوجود بادشاہ ہونے کے اپنے آپ کو بہت ہی عاجز سمجھتے تھے۔ عجز چونکہ خداوند تعالیٰ کو بہت پسند ہوتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے خاص کرم سے آپ کو اپنا دوست بنا لیا اور ولایت خاصہ بچپن میں ہی عطا فرما دی۔

بچپن

حضور ابھی سات سال کے ہی تھے کہ خالق حقیقی نے سنت ہوئی کہ آپ کے حق میں پورا کر دیا یعنی حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ سارے خاندان کا اور سب مریدوں کا بوجھ

Marfat.com

آپ کے ننھے ننھے بازؤں پر ڈال کر دنیا فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. یہ وہ نازک زمانہ تھا جس کے ناخوشگوار حالات جس کی گوناگوں تکالیف اور جس میں مخالفین تعصب کی وجہ سے مریدوں کو ورغلا کر اس خاندان سے بدظن کرنے اور دوسری جگہ تعریفوں کے پل باندھ کر (یعنی فلاں بزرگ بڑا کمال ہے. فلاں گدی والے بڑی کشف رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ) ادھر ادھر بھیجنے کا کام بڑے زور پر کر رہے تھے اور جو ایجنٹ اس کام پر مقرر تھے وہ بہت کچھ کامیابی حاصل کر چکے تھے. یہ سب کچھ محض اس وجہ سے تھا کہ حضرت ثالثؒ بڑے ہی بردبار متحمل مزاج اور مرنجاں مرنج تھے. آپ تمام تکالیف اپنی اکیلی ذات پر ہی برداشت فرماتے تھے. دشمنوں کے پروپیگنڈے سنتے تھے مگر کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لاتے تھے. حالانکہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے تھے لیکن کسی کو جواب تک نہ دیتے تھے البتہ آپ کے خاص خادموں سے سنا گیا ہے کہ حضور کو اکثر اوقات بعد از عشا تنہائی میں روتے دیکھا گیا ہے اور جب بہت اصرار کیا اور وجہ پوچھی تو آپ یہ ہی فرماتے ہیں اپنے ہی لوگوں سے بہت تکلیف میں ہوں لہٰذا ایسے پرفتن وقت میں اور صرف سات سال کی عمر میں حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوتے ہیں اب ایک عقلمند اور صاحب ہوش انسان سوچے کہ ان حالات میں سات سال کا بچہ مریدوں کی روحانی تعلیم کا بیڑا اٹھا کر اپنے خاندان میں وہ کامیابی حاصل کرتا ہے کہ جس کو دنیا دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے. مریدوں کا ہجوم خلقت کا رجوع اتنا بڑھتا جاتا ہے کہ حدشمار سے باہر ہو جاتا ہے تو پھر صاحب بصیرت انسان یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ پیدائشی ولی اللہ تھے اور کوئی خواہ کہے یا نہ کہے اس وقت کے غوث حضرت خواجہ غلام حسن صاحبؒ ڈھڈی شریف والے (یہ قصبہ لاڑ شریف کے قریب ہی ہے) نے جب مراقبہ میں آپ کا زینہ دیکھا تو علی الاعلان کہہ دیا لوگو اچھی طرح سن لو اور یقین کر لو کہ حضرت خواجہ محمد مقبول الرسول صاحبؒ جس کو تم بچہ سمجھ رہے ہو وہ بچہ نہیں وہ تو اپنے وقت کے قطب ہیں اس شان کو مولانا محمد عالم وکیل (بی اے) گجرات والے

نے جو کہ حضرت خواجہ غلام حسن صاحب رہ ڈھڈی شریف والے کے خلفا میں سے تھے اشعار میں بیان فرماتے ہیں خلاصہ درج ذیل ہے۔ ؎

کئی گواہ تے ہور بھی کہندیں خود اپنی سن پایاسی
ڈھڈیاں والے قطب دقت دے حلقے وچ فرمایاسی
تیراں شاں جاں کشف اپنے وچ اسنوں نظری آیاسی
ترن شیراں دا مل اکٹھا میا اس تنکاری نوں

دِتے کھیڑا بھرے بھنڈاروں پاٹپکا بھکھیاری نوں
یا مقبول رسول اللہ دے بخش دوا دکھیاری نوں

یعنی پڑدادے دا گن سب ورثہ دیچہ پایا سو
پردادے نے اپنا حجرہ میرے ہتھ پوچایا سو
پس کمال ایہناں تن شیراں دا سب جمع ہو آیا سو
ڈھڈیاں والے دے اس کشفوں خبر ہے دنیا ساری نوں

دِتے کھیڑا بھرے بھنڈاروں پاٹپکا بھکھیاری نوں
یا مقبول رسول اللہ دے بخش دوا دکھیاری نوں

ترن تنہاں تھیں ترن خزانے ورثہ دیچہ پایئے توں
اپنی خاص کمائی کرکے دم دم ہور وَدھائے نوں
اس زمانہ دے شاہ سارے دولت وچہ ہراۓ نوں
وند خلقت وچہ سخی جواناں ایڈی دولت بھاری نوں

تعلیم و تربیت

حضرت رابعہؒ کو ان کے والد ماجد یعنی حضرت ثالث خواجہ عبدالرسول صاحبؒ اپنی زندگی میں ڈھڈیاں شریف خود لائے اور حضرت مولانا مولوی غلام حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اعلیٰ حضرت خواجہ غلام احمد نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص اور اجل خلفا میں سے تھے اور اس وقت کے غوث تھے کی خدمت میں پیش کرکے فرمایا کہ آپ ان کو علوم وفیوض باطنیہ میں کامل و مکمل بنائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا سے رخصت ہو جائیں اور ان کا کام باقی رہ جائے اس وصیت کے تھوڑے دنوں بعد حضرت ثالث رحمۃ اللہ علیہ واصل باللہ ہو گئے اور حضرت ڈھڈی صاحبؒ نے اس وصیت پر پابندی سے عمل کیا آپ کی تعلیم شروع ہو گئی

Marfat.com

حضورؒ پیدل چل نہیں سکتے تھے۔ خادم کندھوں پر اٹھا کر لے جاتے تھے (کیا خوش نصیب تھے وہ خادم جن کے جسم کے ساتھ آپ کا پاک جسم لگا کرتا تھا) بعد میں آپ گھوڑے پر سوار ہو کر بلا ناغہ جاتے تھے۔ آپ کو حضرت صاحب ڈھڈی شریف اس خلوص اور جوش سے توجہ فرماتے تھے کہ آپ کے سن رسیدہ خلفاء حلقہ کے بیان کرتے ہیں کہ مجمع پر وجد طاری ہو جاتا تھا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اس ذہنیت پر ایسا عمل کیا کہ سالوں کا کام مہینوں اور مہینوں کا کام ہفتوں ہی میں ختم کرایا۔ صرف یہی نہیں کہ مقامات پر عبور کرا دیا گیا بلکہ ہر مقام کی کیفیت واضح طور پر مکمل ہونے کے بعد اگلا سبق دیا جاتا تھا۔ اب اندازہ لگائیے کہ بچپن کی عمر کھیل کود کا زمانہ ہوتا ہے مگر اللہ پاک کی کرم نوازی ملاحظہ فرمائیے کہ استعداد اس قدر بلند اور کامل عطا فرمائی کہ بڑے بوڑھوں کو پیچھے چھوڑ کر آپ آگے نکل جاتے ہیں۔ اور باطن میں وہ کمال حاصل کرتے ہیں کہ لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی آپ کی ذات پاک پر تھی۔ اس پاک پروردگار کو یہی منظور تھا کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ان کے ہی خاندان میں سے ان کے ہی شان اور مرتبہ کا مرد کامل متمکن ہو۔ یہی وجہ تھی کہ قدرت نے عمر کو نہیں دیکھا آپ جوں جوں ہوش سنبھالتے جاتے تھے توں توں باطنی صفائی زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ سینہ اطہر میں فیوضات نورانی ہر لحظہ بڑھتے جاتے تھے اور مقامات سلوک زیادہ صاف اور روشن ہوتے جاتے تھے دیر صرف سن بلوغت کو پہنچنے کی تھی۔ مقامات کی تکمیل تو پہلے ہی ہو چکی تھی۔ آپ جب بالغ ہوئے تو آپ کی حالت مجذوبانہ سی تھی اور تمام عمر رہی۔ اور آپ ہمیشہ اپنے آپ کو انوار الٰہیہ اور فیوض باطنیہ میں مستور پاتے تھے اور یہ اللہ کریم کا خاص الخاص فضل تھا اور اس فضل کے کئی وجوہ ہیں جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ آپ سے تعلق رکھنے والوں کو زیادہ اطمینان ہو جائے اور عوام کو معلوم ہو جاوے کہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

(۱) اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ جو غوث زمانہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی اور نیو صفات خصوصی

Marfat.com

کے حامل تھے نے اپنے علاقہ کے جاہل اور اجڈ لوگوں کو حسب طریقہ اور محنت سے صحیح مسلمان بنایا وہ آپ ہی کا حصہ تھا تو ذات الٰہی نے بطور صلہ کے آپ کے خاندان میں یکے بعد دیگرے ولایت کا سلسلہ جاری رکھا تاکہ یہ فیض اس علاقہ میں اور زیادہ پھیل جائے اور لوگ آپ کے اس فیض لازوال سے خوب فائدہ اٹھاتے رہیں اور نیز آپ کے اس فیض سے آپ کو بھی مسلسل فیض پہنچتا رہے یعنی جتنے لوگ زیادہ مستفیض ہوں گے اسی قدر آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔

حضرت ثالث صاحبؒ نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ تمام خاندان کا کوئی پرسان حال نہیں تھا نہ ہی کوئی سرپرست تھا تینوں یتیم بچے رہ جاتے ہیں اور بظاہر ان کی ظاہری اور باطنی تعلیم کا بندوبست کرنے والا بھی کوئی مرد نظر نہیں آتا بلکہ آئندہ تمام خاندان کے خرچ خوراک کے انتظام کی بھی کوئی ایسی صورت دکھائی نہیں دیتی جس سے پوری تسلی ہوسکے۔ جب ایسے پیارے دوست کے خاندان میں یہ بے کسی اور بے بسی کی حالت ذات پاک نے دیکھی تو تمام انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دنیوی گذران کے لئے حضرتؒ کی دادی صاحبہ کو وسیلہ بنا دیا اور باطنی سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے حضرت مولانا غلام حسن ڈھڈیانی کو ذمہ وار ٹھہرایا۔

حضرت غلام حسن صاحب ڈھڈیانی کا خلوص اور اس خاندان سے محبت اس قدر تھی جو بیان نہیں کی جاسکتی جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت ثالث صاحبؒ بچوں کو خدا پاک کے حوالے کر کے آپ دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں تو محسوس کیا کہ وہ نعمت لازوال اور فقر بے مثال جو اعلیٰ حضرتؒ قصور شریف سے یعنی حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم حضوریؒ سے بڑی ہی تکالیف اور مشقتیں اٹھا کر لائے تھے۔ یہ دولت فقر میرے (حضرت صاحب ڈھڈیانی) دنیا سے رخصت ہونے کے بعد چھپ جائے گی تب وہ بڑے بے قرار ہوئے اور اپنی تمام جدوجہد آپ کو توجہ کرنے میں صرف کر دی۔ ادھر شاگرد رشید (حضرت صاحب ثانی ؒ) کی استعداد

Marfat.com

خداداد کا یہ حال کہ بچپن کی وجہ سے دنیا کی کسی بات کو نہیں جانتے مگر معرفت کے اسباق استاد کامل کے بتاتے ہی یاد ہو جاتے ہیں جب استاد بھی کامل ہو اور شاگرد رشید کی استعداد بھی نہایت اعلیٰ ہو اور خداوند قدوس کا کرم بہانے تلاش کر رہا ہو تو پھر کیوں نہ مہینوں کا کام ہفتوں میں اور ہفتوں کا کام گھنٹوں میں سرانجام ہو جائے۔ مختصر یہ کہ آپ کو اللہ پاک نے تھوڑی مدت میں ظاہری و باطنی علوم عطا کر دیئے آپ اردو فارسی میں بہت اعلےٰ مضامین لکھتے تھے جن کا مقابلہ بڑے بلند پایہ کے ادیب بھی نہیں کر سکتے تھے۔ فارسی میں گفتگو بھی ایسی صاف اور بے ضغطہ کرتے تھے کہ سننے والا یہ سمجھتا تھا کہ شاید فارسی آپ کی زبان ہے۔ اس غلام (مصنف) سے بھی اکثر فارسی میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

شادی

جب آپ بلوغت کو پہونچے تو سنت نبوی پر عمل پیرا ہو کر شادی کا بندوبست فرمایا۔ اور دعوت ولیمہ کا انتظام اس خوبی سے کیا کہ تمام مرید اور اس علاقہ کے لوگ اب تک ان باتوں کا ذکر کر کے لطف حاصل کرتے ہیں اور ایسے ہر موقع پر آپ کی شادی کی مثال پیش کرتے ہیں کہ شادی تو بس صرف حضرت صاحب نے ہی کی ہے اور اس طرح کی شادی نہ اب تک کسی نے کی ہے اور نہ ہی کوئی کرے گا مختصر یہ کہ پانچ دن تک صبح و شام متواتر حلوہ اور گوشت پکتا رہا اور للہ شریف زنبیوں شہر اندر سارے مرید اور غیر مرید ارد گرد کے عام لوگ بغیر کسی تمیز کے کھاتے رہے آپ کا حکم تھا کہ کسی کو کھانے سے منع نہ کیا جائے چاہے کوئی ہو۔ اور پہلے کتنی دفعہ کھا چکا ہو۔ انتظام ایسا تھا کہ اتنی کثیر مخلوق نہایت آرام سے بغیر کسی شور و شغب کے وقت پر کھانا کھا لیتی تھی کسی کو کبھی یہ شکایت نہ ہوئی کہ میں رہ گیا ہوں۔ حالات تو بہت عجیب اور حیران کن ہیں اگر مفصل بیان کئے جائیں تو مضمون لمبا ہوتا چلا جائیگا۔ اس واسطے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

Marfat.com

اولاد

پہلی شادی سے چونکہ کوئی نرینہ اولاد نہ تھی اس واسطے آپ نے نکاح ثانی حضرت قبلہ مفتی عطا محمد صاحب رتہ شریف والوں کے ہاں کیا اس نکاح ثانی سے اللہ پاک نے آپ کو پانچ بچے اور تین بچیاں عطا فرمائیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے حضرت حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب ہیں۔ جو اس وقت سجادہ نشین ہیں اور اپنے روحانی کمالات سے متعلقین کو فیوضات سے خوب سیراب کر رہے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے حضرت محمد مقصود الرسول صاحب ہیں جو اس وقت لاہور اسلامیہ کالج میں ایف اے کا امتحان دینے والے ہیں۔

تیسرے صاحبزادے حضرت حافظ محمد صبغۃ اللہ صاحب ہیں جو کہ قرآن پاک حفظ کر کے سکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔

چوتھے صاحبزادے حضرت حافظ محمد حجۃ اللہ صاحب ہیں یہ بھی بعد حفظ قرآن مقامی سکول میں پڑھتے ہیں۔ پانچویں صاحبزادے محمد انوار صاحب ہیں جو کہ ابھی معصوم ہیں۔

اللہ پاک ان سب کو عمر خضر عطا فرما دے اور مدارج میں ترقی دے آمین ثم آمین

حالات دیگر

حضورؒ کی ساری زندگی کے تمام احوال قلم بند کرنے بہت مشکل ہیں اور اگر بہت مدت صرف کر کے لکھے بھی جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی جس سے پڑھنے والوں کی طبیعت پر گرانی ہوگی اور اصل مقصد بھی مفقود ہو جائے گا۔ اس واسطے جو باتیں فائدہ بخش تھیں وہ میں نے چیدہ چیدہ نہایت اختصار کے ساتھ درج کر دی ہیں، اگر آپ محبت اور شوق کے ساتھ پڑھیں گے تو اسی مختصر سے ہی بہت نفع اٹھائیں گے اور اپنے

Marfat.com

روشن ضمیر کے انوار سے آپ کا سینہ منور ہو جائے گا۔ یا اللہ میرے پیر رحمۃ اللہ علیہ کی طفیل مجھ کو، اور میرے سب پیر بھائیوں کو حضور رحمۃ اللہ کے مخصوص انوار سے مالا مال کر دے اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی سچی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

طبیعت

جناب قبلہ و کعبہ مولانا و مرشدنا حضرت رابع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت بڑی خلیق ملنسار سادگی پسند تھی رحم دلی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ اعلیٰ درجہ کے فیاض تھے۔ غریبوں سے آپ کو بڑی محبت تھی اور امراء طبقہ سے فطرتاً متنفر تھے۔ غصہ پر آپ کو اس قدر ضبط تھا کہ کوئی مرید یا غیر مرید خواہ کس قدر نقصان کر دے یا کسی مجہول سے کس قدر گستاخی کے کلمات سنتے تو آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار تک پیدا نہ ہوتے تھے حضور کو غصہ نہ آنا اس غلام (مصنف) کے واسطے بڑی حیرت و استعجاب کا موجب تھا چنانچہ ہر وقت میرے دل میں یہی سوچ لگی رہتی تھی کہ آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا۔ اسی سوچ کے ماتحت میں نے آپ کی اس صفت رسولی کا کئی پیروں بزرگوں سجادہ نشینوں سے مقابلہ کیا لیکن یہ صفت کسی میں کمال تک پہنچی ہوئی نہ پائی۔ آپ کی یہ صفت میرے دل میں قدرتی طور پر اس قدر گھر کر چکی ہے کہ جہاں کہیں حضور کا ذکر خیر ہو رہا ہو وہاں میں علاوہ دیگر اوصاف بیان کرنے کے اس صفت کو پہلے بیان کرتا ہوں اور صرف بیان ہی نہیں کرتا بلکہ ولایت کبریٰ کے ثبوت میں بطور بین دلیل کے پیش کرتا ہوں اور یہ صرف مجھ جیسے کمترین عقیدت مند کا اعتقاد یا حسن ظن ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص اپنے ارادے سے بغیر تائید ربانی کے اپنے غصے پر قابو نہیں پا سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں بالوضاحت فرما رہے ہیں کہ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ یعنی میرے پیارے بندوں کی ایک خاص صفت یہ بھی ہے کہ وہ غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے ان کے قصوروں اور خطاؤں پر معاف

Marfat.com

کرنے والے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ضبط غیظ اور محبت الٰہی دونو لازم ملزوم ہیں یعنی غصہ کو مارنے والے اللہ پاک کے محبوب ہوتے ہیں اور اللہ پاک کے محبوب غصہ پر قابو رکھتے ہیں قبلہ مرشدی و مولائی کی صرف اسی ایک صفت نے مجھ کو آپ کا غلام بدام بنا رکھا تھا۔ میں نے ساری عمر میں آپ کو صرف ایک مرتبہ غصہ میں دیکھا ہے اور وہ بھی بالکل معمولی طور پر اور نصف منٹ سے بھی کم حالانکہ بہت بڑی غصہ والی بات تھی یعنی جب صاحبزادہ محمد صبغتہ اللہ صاحب زاد حسناتہ، مرض ورم زائدہ اعور

حضورؒ کے غصہ کا ایک واقعہ

(اپنڈے سائیٹس) میں مبتلا ہوئے اور آپ کا میوہسپتال کے فیملی وارڈ میں اپریشن کرایا گیا تو حضورؒ ہر وقت صاحبزادہ صاحب کے پاس ہی تشریف رکھتے تھے۔ غلام نبی جو خادم خاص تھا ہر وقت پاس ہی رہتا تھا ایک دفعہ وہ کہیں باہر چلا گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے پانی مانگا آپ نے دو تین دفعہ غلام نبی کو آواز دی مگر وہ وہاں موجود نہ تھا ناچار آپ خود اٹھ کر دوسرے کمرہ میں نلکے سے پانی لینے گئے ہیں اس وقت وہاں پہنچا جب آپ بلوری گلاس دھو رہے تھے اس سگ درگاہ نے سلام وعیرہ کے بعد عرض کی کہ آپ خود اس قدر تکلیف فرما رہے ہیں جواب دیا کہ صبغتہ اللہ نے پانی مانگا ہے اور یہاں کوئی اور آدمی موجود نہ تھا۔ بندہ نے گلاس لے لیا اور پانی صاحبزادہ صاحب کو پلایا۔ اسی وقت غلام نبی بھی آ گیا۔ آپ نے فرمایا تو کہاں چلا گیا تھا۔ اور ساتھ ہی ذرا چہرہ مبارک کا رنگ بھی بدل گیا۔ وہ بیچارہ کانپ رہا تھا اور حضور کا جلال دیکھ کر میں بھی مبہوت کھڑا تھا۔ بس دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے رخ الورکی کدورت نورانیت میں تبدیل ہو گئی اور مسکرا کر فرمایا یہ خود تو اٹھ نہیں سکتا اور میں بھی مجبور ہوں۔ اس واسطے تم خیال رکھا کرو جب کوئی دوسرا آدمی موجود نہ ہو تو پھر باہر جایا کرو۔ اتنا کہہ کر خاکسار سے گفتگو کرنے لگ گئے اور ذرہ بھر بھی دل میں رنجش باقی نہ رہی۔

Marfat.com

حسنِ خلق

حضورؒ کی یہ بہت ہی اچھی عادت تھی کہ جب کسی شخص سے آپ گفتگو فرماتے تھے اور اس سے اس کے حالات کے متعلق دریافت فرماتے تھے تو وہ بالکل یہ سمجھتا تھا کہ مجھ سے بڑھ کر آپ کو کسی سے محبت نہیں۔ اور سب سے بڑھ کر آپ مجھ سے ہی پیار کرتے ہیں چنانچہ جناب کے وصال کے بعد جب حضورؒ کے جسم اطہر کو سپرد زمین کر چکے تو تمام لوگ جو کثرت سے باہر سے آئے تھے اور للہ شریف کے سب عورتیں مرد۔ بوڑھے بچے بلبلا کر روتے تھے اور ہر شخص کی زبان پر یہی فقرہ تھا کہ آنجناب کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ آپ مجھ پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

مُرید کی تکلیف سے آپ کو تکلیف

جب آپ کو کسی مرید کے متعلق یہ معلوم ہو جاتا کہ اس پر یہ مصیبت ہے تو آپ اسی وقت بیقرار ہو جاتے تھے۔ اس تکلیف سے اس کو نجات دلانے کے لئے جہاں ظاہری اسباب میں اس کی مدد فرماتے تھے وہاں باطنی قوت سے بھی اس کی مدد کرتے تھے اور بارگاہ رب العزت میں بڑے تضرع سے دعائیں مانگتے

مُرید کو تکلیف سے بچانے کا ایک واقعہ

ایک مخلص مرید میاں دائم آپ کی ملاقات کے لئے آیا اس نے واپس گھر جانے کے لئے رخصت طلب کی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اس نے بہت اصرار کیا تو فرمایا اچھا تم جاؤ اور تمہارا کام میرا خیال تو یہ ہے کہ آج نہ جاؤ وہ چلا ہی گیا جب وہ گھر پہنچا اسی رات اس کے گاؤں میں ایک قتل کا وقوعہ ہو گیا۔ اور دشمنوں نے محض عداوت کی وجہ سے اس کا نام قاتل کی جگہ لکھا دیا پولیس نے پکڑ کر حوالات میں بند کر دیا بہت دنوں تک بڑی تکلیف میں رہا اور آپ کی خدمت میں اپنی رہائی کی دعا کے لئے ایک عریضہ لکھا آپ نے فرمایا ہم نے اس کو بہت روکا مگر اس نے ہماری ایک نہ مانی خیر یہ تکلیف نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ پھر آپ نے دعا کی اور فرمایا تھوڑے دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو

Marfat.com

رہائی دے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا من مصنف حضور نے اس شخص سے کہا نہ ملنے کے سبب بد دعا نہیں کی تھی بلکہ بزرگوں کی نافرمانی اور بے حکمی کا خمیازہ بھگتنا ہی پڑتا ہے چنانچہ جنگ احد کا واقعہ اس کا زندہ ثبوت ہے جس کو قرآن حکیم یوں بیان فرماتا ہے

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہؓ کو پہاڑ کی چوٹی پر بٹھا رکھا تھا تاکہ دشمن کی فوجیں پچھلی طرف سے حملہ نہ کر دیں اور حکم دے رکھا تھا کہ خواہ فتح ہو یا شکست تم نے تا حکم ثانی یہاں سے ہلنا نہیں مگر ان بزرگوں نے (رضی اللہ عنہم) جب فتح کے آثار دیکھے اور دشمن کی فوجیں میدان چھوڑ کر بھاگتی نظر آئیں تو اس ناصح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی ان سے خطا ہو گئی اور فتح کے خیال سے نیچے اتر آئے دشمن نے پشت خالی دیکھ کر پیچھے سے حملہ کر دیا اور مسلمانوں کو فتح کے بعد شکست ہوئی جس کو اللہ پاک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

مرید کو تکلیف سے بچانیکا ایک اور واقعہ

اس روسیاہ کے والد ماجد مولوی غلام محمد صاحب ایک دفعہ حضور کے ساتھ سفر میں کئی دن رہے واپسی پر اجازت مانگی تو آپ نے رخصت نہ دی مکرر سہ کرر اجازت مانگی مگر آپ یہ بار یہی فرماتے کہ گو آپ کو گھر سے آئے ہوئے بہت دن گذر چکے ہیں مگر بہتر یہی ہے کہ چندے اور ٹھیرو۔ دو تین گھنٹہ کے بعد خبر آئی کہ پہاڑ کی طرف سے پانی کا سیلاب اس قدر زور سے آیا ہے کہ کئی میل لمبی لائن ٹوٹ گئی ہے اور جو گاڑی لاہور کو گئی ہے وہ ملک وال سے ادھر ہی رکی پڑی ہے آپ نے دوربین منگائی اور میرے والد صاحب کو لیکر بالاخانہ پر چڑھ گئے اور دوربین میں سے دیکھ کر فرمایا کہ لو دیکھو کس قدر پانی کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ پھر مسکرا کر فرمایا کہ اچھا ہوا آپ رک گئے ورنہ تکلیف خواہ مخواہ کی اٹھاتے اور گھر پھر بھی نہیں پہونچ سکتے تھے کئی دن کے بعد جب پانی کا زور کم ہوا اور ٹرین چل پڑی

Marfat.com

تو خود بخود رخصت فرما دی۔

مساوات

حضورؒ اپنے تمام مریدوں کو ایک نگاہ سے دیکھتے تھے چاہے وہ غریب ہو یا امیر۔ اگرچہ روٹی میں مراتب کا ضرور لحاظ رکھا جاتا تھا مگر بات کے سننے یا اس کے حالات پر توجہ کرنے میں یا استفادہ حاصل کرنے میں سب ایک جیسے تھے بلکہ یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ غربا پر آپ امرار کی نسبت زیادہ توجہ بذول فرماتے تھے

علمار دین کی قدردانی

آپ دین کے عالم کی بڑی قدر کرتے تھے جب کبھی کسی عالم سے ملاقات ہوتی تھی۔ تو اس کو نہایت عزت سے اپنے پاس بٹھاتے اور بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اگر ان کی کوئی خواہش ہوتی تھی تو بڑے غور سے سنتے تھے اور جب تک وہ عالم بیٹھا رہے اس کے لحاظ سے کسی اور شخص سے بات تک نہ کرتے تھے نیز جملہ مریدوں کو بھی علماء دین کی تعظیم کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

جب مولوی حافظ رشید احمد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ کو بڑا صدمہ جانکاہ ہوا تھا اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے لئے تو دنیائے تصوف ختم ہو چکی ہے۔

باوجود امیری کے انکساری

آپ کا لباس عموماً سفید مصفیٰ اور عمدہ ہوا کرتا تھا مگر دل میں بڑی انکساری اور عجز موجزن تھا۔ آپ نہ خود ہی تکبر کرتے تھے اور نہ تکبر کرنے والوں کو پسند کرتے تھے اور ہر ایک کو یہی نصیحت کرتے تھے کہ ہم کو درویشوں کی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ دل میں غرور آیا تو آدمی کسی کام کا نہ رہا

ع راہ اینست سعدی کہ مردان راہ بعزت نکردند در خود نگاہ
ازیں بر ملائک شرف داشتند کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

ایک دفعہ اس خاکسار نے سوال کیا کہ فقر میں پورا ہونے کا آسان طریقہ کیا ہے یعنی وہ کونسا عمل و شغل ہے جس سے سالک جلدی منزل تک پہنچ جاوے آپ نے صرف ایک شعر ہی لکھ دیا اور فرمایا بس وہ شعر درج ذیل ہے۔

Marfat.com

یکے آنکہ بر نیکان بد بین مباش — دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

آپ نہایت ہی درویش سیرت تھے۔ اگر کوئی دنیادار ملاقات کو آتا تو آپ کی طبیعت منقبض ہو جاتی۔ آپ دنیاداروں سے بڑی نفرت رکھتے تھے جب کبھی کسی دین دار سے ملاقات ہو جاتی تو باغ باغ ہو جاتے تھے اور اس سے دیر تک ہم نشینی فرماتے تھے اور بدشنول اور فضول لوگوں سے ایسی نفرت تھی کہ دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے اتفاق سے اگر کوئی آ جاتا تو اس سے ضروری گفتگو کر کے فوراً اٹھا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان بیچاروں کو معلوم نہیں کہ فقر کیا چیز ہے۔

بادشاہانِ جہاں از بدرگی — بو نہ بردند از شراب بندگی (مولانا رومؒ)

ابدال سے ملاقات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ دورہ میں کسی راستہ پر جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک نہایت ہی بوسیدہ کپڑوں والا درویش آپ کے ہمراہ ہو لیا۔ دوسرے آدمی جو آپ کے ساتھ تھے دل ہی دل میں ہنسنے لگے کہ اس فقیر سے آپ کتنی پیار کی باتیں کر رہے ہیں جب وہ چلا گیا تو آپ نے ان لوگوں کو نہایت سختی سے فرمایا کہ تم کیا جانو یہ کون تھا یہ وقت کا ابدال تھا اور مجھ سے اپنی جگہ پوچھنے آیا تھا میں نے اس کو مقرر کر دیا ہے۔ آپ نے ان لوگوں سے ایسے فعل کے ارتکاب سے توبہ کرائی۔ بایں ہمہ چہرہ سے وہ رونق اور رعب شاہی ٹپکتا تھا کہ کسی کی مجال نہ تھی کہ نذر ہو کر کھلی بات کرے۔ بڑے بڑے امراء اور ڈ صاحب کہ آپ کو دیکھتے ہی خوف کھا کر کانپنے لگتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات دیکھا ہے کہ بات کرنے سے بھی عاجز آ جاتے تھے۔

ھیبت حق است این از خلق نیست — ھیبت این مرد صاحب دلق نیست (رومیؒ)

ہزار کے قریب بھی اگر جمع ہوں تو کسی کو طاقت نہ ہوتی کہ آپ کی موجودگی میں سر اٹھا کر اوپر دیکھے۔

S3600

دعا کا اثر اور نتیجہ کا فوری نشان

جب کوئی سائل آتا اور اپنا مطلب بیان کرتا تو حاضرین کی توجہ کلی طور پر آپ کے جواب کی طرف لگ جاتی تھی اگر آپ خاموش رہتے تو سب لوگ یہ جانتے کہ اس کے کام میں دیر ہے یا نہیں ہوگا اور اگر آپ فرما دیتے کہ انشاء اللہ ہو جائے گا تو سب کو یقین ہو جاتا کہ اس کا مقصد ضرور پورا ہو جائے گا اور واقعی خدا پاک کے فضل سے وہ ہو کر ہی رہتا۔

؎ آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست   فانی است و گفتہ او گفتِ خداست

اشعار سے دلچسپی

آپ کو پاکیزہ اشعار سے از حد دلچسپی تھی، اکثر آپ دیوان حافظ وغیرہ زیر مطالعہ رکھتے تھے حضرت صاحبزادہ صاحب سجادہ نشین زاد اللہ عمرہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ گرمیوں کے موسم میں آپ چارپائی پر بیٹھے بیٹھے اس شعر کو نہایت شوق سے دہراتے رہے۔

؎ اے ترا با ہر دلے رازِ دگر   ہر گدا را بر درت نازِ دگر

چنانچہ اس کو بار بار پڑھتے پڑھتے ظہر کا وقت ہو گیا اور قیلولہ (دوپہر کا سونا) فوت ہو گیا

اپنی وفات کا اظہار قبل از وقت

وفات سے تقریباً ایک ماہ پیشتر آپ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ایک پنجابی دوہڑا دیکھا گیا۔

واہ واہ ویکھے چال جہان والی اس جہان نوں کئی اڑھا گئے نی
فرعون نمرود شداد جیسے دعویٰ کر خدا کہا گئے نی
اکبر بادشاہ جیسے وچ شہر دہلی پھیرا دا نگ وکھاریاں پا گئے نی
رہسی رب دا نام محمدا او والے جھوٹ دے سب دجا گئے نی

گو یہ اشعار کسی اور صاحب کے ہیں مگر زبان حال سے بتا رہے ہیں کہ حضور قبلہ مرشدی و مولائی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی وفات کا قبل از وقت علم ہو گیا تھا جبھی تو آپ نے

Marfat.com

وفات سے قبل اس کو بھیجے تھے۔ ورنہ یہ اشعار اس سے پہلے نہ تو کبھی آپؒ سے سنے گئے تھے اور نہ کبھی آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

بعض اوقات حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب اور حضرت صاحبزادہ محمد مقصود الرسول صاحب زاد اللہ عمرہما سے شعر بازی بھی فرمایتے تھے مگر ہمیشہ پاکیزہ اور موثر شعر پڑھا اور سنا کرتے تھے فضول اور بیہودہ شعر کبھی بھی آپ کی زبان مبارک پر آیا نہ کانوں نے سنا مثلاً دیوان حافظؒ۔ مثنوی مولانا رومؒ۔ حضرت سعدیؒ۔ علامہ اقبالؒ کے اشعار زیادہ فرمایا کرتے تھے اور صاحب علم مریدوں کو خطوط میں بھی پند و نصائح کے شعر اول یا آخر مکتوب میں لکھ دیا کرتے تھے خواہ وہ شعر مکتوب الیہ کو یاد ہو اور ہر وقت پڑھتا رہتا ہو مگر خدا شاہد ہے کہ جب حضرت صاحبؒ کے ہاتھ مبارک سے لکھا ہوا وہی شعر آنکھیں دیکھتیں تو آنسو بہہ نکلتے اور خواہ مخواہ بار بار پڑھتے اور خط چومنے کو جی چاہتا تھا بعض اوقات تو یہ (فقیر مصنف) خط پڑھتا پڑھتا ایسا بے خود ہو جاتا تھا کہ خط ہاتھ سے گر پڑتا تھا اور پتہ نہ لگتا تھا کہ کونسے عالم میں ہوں دیر کے بعد جب محویت کم ہوتی تو آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رومال سے پونچھتا خط اٹھاتا چومتا سینے سے لگاتا جب کبھی فرصت ملتی تو دوبارہ سہ بارہ خط حبیب نکال کر پڑھتا اور دل و آنکھوں کو مسرور کرتا تھا۔

تحمل اور برداشت

تحمل اور برداشت کا اس قدر مادہ آپ کے اندر خداوند کریم نے بھر رکھا تھا کہ آپ کی زندگی مبارک میں آپ پر بڑی بڑی تکلیفوں کے پہاڑ ٹوٹے لیکن کسی کو خبر تک نہیں ہوتی تھی۔ شکایت کرنا تو درکنار رہا۔ چنانچہ آپ کو مرض الموت میں اس قدر تکلیف تھی کہ خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہم لوگ طبیب اور ڈاکٹر دانتوں میں انگلیاں دے کر کہتے تھے کہ ایسی شدت کی تکلیف اور پھر اتنی دیر برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے مگر عوام لوگ یہی

Marfat.com

سمجھتے رہے کہ معمولی تکلیف نہ ہے۔

کسی سے چیز لیتے تو قیمت ادا کر دیتے تھے

آپ کسی مرید سے کوئی چیز مفت نہ لیا کرتے تھے بشرطیکہ اس نے خوشی سے پیش نہ کی ہو چنانچہ نمونہ کے طور پر ایک خط میں سے ضروری اقتباس درج ذیل ہے۔

"چینی جس قدر مہیا ہو سکے کر دیں اور جب مہیا ہو جائے اطلاع دیں انشاء اللہ آپ کی مرضی کے مطابق انتظام ہو جاوے گا یعنی جلد ہی آدمی آجائیگا مگر یاد رکھیئے کہ آپ کو یا کسی اور پیر بھائی کو قیمت کی تکلیف نہیں دی جائے گی بلکہ دام گرہ سے بھیجیں گے دوبارہ کہہ کر شرمندہ نہ کریں لازمی ہے"

تربیّت

اس زمانہ میں بعض پیر اپنا حلقہ مریدی وسیع کرنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں اور وہ ذرائع اختیار کرتے ہیں جن سے مرید زیادہ ہوں اور جب کوئی بڑا آدمی دیکھتے ہیں تو ان کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ یہ شخص ہمارا ہی مرید ہو جاوے اور جب وہ داخل طریق ہو جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں لیکن قبلہ و کعبہ اس کے بالکل خلاف تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ امیر طبقہ آلائش دنیوی سے آلودہ ہوتے ہیں ان سے اجتناب ہی اچھا ہوتا ہے صرف زبانی ہی نہیں بلکہ حقیقت بھی یہی تھی کہ جب کوئی بڑا آدمی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ اس کی طرف دلی توجہ نہ فرمایا کرتے۔

ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لائے۔ حکیم رحمت علی کے مکان پر قیام فرمایا۔ محمد الدین حجام نے عرض کی کہ ہمارے علاقہ میں ایک باحیثیت شخص ہے اس کی خواہش ہے کہ داخل طریق ہو جاوے اگر حکم ہو تو اس کو لے آؤں کیونکہ میں نے اس کی خواہش پر یہ جواب دیا ہے کہ پہلے اجازت حاصل کر لوں۔ آپ سن کر خاموش رہے۔ پھر میں نے (احقر) اسکے

Marfat.com

یہی عرض کی تو آپ نے تبسم فرمایا اور صرف اچھا کہہ کر خاموش ہو گئے۔ تیسرے دن پھر یہی واقعہ دہرایا گیا تو آپ نے صرف آنکھوں سے ہی خاموش رہنے کی ہدایت کر دی اور بس۔

ایک دفعہ آپ پھر لاہور تشریف لائے اور ناچیز کے غریب خانہ پر قیام تھا اس شخص کی بابت عرض کی گئی کیونکہ میری یہ بڑی خواہش تھی کہ وہ آدمی اگر داخل طریق ہو جاوے تو دوستی کے علاوہ پیر بھائی بن جاویں گے آپ نے اشارۃً قلم اور کاغذ طلب فرمایا میں نے حاضر کیا۔ آپ نے اس پر یہ لکھ کر مجھ کو دیا کہ تنہائی میں مفصل بات ہوگی۔ جب آپ دوپہر کے وقت ذرا آرام فرمانے لگے اور دعا خیر کے بعد لوگ چلے گئے۔ صرف غلام ہی پاس رہ گیا تو آپ نے فرمایا کہ دنیادار لوگ صرف دنیاوی غرض سے ہی مرید ہوتے ہیں ان کو مرید کرنے سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے بڑے آدمیوں کو مرید کرنا کوئی جوانمردی نہیں بلکہ غریب لوگوں کو جو خدا اور رسول صلعم کی محبت کے خواہش مند ہوتے ہیں ان کی تربیت کرنا جوانمردی ہے دوسرے ایسے لوگوں کو مرید کرنا اپنے اوپر بوجھ ڈالنا ہے

ایک سال بعد آپ سرہند شریف تشریف لے گئے لاہور سٹیشن پر عرض کی گئی کہ واپسی پر غریب خانہ میں ضرور قدم رنجہ فرماویں۔ آپ نے فرمایا واپسی پر سیدھا گھر جانے کا ارادہ ہے تو بڑی منت سماجت کے بعد آپ نے منظور فرمایا جب آپ ناچیز کے مکان پر تشریف فرما تھے تو وہ آدمی بھی آ گیا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں میں نے نام و پتہ بتایا۔ آپ نے غور سے ان کی طرف دیکھا اور ذرا سی دیر کے بعد فرما دیا کہ ان کو دیر ہو رہی ہے اور پھر دعا خیر کر دی۔

(آپ کا معمول تھا کہ جب کسی کو رخصت کرنا ہوتا تو اس کے لئے دعا خیر فرما دیتے اور سب حاضرین کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اب فلاں شخص کو رخصت ہے چنانچہ ان کو بھی کہا گیا کہ کہ اب آپ کو رخصت ہے ان کے چلے جانے کے بعد اس غلام نے عرض کی کہ اتنی جلدی کیوں ان کو رخصت کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا بس ٹھیک ہے۔ اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو دنیا اور دنیاداروں سے کس قدر بے رغبتی ہے۔ سبحان اللہ

Marfat.com

تربیت تین قسم کی ہوتی ہے۔ تربیت لسانی۔ تربیت افعالی، تربیت روحانی (توجہ)
بعض مشائخ صرف مرید کر لینے کو ہی کافی سمجھتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے وہ مرید کو کسی قسم کی تربیت نہیں دیتے۔ اگر مرید کی استعداد اچھی ہو تو اپنے اعتقاد کی وجہ سے کچھ لے نکلتا ہے ورنہ خدا حافظ۔ بعض بزرگ صرف تیسری قسم کی تربیت یعنی توجہ کا خیال رکھتے ہیں اور پہلی دونو اقسام مفقود۔ ایک گروہ صرف مریدوں کو زبانی نصائح سے ہی سنوانے کی کوشش کرتے ہیں اور باطنی فیض پہنچانے کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ کئی پیر صرف ڈاڑھی، لباس وغیرہ ظاہری حالات سنت کے مطابق رکھنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جب تک تینوں قسم کی تربیت مرید کو نہ دی جائے سلوک کا اصلی مقصد پورا نہیں ہوتا یعنی اگر صرف ظاہر سنت کے مطابق ہو اور اعمال صالح نہ ہوں تو وہ صرف دھوکہ اور تصنع ہے اور اگر اعمال اچھے ہوں مگر ظاہر خلاف سنت ہو جیسا کہ آج کل عام رواج ہے تو بھی پورا مومن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے اصحابؓ کو زبانی۔ افعالی۔ روحانی تربیت دیا کرتے تھے اور وہ سب کے سب اندر سے بھی نور اور باہر سے بھی نور تھے۔ ان کا ظاہر بھی نور تھا اور باطن بھی نور ہی نور ہوتا تھا۔

قبلہ کعبہ حضرت صاحب للّٰہی رحمتہ اللہ علیہ تینوں قسم کی تربیت دیا کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا طریقہ عین رسولی طریقہ ہے۔

تربیت لسانی

حضور رحمتہ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ ہر وقت مریدوں کو سنت پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرماتے رہتے تھے خواہ ایک آدمی پاس بیٹھا ہو یا سینکڑوں ہوں کبھی محبت اور شفقت سے بھرے لہجہ میں نصیحتیں کرتے اور کبھی مثالیں اور بزرگان سلف کے واقعات سنا کر حاضرین کے دلوں کو متاثر فرماتے گاہے تنبیہ کے طور پر ارشاد فرما کر متابعت آقائے نامدار کی طرف متوجہ فرماتے تھے

Marfat.com

اسمِ ذات کی تعلیم

آپ ہر ارادت مند کو اسم ذات (اللہ، اللہ) کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں بعض کو ایک ہزار دفعہ یومیہ کی تاکید فرماتے بعض کو چوبیس ہزار روزانہ اور بعض کو صرف تین سو پر ہی اکتفا کرتے غرضیکہ جیسی کسی کی استعداد دیکھتے اس کے موافق کم و بیش اسم ذات کا وظیفہ فرمایا کرتے تھے اس غلام کو پہلے تو فرمایا کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے کر لیا کرو مگر بعد میں تاکید کی کہ ہر وظیفہ پر کم از کم تین تین صد روزانہ معمول رکھو۔

ذکر خفی کا طریقہ

نیز فرمایا کرتے تھے کہ اسم ذات کے وظیفہ کے وقت زبان کو تالو سے لگا لیا کرو نہ ہونٹ ہلیں نہ زبان کو جنبش ہو صرف مخصوص لطیفہ سے ہی آواز پیدا ہو۔ ایسا کرنے سے قلب ذاکر ہو جاتا ہے اور دل ہر وقت اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے ذکر کرتا رہتا ہے اور یہی دائمی عبادت ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ معبود حقیقی کا دائمی ذکر اور اپنے خالق کو کسی وقت بھی فراموش نہ کرنا ہی سعادت ابدی ہے۔

ایک شخص کا واقعہ

ایک دفعہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور یہ شخص پہلی بار ہی آیا تھا کہ آپ نے پوچھا کس طرح آئے کہا بیمار ہوں اور طبیب کے پاس آیا ہوں حضور نے ذرا سا توقف فرما کر کہا صرف دل بیمار ہے۔ عرض کی کہ اس کا کیا علاج ہے فرمایا اسم ذات جو جامع جمیع کمالات ہے۔ طریقہ بتایا اور دعا خیر کر کے رخصت کر دیا۔ چند دن کے بعد پھر حاضر ہوا پوچھا کیا حال ہے عرض کی کہ دل کی دنیا ہی بدل گئی ہے۔ سبحان اللہ کس چوٹی کا کشف تھا اس طبیب روحانی کی کیسی کمال تشخیص تھی اور تجویز نسخہ میں کتنا ید طولیٰ رکھتے تھے اور پھر قدرت نے کیسا دست شفا عطا کیا تھا۔

پاس انفاس

آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو کسی وقت بھی ذکر الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ پاس انفاس کا ہر وقت خیال رکھے جس کا مطلب یہ ہے

Marfat.com

کہ جب سانس نکلے یا اندر جاوے دونوں حالتوں میں اَللّٰہُ اَللّٰہُ کے ذکر سے خالی نہ ہو۔

آپ کی عادت تھی کہ اگر کسی مرید کے متعلق یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ اس میں فلاں عیب شرعی ہے تو اول آپ اس کو خلوص و محبت سے فہمائش کرتے تھے اگر وہ باز نہ آئے تو بہت سرزنش کرتے اگر وہ توبہ کر لے تو آپ بہت خوش ہوتے ورنہ اس سے قطع تعلق کر لیتے تھے۔

ایک مرید کے گناہ سے باز نہ آنے پر سارے گاؤں سے قطع تعلق

ضلع گجرات کے دورہ پر کسی مرید کے متعلق معلوم ہوا کہ اس نے بے نکاحی عورت گھر میں رکھی ہوئی ہے آپ نے اس کو بلا کر کہا کہ اس عورت کے خاوند سے طلاق لیکر بعد عدت کے نکاح کر لو یا اس کو نکال دو۔ وہ آدمی دولت مند تھا اس نے حضور کے فرمان کی پرواہ نہ کی۔ آپ سخت ناراض ہوئے اور آپ نے اس سے اور اس کے تمام خاندان سے قطع تعلق کر لیا حتیٰ کہ سفر میں اس گاؤں میں جانا چھوڑ دیا وہ لوگ بعد میں بہت پچھتائے اور راضی کرنے کی بہت کوشش کی مگر حضور نے فرمایا کہ جب تک اصل خرابی موجود ہے میرا راضی ہونا ناممکن ہے۔

تربیت افعالی

آپ اپنا لباس خورد و نوش حرکات و سکنات، وضع قطع ہمیشہ سنت کے مطابق رکھتے اور دوسروں کو بھی ہمیشہ سنت کے سانچہ میں ڈھلا ہوا دیکھنا چاہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ فنا فی الشیخ کے اصل معنی یہی ہیں کہ شیخ کی ہر حرکت ہر فعل ہر عمل کی تقلید کرے جو چیز شیخ کو محبوب ہو مرید کو بھی وہی پسند ہونی چاہیئے جس سے شیخ نفرت کرے مرید کو بھی اس سے متنفر ہونا چاہیئے جیسا لباس شیخ کا ہو ویسا ہی لباس مرید کا ہو (صرف لباس کی بناوٹ اور وضع کی نقل کرے نہ کہ وہی کپڑا فرض سمجھے جو شیخ کے بدن پر ہو۔ کیونکہ جو غریب ایسا پارچہ نہ خرید سکیں وہ اس تقلید سے محروم رہیں۔ (مصنف)

Marfat.com

خلاف شرع چیز پر تنبیہ

ایک دفعہ اس غلام (مصنف) کے ہاتھ میں سلور سٹیل (سفید لوہے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا یہ کس چیز کی ہے عرض کی گئی کہ لوہے کی ہے فرمایا لوہا پہننا منع ہے اس کو اتار دو۔ جب میں اتارنے لگا تو دوبارہ فرمایا یہ کیوں پہنی تھی جواباً عرض کی کہ ناخنوں میں نقوریں پیدا ہو جاتی ہیں اور عام طور پر سنا گیا ہے کہ لوہے کی انگوٹھی پہننے سے یہ پیدا نہیں ہوتیں۔ فرمایا رہنے دو برائے علاج پہنی گئی ہے غرض اس وقت تو بموجب فرمان رہنے دی مگر گھر آکر اتار دی اور پھر کبھی نہیں پہنی۔

صورت کے ساتھ سیرت کا لزوم

آپ ہمیشہ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ صرف فقرا کی صورت بنا لینے سے فقیری حاصل نہیں ہوتی بلکہ اعمال بھی مطابق شریعت کرنے چاہئیں اور ظاہر صورت سے اعمال و افعال زیادہ ضروری ہیں۔

اولاد کی تربیت

حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے صاحبزادوں کی تربیت کا بڑا خیال رکھتے تھے اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ بلوغت سے پہلے پہلے ہی یہ "مومن" کے تمام اوصاف سے متصف ہو جائیں صاحبزادوں کی تربیت کے متعلق جو جو پہلو آپ نے اختیار کیے ان کو صاحبزادے ہی خوب جانتے ہیں اس لئے میں نے کتاب کا یہ حصہ حضرت صاحبزادہ محمد مقصود الرسول صاحب کے سپرد کر دیا ہے جس کو صاحبزادہ صاحب موصوف نے نہایت ہی عمدہ رنگ میں لکھا ہے۔ آپ کے وہ مخصوص مضامین کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے نام سے لگا دیئے ہیں امید ہے کہ قارئین پڑھ کر بہت محظوظ ہوں گے۔

Marfat.com

بہبودیٔ اسلام

اسلام کی ترقی اور بہبودی کے لئے آپ ہر وقت بہت ہی کوشاں رہتے تھے آپ کے دل میں ہر وقت یہی خیال رہتا تھا کہ اسلام کی شان بلند سے بلند تر ہوتی رہے اور آپ اسلام کی تھوڑی سی ترقی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے اسلام کی خاطر آپ بڑی بڑی رقمیں نقدی کی صورت میں دیا کرتے تھے اور اسلام کے مفاد کے لئے ملک میں جو جو فنڈ کھلے ہر ایک میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اسلام کی خاطر چندہ کا ایک واقعہ

ایک دفعہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب تشریف لائے۔ آپ استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے۔ شاہ صاحب وہیں رک گئے اور کہنے لگے کہ جب تک آپ بیٹھ نہیں جائیں گے میں خدمت میں حاضر نہیں ہوں گا۔ ان کے بار بار اصرار سے آپ بیٹھ گئے شاہ صاحب بھی قریب آ کر بیٹھ گئے۔ حضور نے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ ترقی اسلام کی خاطر ایک فنڈ کھولا گیا ہے میں چندہ کی خاطر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے اسلام کی ترقی کا نام سنتے ہی فوراً ایک بہت بڑی رقم پیش کی۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو آپ سے اس سے بھی زیادہ چندہ کی امید تھی آپ نے بلا حیل وحجت اور بغیر کسی اعتراض کے اور رقم عطا کر دی جس سے شاہ صاحب خوش ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ یہ تو احرار پارٹی کے لیڈر ہیں۔ آپ نے ایسا معقول جواب دیا کہ اس شخص کو دوبارہ شکایت کی جرأت ہی نہ رہی۔ فرمایا شاہ صاحب کے احراری ہونے کا مجھ کو تم سے پہلے کا علم ہے ہمیں پارٹی بازی سے کچھ سروکار نہیں، جو جماعت یا جو شخص بھی اسلام کی ترقی کی خاطر قدم اٹھاتا ہے ہم اس کی مدد کرنے کو ہر حال میں تیار ہیں۔"

Marfat.com

درس

حضرت قبلہ و کعبہؒ نے ترقی اسلام کی خاطر خانقاہ شریف کی مسجد میں (للہ شریف میں) قرآن پاک اور علوم دین کا ایک درس جاری کیا تھا۔ جہاں مختلف اوقات میں کئی مولوی صاحبان اور حافظ صاحبان تعلیم کے لیے متعین ہوتے رہے اور طالب علموں کی ایک بہت بڑی جماعت حضرت صاحبؒ کی برکت سے مستفید ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ اساتذہ کی تنخواہوں اور ان کی خوراک و رہائش کا انتظام تمام اپنی گرہ سے کیا کرتے تھے۔ طلبا کی تعلیم سے بڑھ کر ان کے اخلاق و عادات کے درست رکھنے کا خیال رکھتے تھے۔ آپ کو اس بات کا بڑا خیال رہتا تھا کہ للہ شریف میں بلند درجہ حفاظ کا جو سلسلہ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے قائم فرمایا تھا وہ دن بدن بڑھے اور کمزور نہ ہو۔ اس لیے اپنے مریدین کو بڑی محبت سے فہمائش کرتے تھے کہ بچوں کو قرآن پاک حفظ کرائیں چاہے وہ للہ شریف کا رہنے والا ہو یا باہر کا۔ اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ آپ کے کہنے سے بہت سے لوگ اپنے بچوں کو تعلیم میں لگا دیتے تھے اور اس کوشش کا واضح ثبوت یہ ہے کہ مدرسہ میں جو طالب علم پردیس کے پڑھتے ہیں وہ سب کے سب ان علاقوں کے ہیں جہاں جہاں آپ کے مرید ہیں۔ حفاظ کو پختہ اور بے دھڑک کرنے کے لئے آپ نے کئی تجویزیں مقرر کی ہوئی تھیں (۱) بڑے بڑے جلسوں اور مجمعوں میں ان سے رکوع سنتے تھے (۲) کئی حافظ مل کر ایک رات میں ختم قرآن پاک کرتے تھے۔ شبینہ سننے کی آپ کو بڑی عادت تھی گو آپ کو زیادہ دیر کھڑے رہنے یا بیٹھنے سے تکلیف ہوتی تھی مگر پھر بھی آپ رمضان شریف میں کئی شبینے کراتے تھے جن میں بڑے شوق و محبت سے خود شرکت فرماتے تھے اور ساری رات قرآن پاک سنتے تھے۔ روشنی وغیرہ کا بندوبست بڑے اہتمام سے کرتے تھے بلکہ حفاظ کی سحری وغیرہ کا انتظام بھی خود لنگر شریف سے کراتے تھے۔ رمضان شریف میں تقریباً ساری رات بیدار رہنا یہ طریقہ آپ کا بچپن سے لے کر آخیر عمر تک رہا۔

Marfat.com

حضور کا آخری رمضان شریف

جناب مولوی محمد معصوم صاحب فرماتے ہیں کہ آخری رمضان شریف جو حضور نے بمقام سردھی میں گذارا (یہ مقام للّٰہ شریف سے شمال کی جانب پہاڑ پر واقع ہے۔ اس رمضان شریف میں میں بھی حضرت صاحب کی خدمت میں تھا ستائیسویں شب کو آپ نے للّٰہ شریف سے دو حافظ بلا بھیجے، اتفاق سے صرف ایک ہی حافظ محمد بخش صاحب پہنچے اور وہ بھی اس حالت میں کہ دس بارہ میل کا پیدل سفر کر کے سردھی پہنچے۔ سخت پیاس کی وجہ سے گھبرایا ہوا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روزہ کھولتے ہی بیہوش ہو جائیگا۔ افطاری کے وقت اس نے شربت، دودھ، پانی وغیرہ ایک گھڑا کی مقدار میں پی لیا اور معمولی کھانا بھی کھایا اور اس کی طبیعت سنبھل گئی مگر یہ بات کسی کے وہم و خیال میں بھی نہیں آتی تھی کہ یہ حافظ تمام قرآن شریف پڑھے گا حتیٰ کہ حضورؒ کو فکر ہوا اور مجھے کہا کہ تم کچھ منزل پڑھو گے میں نے عرض کیا کہ میرا قرآن پاک اتنا پختہ نہیں ہے آپ دعا فرمائیں آپ کی دعا برکت سے یہ مشکل حل ہو جائے گی۔ آپ مسکرائے اور فرمایا بہتر۔ عشاء کی جماعت کے بعد حافظ صاحب کو آپ نے کھڑا کیا اور آپ خود پہلی صف میں بیٹھ گئے (بیٹھ اس لئے گئے کہ آپ پاؤں کی معذوری کی وجہ سے چند منٹ بھی کھڑے نہیں ہو سکتے تھے حافظ صاحب نے جو پڑھنا شروع کیا تو تین چار پارے تو کچھ دقت سے پڑھے جو تھے پارہ میں انہوں نے رکعت کی اور پانی پیا، پھر جو کھڑے ہوئے تو بائیس پارے پڑھ کر رکعت کی۔ آپ باوجود ضعف وغیرہ کے باقاعدہ بیٹھے رہے اور سنتے رہے سامعین کی بڑی تعداد تھی کہ تمام شہر سردھی کے مرد و زن سحری تک موجود رہے۔ حافظ صاحب نے پورا ختم کر کے سحری کھائی۔ لوگوں نے بھی آرام سے سحری کھائی پھر جا کر کہیں صبح ہوئی باوجود اتنی تکان اور شب بیداری کے صبح کے معمول اس دن بھی حضور نے قضا نہیں ہونے دیئے جماعت کے بعد ختم شریف بھی پڑھے گئے اور حلقہ میں توجہ بھی فرمائی، حافظ صاحب کی یہ حالت تھی کہ ساری رات اس طرح قرآن پاک پڑھا گویا کہ دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔ سننے

والوں میں سے پیچھے تقریباً چار پانچ حافظ تھے. مگر ان کو کسی جگہ بھی لقمہ دینے کی ضرورت پیش نہ آئی. تمام قرآن شریف بغیر کسی بھول یا غلطی کے انہوں نے ختم کر دیا. اس سے ایک تو حضور کی بہت بڑی کرامت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ ایسی حالت تکلیف میں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے حافظ صاحب کی طاقت سے باہر تھا. ان کو اپنے آپ پر اس قدر بھی امید نہ تھی کہ ایک پارہ بھی پڑھ سکیں گے چہ جائیکہ سارا قرآن پاک بغیر کسی سہو کے نہایت آسانی اور کسی تکلیف کے بغیر پڑھا گیا. دوسرے حضور کا ذوق و شوق اسلام دیکھئے کہ شب بیداری اور ریحان سست کی تکلیف بسیار کے باوجود اپنے وظائف پورے کئے اور مریدین کو توجہ سے بھی محروم نہ رکھا. ع

مخمور ہے شراب توحید کا تو ہر دم مقبول ہے تو حضرت رسالتمآب کا (م۔ش)

حافظوں کے حفظ قرآن کے متعلق مختلف تدابیر

سب حافظوں کے متعلق آپ کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ سب کے سب تراویح میں قرآن پاک سنا لیں اس لئے اکثر حفاظ کو مریدوں اور خواہش مند لوگوں کے پاس بھیج دیتے تھے تاکہ ان کے سننے کا شوق پورا ہو جائے اور عام لوگ ثواب حاصل کر لیں اور ان کا قرآن پاک نہ بھولنے پائے جو لوگ کہیں پردیس نہیں جا سکتے تھے ان کا خود انتظام فرماتے اور مکانوں میں تقریباً چھ سات جگہ حفاظ کو کھڑا کیا جاتا جہاں وہ پورا قرآن پاک تراویح میں سناتے تھے۔

اسلامی حکومت کے قیام میں آپ کی روحانی کوشش

آپ نے قیام پاکستان یعنی تقسیم ہند سے ایک سال پہلے میاں کامل دین صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ محنت کرو انہوں نے گذارش کی کہ حضور کیسی محنت آپ نے فرمایا کہ دیکھو جناب قائد اعظم صاحب اپنے عیش و آرام کو چھوڑ کر کتنی تکالیف برداشت کر کے مسلمانوں کو کفار سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں ہمیں بھی چاہیئے

Marfat.com

کہ جو کچھ اللہ پاک نے ہم کو دیا ہے اس کے مطابق ہم بھی کوشش کریں یعنی وہ ظاہری سعی فرمارہے ہیں اور ہم باطنی زور لگائیں میاں صاحب نے عرض کی کہ جناب جیسے ارشاد ہو بندہ حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم روزانہ درود شریف تین ہزار مرتبہ۔ استغفار تین ہزار مرتبہ۔ لاحول ولاقوۃ تین ہزار مرتبہ۔ یا حیّ یا قیوم تین ہزار دفعہ۔ سورۃ مزمل شریف چالیس دفعہ یومیہ پڑھا کرو۔ اور بعد میں آزادی کی دعا کیا کرو تا آنکہ دعا قبول ہو جاوے اور قبولیت کا اظہار ہو جاوے۔ میاں کامل دین صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پورا ایک سال یہ معمول رکھا ایک سال کے بعد آپ نے میاں صاحب موصوف کو ایک خط لکھا کہ پاکستان کی بنیاد تحت الثریٰ تک چلی گئی ہے۔ چنانچہ اس خط کے ایک ماہ بعد پاکستان کا اعلان ہو گیا۔ ملاحظہ فرمائیے کتنی بڑی کوشش اور قربانی ہے اتنا بڑا وظیفہ رات اور دن لگے رہنے سے بھی بمشکل پورا ہوتا ہے کتنی ہمت اور کتنے استقلال کی ضرورت ہے۔ آپ نے میاں صاحب کو سارے مریدوں سے اس واسطے انتخاب کیا تھا کہ میاں صاحب بڑے مستقل مزاج اور باہمت شخص ہیں۔ گو بوڑھے سفید ریش ہیں مگر کیا مجال کہ ہمت ہار دیں۔ دوسرے آپ کی دعا اور نظر شفقت ہر وقت ان کے شامل حال رہتی تھی۔ اگر پشت پناہی نہ ہوتی تو شاید یہ اعتکاف پورا نہ ہوتا۔

نے دعائے پیر باچوں ہر دعا ست دانی است وگفتہ او گفتِ خدا ست

طلباء سے محبت

آپ کو ان طلباء سے جو کہ دور سے درس میں قرآن پاک حفظ کرنے یا فقہ کی کتابیں پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے والہانہ محبت تھی مگر اس نقطہ کو چند دور رس نظریں ہی دیکھ سکتی تھیں۔ آپ اگر مسجد میں تشریف لے جاتے تو ہر ایک سے باری باری کئی قسم کی باتیں دریافت فرماتے۔ اور بعض اوقات فرطِ مسرت سے ان کی پیٹھ پر بطور پیار کے ہاتھ بھی پھیرتے۔ اگر ان میں سے کسی کو رنج پہنچتا تو حضور اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ جب مسجد

Marfat.com

کے شمالی حجروں میں آگ لگی اور طلبا کا کافی نقصان ہوا۔ اور ایک نابینا طالب علم آگ کی نذر ہو گیا۔ جب آپ نے سنا تو فوراً تشریف لائے۔ آپ نے تمام حالات دریافت کئے۔ جب بیان کرنے والے نے اس نابینا درویش کی بیچارگی کا ذکر کیا تو آپ کی آنکھوں سے بے اختیار ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے چند خواص جو کہ پاس ہی کھڑے تھے ششدر ہو گئے کیونکہ ان میں سے کسی مرید نے بھی باوجود کافی مدت آپ کی خدمت مبارک میں رہنے کے کبھی روتے نہیں دیکھا تھا۔ درحقیقت ہے کہ آپ کو زندگی میں عام لوگوں نے بہت کم روتے دیکھا حضور نے درویش سے آنکھوں سے بہنے ہوئے سیلاب کو روکا اور ایک پردرد اور موثر لہجہ میں فرمایا کہ اگر اس درویش کا واقعہ پیش نہ آتا تو مجھ کو اور کسی چیز کا غم نہ ہوتا۔

مجلس

مجلس میں بھی اتباع سنت

حضور رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں بھی اکثر بالکل خاموش اور باادب بیٹھے رہتے تھے۔ اس لئے تمام حاضرین پر بھی سکوت طاری رہتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا صرف وجود مبارک ہی یہاں موجود ہے اور آپ کی روح جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بحر انوار کے اندر غوطہ لگائے ہوئے ہیں۔ آپ متوجہ الی اللہ ہو کر ذکر و فکر میں اس قدر محو ہو جاتے تھے کہ آپ کو کوئی پتہ نہیں ہوتا تھا کہ یہاں بیٹھے ہوئے آدمی کیا کر رہے ہیں اور کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اسی وجہ سے جب کوئی مرید عرض کرتا تو فرماتے کہ کیا کہا کئی دفعہ مکرر سہ کرر زور سے کہنے کے بعد آپ اس طرف متوجہ ہوتے اور کچھ جواب دے کر پھر اسی حالت میں ہو جاتے اس غنودگی کی حالت اور ذکر و فکر کا جوش پاس بیٹھنے والوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے تھے کہ آپ اونچا سنتے ہیں اس لئے بات توڑ توڑ کر زور سے عرض کرنی پڑتی ہے

Marfat.com

مگر حقیقتاً آپ اونچا نہیں سنتے تھے اصل بات وہی ہے جو کہ بیان کی گئی ہے کیونکہ کئی دفعہ آپ بہت آہستہ بات بھی سن کر فوراً جواب دیتے تھے

ذکر لسانی دائمی

ذکر قلبی کے علاوہ ہمیشہ آپ کی زبان مبارک ذکر الٰہی میں ہلتی ہوئی نظر آتی تھی جب بھی حضورؒ کے چہرہ اقدس پر نظر پڑتی تھی زبان ذکر الٰہی میں ہلتی ہوئی ہی دکھائی دیتی تھی۔

مجلس کی تاثیر

حضور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں بیٹھنے سے حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے انسان پر نیم بے خودی کا سا عالم چھا جاتا تھا۔ انسان کتنے ہی خیالات دنیاداری کے لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا کہ یہ بات بھی کروں گا یہ عرض بھی کروں گا وغیرہ وغیرہ لیکن آپ کی توجہ اور تصرف کیوجہ سے دنیاوی دھندوں کے خیالات ایک دفعہ سب ہی مٹ جاتے تھے پھر بڑی کوشش کے بعد دوسری مجلس میں کچھ معمولی خیالات کا اظہار کر سکتا تھا جب آدمی لوٹ کر گھر واپس آتا تو معلوم ہوتا کہ میں جن مقاصد کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا ان کے بارے میں تو میں کچھ بھی عرض نہ کر سکا۔ اس لئے عموماً لوگ اپنی مشکلات کی حل کے لئے یا معروضات کو پیش کرنے کے لئے عریضے لکھتے تھے جن کے جوابات حضور فوراً تحریر فرمایا کرتے تھے اور کبھی بھی کسی کی درخواست کے جواب میں آپ نے غفلت یا سستی سے کام نہیں لیا۔

سیاست

حضرت ذابح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سیاست کو نہایت گہری نظر سے دیکھتے تھے اور جس کام کو مذہب و قوم کے لئے مفید خیال کرتے تھے۔ اس میں بیش از بیش حصہ لیا کرتے تھے اور اس خلوص اور خاموشی کے ساتھ مسلمانوں کی مدد فرماتے تھے کہ کسی کو اس کی خبر تک نہ ہوتی تھی کیونکہ آپ شہرت یا ریاکاری اور لیڈری سے بہت بچتے تھے ان تمام علاقوں میں

Marfat.com

جہاں جہاں آپ کے معتقدین اور مریدین کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان بنانے کے سلسلہ میں مسلم لیگ کے امیدواروں کی کامیابی کے لیے آپ نے بیحد کوشش فرمائی تھی اور خاص طور پر زبانی اور خطوں کے ذریعہ لوگوں کو بڑی ترغیب دلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تم نے مسلم لیگی امیدوار کے علاوہ کسی اور کو ووٹ دیا تو ہم بڑے ناراض ہوں گے اور وونٹنگ کے بعد اگر کسی مرید کے متعلق آپ کو معلوم ہوا کہ اس نے مخالف پارٹی کو ووٹ دیا ہے تو اس کو بڑا سخت سست فرمایا۔ مملکت خداداد پاکستان کے حصول سے آپ بیحد خوش تھے اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا بڑا شکریہ ادا فرماتے تھے۔ حیدر آباد کے الحاق ہند سے حضور کو بڑا صدمہ ہوا تھا۔ چنانچہ ان دنوں آپ نے ایک عزیز کو چار صفحے کا خط لکھا (خط کا مضمون مکتوبات میں ملاحظہ فرمائیں) جس میں قائم کے اس رویہ پر بڑا ہی اظہار افسوس فرمایا۔ انہی دنوں قائد اعظم کا انتقال بھی ہو گیا تھا اور کشمیر پر ہندوستان نے بڑا بھاری حملہ کر رکھا تھا تو خط میں حضور نے تحریر فرمایا کہ مصائب کے پہاڑ یک لخت مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں مگر اس میں ضرور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بہتری ہی فرمائیں گے۔ یہ مصیبتیں مسلمانوں کے لیے سخت کوڑے کا کام کر رہی ہیں ان کو چوکنا اور بیدار کر رہی ہیں اور خدا پاک کے فضل سے کافی بیداری اور فرض شناسی کا جذبہ مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ کشمیر کے متعلق آپ کو ہر وقت بڑا خیال رہتا تھا۔ خود بھی ختم خواجگان کے بعد لازمی طور پر دعا فرمایا کرتے تھے اور لوگوں سے بھی فرماتے تھے کہ کشمیر کے لیے دعائیں کیا کرو۔

بعض لیگی وزرا اور دیگر لیڈروں کی عملی زندگی جب خلاف توقع مسلم آزار ثابت ہوئی تو آپ ان سے بڑے رنجیدہ خاطر تھے اور دعا فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ قوم کو حساس بنائے اور ان کی جگہ کسی کارکن مرد مجاہد کو مقرر فرمائے ان حالات میں حضور کو اگرچہ لیگ کے بعض افراد سے بڑا اختلاف تھا مگر لیگ کی جماعت سے کوئی اختلاف نہیں تھا اور

Marfat.com

اسلامی بہبودی اور قومی فلاح کے لئے کوشش کرنے والے انسان سے آپ بے حد خوش ہوتے تھے۔

بعض ہندو دوست کانگرسی اصحاب سے جب آپ کی گفتگو ہوتی تھی تو نہایت ٹھوس دلائل سے آپ ان پر ثابت کر دیتے تھے کہ وہ غلطی پر ہیں اس کے باوجود بھی اگر وہ راہ راست پر نہ آتے تو آپ ان کے لئے دعا فرماتے تھے اور دل میں بہت افسوس کرتے تھے کہ اسلام دوستی کے متعلق نامعلوم ان کو کیوں سمجھ نہیں آتی۔

انہی ایام میں جب کہ انتخاب عنقریب ہونے والے تھے لاہور اسلامیہ کالج سے ایک لیگی وفد جماعتی پروپیگنڈا کے لئے علاقہ مغل میں گیا۔ للہ شریف میں جب وفد پہنچا اور انہیں میں سے ایک آپ کے مخلص مرید بھی تھے۔ تو حضور نے ان کو گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ اور اپنا مہمان بنایا۔ جو کچھ ہو سکا آپ نے قوم و ملت کے خادموں کیلئے انتظام فرمایا اور ان کے ساتھ دیر تک گفتگو بھی فرماتے رہے۔ آپ نے ان کے دلوں کو اس نیک کام کے لئے اور زیادہ گرمایا۔ بعد میں خلوص دل سے دعا فرمائی کہ یہ مخلص رکن اپنی جد وجہد میں کامیاب ہو جائیں

عبادات

نماز روزہ اور دیگر عبادات کی ادائیگی میں آپ بڑی پابندی رکھتے تھے۔ ساری عمر میں حضور کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ سفر میں ہوں یا حضر میں نماز اپنے وقت پر ہمیشہ باجماعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ خصوصاً صبح کی نماز میں جب قرأت پڑھتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا فیوضات سے مسجد بھر گئی ہے اور اللہ پاک کی رحمت کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اسی طرح جب جمعہ شریف میں خطبہ مبارک تلاوت فرماتے تو آخر میں عام فہم پنجابی یا اردو یا فارسی میں نظم پڑھتے تھے جس کا ایک ایک فقرہ سامعین کے دلوں میں گھسا جاتا تھا۔ اور دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو کر دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیتا تھا۔ حاضرین میں

Marfat.com

سے ہر شخص یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا تھا کہ دنیا اور اس کے کاروبار بالکل بے معنی اور فضول ہیں اگر کوئی کارآمد چیز انسان کے پاس ہمیشہ رہنے والی ہے۔ تو وہ صرف اعمال صالحہ ہیں بسا اوقات تو اس قدر رقت طاری ہو جاتی تھی کہ آدمی زار و قطار رونے لگ جاتے تھے بنیز خطبہ شریف کے وقت آپ کے چہرہ انور میں سے ایک خاص قسم کے نور کی لپٹیں اور شعاع اٹھتے تھے جس سے سامعین پر ایک عجیب قسم کا رعب اور ہیبت چھا جاتی تھی اور حقیقی طور پر خدا پاک کا خوف دلوں میں پیدا ہو جاتا تھا۔ سکون و اطمینان کے سمندر موجیں مارنے لگ جاتے تھے۔ کئی لوگ تو اسی لطف میں جھومنے لگ جاتے تھے اور کئی مراقبہ کے عالم میں حضور کے خُم فیض سے جام نوش کرنے لگ جاتے تھے۔ ایسا کیوں ہوتا تھا۔ یہاں اعتراض پیدا ہو سکتا ہے کہ جب تقریر موثر ہو تو پھر اونگھ یا نیند یا مراقبہ کہاں۔ آؤ ہم بتائیں۔ آپ کے ذکر زبانی کے ساتھ ساتھ آپ کا قلب بھی ذاکر رہتا تھا۔ جس طرح زبانی الفاظ سے کان متاثر ہوتے ہیں یعنی زبان اور گوش کا ایک خاص تعلق ہے اسی طرح دل کے ذکر سے دل متاثر ہوتے ہیں۔ کائنات میں جتنی چیزیں ہیں ہر ایک یا تو مؤثر ہوگی یا متاثر یعنی یا تو اثر کرنے والی یا اثر قبول کرنے والی خواہ وہ چیز مادی ہو یا غیر مادی ہو۔ دیکھئے سائنس کے کارنامے اس بات کا بڑا ثبوت دیتے ہیں ذرا غور و فکر کرنے والا دماغ ہونا چاہیئے۔ مثلاً ہمارے پاس ریڈیو ایسی حالت میں پڑا ہے کہ وہ بالکل درست ہے۔ سوئچ لگا ہوا ہے تو جب ریڈیو سٹیشن چلے گا یعنی مرکزی نشرگاہ کی آواز کی لہریں پھیلنی شروع ہوں گی تو ہمارا ریڈیو خود بخود بول پڑے گا۔ بعینہٖ اسی طرح جب اولیاء کے دل سے برقی لہریں اسم ذات کی نکلتی ہیں تو وہ اس کی طاقت روحانی کے مطابق دور تک جاتی ہیں یہ لہریں ریڈیائی لہروں کی طرح موثر ہوتی ہیں اور خواص کے قلوب ریڈیو کے قائم مقام لہروں سے متاثر ہو کر ذکر کرنے لگ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ ہر ایک کے دل کیوں نہیں متاثر ہوتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ریڈیو قابل مرمت ہوتا ہے تو اس کو ریڈیو سٹیشن

Marfat.com

کے خواہ کتنے قریب لے جائیں وہ نہیں بولے گا۔ حالانکہ نشری لہریں اپنی پوری قوت سے جاری ہیں اور درست ریڈیو سارے بول رہے ہیں۔ خواہ کئی ہزار میل دور ہوں بالکل اسی طرح جب انسان کے دل پر معاصی اور غفلت کا زنگ چڑھا ہوا ہو تو وہ قابل مرمت ہوتا ہے جس طرح مشینری کی مرمت اس کا ماہر اور تجربہ کار ہی کر سکتا ہے یا جسمانی امراض کا علاج صرف طبیب ہی کر سکتا ہے اور طبیب بھی وہ جس کا اس مرض میں تجربہ ہو۔ اسی طرح دلوں کی مرمت اس کا ماہر ہی کر سکتا ہے اور روحانی امراض کا علاج روحانی طبیب ہی کر سکتا ہے اور پھر وہ روحانی طبیب جس کو دل کے روحانی علاج میں تجربہ ہو۔ اسی واسطے تو حکم ہے کہ بیعت کسی کامل ولی کے ہاتھ پر کرنی چاہیئے تاکہ وہ اپنی روحانی قوت کے تصرفات سے آئینہ دل کی کدورتوں اور زنگ آلودگیوں کو اتار کر صفائی اور نورانیت پیدا کر دے۔

روزوں کا شوق

رمضان شریف کے روزے آپ اس شوق سے رکھتے تھے کہ حالات کا جائزہ لینے والا یہ یقین کر لیتا تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ خواہش رہتی ہے کہ رمضان شریف پورا سال رہا کرے۔ بچپن سے لیکر آخری رمضان شریف تک آپ نے اپنے رمضان شریف کے معمولات خاصہ میں کبھی سستی یا کوتاہی کو اپنے پاس بھی نہیں پھٹکنے دیا بلکہ ہر نئے رمضان شریف میں پہلے کی نسبت عبادات کے عملی پروگرام میں کچھ اضافہ فرمایا کرتے تھے۔

چاند کے متعلق تحقیقات

حضور چاند کے متعلق خوب چھان بین کراتے تھے خواہ وہ چاند رمضان شریف کا ہوتا یا عید مبارک کا۔ اگر مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے کچھ شبہ پیدا ہو جاتا تو جید علما کو بلوا کر اس کی خوب تحقیق کراتے تھے اور اس تحقیق پر اس جرأت اور دلیری اور خلوص سے لوگوں کو عمل کرنے کی تلقین فرماتے کہ تمام شہر بلکہ اس پاس کے گاؤں میں بھی کسی شریر بے دین کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف عمل کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی گویا وہ حقانیت اور خالصتہ للہ کا فتویٰ لوگوں کے دلوں

میں ہیبت اور خوف الٰہی پیدا کر دیتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔ بارہا
بلدہ شریف میں مخالفین کی جماعت نے ایسے مواقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی بے جا
کوشش کی اور یہ سمجھ کر کہ لوگوں میں مذہب سے لاپرواہی عام ہو چکی ہے اس لئے ان کا
اس معاملہ میں ہمنوا ہونا کوئی مشکل نہیں، عید کے چاند میں مطلع صاف نہ ہونے کی صورت
میں خواہ مخواہ جھگڑا اٹھا کر ایک نیا محاذ قائم کر لینا ان کی عادت ہو چکی تھی مگر ہمیشہ اللہ پاک
کے فضل سے ان کو زک پہنچتی تھی۔

رمضان شریف کے چاند کا ایک واقعہ

جناب مولوی محمد معصوم صاحب عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور پرنور نے اپنی زبان مبارک سے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ۲۹ شعبان کو مطلع ابر آلود تھا۔ دو آدمیوں نے آکر گواہی دی۔ آپ نے مولوی صاحبان کو بلوایا مگر شرعی لحاظ سے ان کی گواہی درست نہ سمجھی گئی تو آپ نے حکم دے دیا کہ کل روزہ نہ رکھا جائے اور اس بات کا تمام شہر میں اعلان کروا دیا۔ اس فتویٰ کو کوئی مخالفت روک تو نہ سکا اور اس دن روزہ نہ رکھا گیا لیکن وہ مخالف تمام رمضان شریف میں یہ پروپیگنڈا کرتے رہے کہ روزہ بالکل غلط رکھا گیا ہے یعنی ایک روزہ کھا یا گیا ہے، ہر جمعہ میں مساجد میں اسی قسم کا وعظ کرتے اور یہی کہتے رہتے تھے کہ وہاں سے خط آیا ہے۔ وہاں سے خبر آئی ہے کہ روزہ پہلے ایک دن کا ہے اور جہلا کا ایک بڑا طبقہ ان کے ساتھ مل کر خوب تیاری کرنے لگے کہ ہم ضرور عید ایک دن پہلے کریں گے اور ہم آپ پر ثابت کر دیں گے کہ آپ نے واقعی ایک روزہ ضائع کرایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ان کی جہالت کی وجہ سے مجھے خود حذر شدید ہوگیا کہ اگر بالفرض چاند انتیس کا ہوگیا یعنی ہمارے انتیس اور ان کے تیس ہوگئے تو بڑی پریشانی کی صورت بن جائے گی لیکن اگر مطلع صاف نہ ہوا تو وہ لوگ یقیناً جھوٹ موٹ چاند بنا کر عید کرنے کی بڑی کوشش کریں گے اس لئے میں دعا کرتا تھا کہ

Marfat.com

یا اللہ پاک انتیس کو مطلع صاف رکھنا تاکہ جہلا کو شریعت کی بات میں رخنہ اندازی کا موقعہ نہ مل جائے جب انتیس تاریخ آئی تو چاند دیکھنے کی سارے شہر میں خوب تیاریاں شروع ہوگئیں اور عید کے متعلق بھی مخالفین نے پہلے سے ہی اعلان کر دیئے۔ اس دن عصر کے بعد آسمان کچھ ابر آلود ہوگیا جس سے کچھ پریشانی سی ہونے لگی مگر اللہ کریم کا کرنا ایسا ہوا کہ تھوڑی دیر کے بعد مطلع ایسا صاف ہوا کہ بادل کا نام و نشان تک نہ رہا۔ اب سب لوگ مرد و زن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاند کو دیکھنے میں ایسے مصروف نظر آتے ہیں جیسے بیہوش سے ہوئے جارہے ہیں اور اکثر لوگ تو روزہ کھولنا بھی بھول گئے۔ مگر نہ تو چاند کسی کو نظر آیا اور نہ ہی کہیں سے خبر آئی آخر ناچار ہو کر مخالفین نے ہتھیار ڈال دیئے اور ایسے نادم و شرمندہ ہوئے کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ بھی نہ سکتے تھے۔ اور خدا پاک نے اپنے فضل و کرم و برکت پیران عظام ہم کو ایسی فتح نصیب فرمائی کہ دنیا حیران رہ گئی اور کئی سال تک پھر آئندہ اس قسم کی رمضان شریف میں شرارت کرنے کی جرات نہ کر سکے۔

رمضان شریف کی حرمت

رمضان شریف کے روزوں کے متعلق تمام شہر میں سخت پابندی کراتے تھے اور حرمت رمضان شریف کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ لوگوں کو اشد تاکید ہوتی تھی کہ کوئی شخص بے حرمتی نہ کرنے پائے اگر کسی شخص کے متعلق آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اس نے اس طرح بے حرمتی کی ہے تو اس کو بلا کر خوب شرمندہ کیا جاتا تھا۔ جس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ وہ آپ کے سامنے سچے دل سے توبہ کرتا تھا اور آئندہ کے لئے وعدہ کرتا تھا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس طریقہ کا سے شہر والوں کو بڑا خوف رہتا تھا اور وہ ماہ رمضان مبارک کی حرمت کا بڑا خیال رکھتے تھے خواہ کام کاج کا کتنا ہی زور کیوں نہ ہو اور زمیندار کتنے ہی مصروف ہوں۔ روزے ضرور رکھتے تھے۔

Marfat.com

تراویح میں حاضری کی سخت پابندی

آپ رح کی عادت مبارک تھی کہ نماز تراویح میں حاضری اور قرآن پاک سننے کے لئے لوگوں کو بہت ترغیب دیتے تھے۔ بلکہ اکثر اوقات تو رجسٹر بنا کر محلہ کے لوگوں کے نام اس میں لکھے جاتے تھے اور عشاء کے وقت آپ خود باقاعدہ حاضری لیا کرتے تھے۔ جو لوگ غیر حاضر ہوتے ان کو حاضر کرنا دوسرے لوگوں کے ذمہ کیا جاتا تھا۔ اس طرح تقریباً محلہ کے تمام مرد نمازی بن جاتے تھے۔

سحری و افطاری

روزہ کو بند کرنا اور کھولنا آپ نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ ہمیشہ روزہ نہایت ٹھیک وقت پر بند کرنا اور افطار کرنا اس کام میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ کبھی ایک سیکنڈ آگے یا پیچھے نہ ہوتا تھا۔ للہ شریف کے تینوں شہر آپ کے نقارہ کو سن کر روزہ بند کرتے اور کھولتے تھے۔ افطاری کے وقت آپ بہت احتیاط سے کام لیتے تھے نہ تو کبھی روزہ مکروہ ہونے دیا اور نہ ہی کبھی وقت سے پہلے کھولا جاتا تھا۔

رمضان شریف کی خاطر شملہ کا سفر

اسی روزہ کی عبادت کو ادا کرنے کا اتنا شوق تھا کہ آخر عمر میں گرمی کے موسم کے روزے آگئے تھے۔ تو آپ نے سینکڑوں روپے خرچ کر کے محض رمضان شریف کو اچھے طریقہ سے ادا کرنے کی خاطر شملہ کا سفر کیا تھا کیونکہ آپ بیمار بھی تھے اور گرمی بھی زوروں پر تھی۔ آپ نے خیال کیا کہ سخت گرمی اور بیماری کی وجہ سے شاید روزے نہ رکھے جائیں اسی لئے آپ نے شملہ کا قصد کیا۔ راستہ میں لوگ حیرانی کا اظہار کرتے تھے کہ اتنا روپیہ خرچ کر کے صرف رمضان شریف کی خاطر شملہ جا رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ ایسے نیک لوگوں کے وجود سے ہی دنیا قائم اور احکام شریعت کی عزت وابستہ ہے۔

Marfat.com

شوق رمضان

ایک دفعہ رمضان شریف کے ایام میں آپ زیادہ کمزور ہو گئے روزہ کی طاقت نہ تھی مگر شوق کی بھی انتہا نہ تھی۔ اسی شوق کے جذبہ میں اپنے ایک کامل مرید مولوی محمد حبی صاحب کو لکھتے ہیں کہ امسال فقیر کی طبیعت بہت کمزور ہے اور گرمی بکثرت ہے دعا کریں کہ فریضہ رمضان بسہولت اور تندرستی سے ادا ہو جائے والسلام۔

رمضان شریف کے متعلق احتیاط

ایک دفعہ موضع سرہی میں آپ تشریف فرما تھے کہ رمضان مبارک کا چاند آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے نظر نہ آ سکا ریڈیو پر یہ خبر نشر کی گئی کہ لاہور، پشاور کے جید علماء نے چاند چڑھ جانے کی تصدیق کی ہے مگر بہت سے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔ حضورؒ نے احتیاطاً دوسرے روز روزہ رکھنے کا حکم فرمایا بعض آرام طلب اور روزہ دشمن لوگوں نے روزہ نہ رکھا مگر جب عید کا چاند نظر آیا تو مخالفین کے روزے ۲۸ بنے اور وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوئے۔ یہ تھا آپ کی احتیاط کا عالم جو کہ آپ رمضان مبارک کے متعلق برتتے تھے۔

Marfat.com

کرامات

اولیاء کرام میں جو جو مخصوص اوصاف عوام کی نسبت پائے جاتے ہیں منجملہ ان کے ایک صفت خوارق عادات یا کرامات ہیں اور اللہ پاک اپنے محبوبین کو کرامات کے ذریعہ دنیا سے ممتاز فرماتا ہے۔ چونکہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے اوصاف و انوار کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے انوار و اوصاف کے اظہار ان سے کراتا رہتا ہے یہ بات تو مسلمہ ہی ہے کہ خالق کی کوئی صفت بھی بذات خود کسی مخلوق میں نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا جو افعال ان اولیاء اللہ سے صادر ہوتے ہیں ان افعال کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی قوت ایسا فعل نہیں کر سکتی جادوگر ہار جاتے ہیں۔ سائنس والے منہ کی کھاتے ہیں۔ اللہ کے حکم سے ایک دبلے پتلے اور بظاہر ناتوان بندے سے وہ کام ہوتے ہیں جو ساری دنیا کی بجلی یکجا جمع کرنے پر بھی نہیں ہو سکتا۔ گیس۔ ریڈیم۔ ہائیڈروجنی قوتیں۔ سب کی سب عاجز رہ جاتی ہیں۔ حضرت نسا بح رحمتہ اللہ علیہ کو بھی اللہ پاک نے اپنا یہ خاص انعام عطا کیا ہوا تھا۔ گو آپ کرامات کو ظاہر کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ مگر جن باتوں کا اظہار اللہ پاک کو منظور ہوتا ہے وہ مخفی نہیں رہ سکتیں۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو ولی کرامات کے ظہور سے خوش ہوتے ہیں وہ وصل محبوب

Marfat.com

سے عموماً دور رہ جاتے ہیں. چنانچہ آپ کی کرامات تو اس قدر ہیں کہ اگر ان سب کو جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن جاوے. قلت وقت اور اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند ایک پر اکتفا کیجاتی ہے

کرامت (۱)

ضلع گجرات کے ایک گاؤں میں ایک مرید کے گھر آپ کا قیام تھا۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ آپ اپنے لئے یا ہمسفر مریدوں کے لئے اپنی مرضی سے کسی کا کھانا نہ پکواتے تھے اور نہ ہی کبھی کھانا طلب کیا کرتے تھے خواہ کتنا وقت گذر جائے. مگر اس دن خلاف معمول آپ نے صاحب خانہ کے پاس ایک خادم کو بھیجا کہ روٹی تیار ہے تو لا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ابھی کچھ دیر ہے. پھر تھوڑی دیر کے بعد آدمی آگیا، انہوں نے پھر کہا کہ ابھی تھوڑی دیر ہے اور ساتھ ہی ان لوگوں کو تشویش ہوئی کہ آج خلاف عادت آپ کیوں اتنی جلدی کر رہے ہیں, کیونکہ اس سے پہلے آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا. آخر انہوں نے جلدی سے روٹی تیار کر کے درویشوں اور دیگر لوگوں کو کھلا دی، ابھی روٹی سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ ایک لڑکے کی لاش گھر آگئی. گھر میں کہرام مچ گیا۔ بات یہ تھی کہ اس گھر کے چند آدمی کسی شادی پر گئے ہوئے تھے. راستہ میں واپسی پر لاری کی ٹکر ہو گئی جس میں ان کا وہ لڑکا مر گیا. بعد میں ان لوگوں کو حقیقت معلوم ہوئی کہ حضرت صاحب آج روٹی کے واسطے اس لئے جلدی کر رہے تھے کہ ان کا سارا کھانا وغیرہ ضائع نہ ہو جاوے۔

کرامت (۲)

ایک سال معراج شریف کے موقعہ پر حضرت مفتی صاحب تشریف نہ لا سکے معراج شریف کی رات کا وعظ اور تمام رونق ہمیشہ کے دستور کے مطابق تقریباً آپ ہی سے وابستہ تھی۔ بعض اسلام دشمن لوگوں نے اس موقعہ سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا اور لوگوں میں

Marfat.com

مشہور کرنے لگے کہ آج رات کوئی رونق نہیں ہو گی بابا رمفتی صاحب نہیں آیا اس لئے رات کو ٹھیرنے کی ضرورت نہیں ابھی سے چلا جانا چاہیئے یہ بات کسی مخلص نے سنی تو اس نے جناب حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں اس کا ذکر کیا۔ یہ بات سن کر جناب حضرت صاحب کو بہت رنج ہوا۔ فوراً اٹھ کر حضرت اعلےٰ رحمتہ اللہ علیہ کی مزار مبارک پر تشریف لے گئے اور مراقبہ کر کے عرض کیا کہ یا حضرت یہ معراج شریف کی مجلس خیر آپ ہی کی جاری کردہ ہے اور آپ ہی اس کے محافظ اور رونق بڑھانے والے ہیں آج دوست نما دشمن اس کی رونق میں خلل اندازی کر رہے ہیں۔ یہ بات میرے لئے بہت ہی پریشان کن ہو رہی ہے آپ للہ مدد فرماویں۔ اس کے بعد آپ اٹھ کر مسجد میں تشریف لائے۔ عصر کے بعد مولوی رشید احمد صاحب کو فرمایا کہ آج رات آپ نے وعظ کرنا ہے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں یہ حکم سن کر گھبرا گیا کیونکہ نہ تو میں نے پہلے سے ہی تیاری کی ہوئی تھی اور نہ ہی اب وقت وعظ کی تیاری کا تھا صرف اتنا کیا کہ عصر اور مغرب کے درمیان جو وقت تھا وہ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی مزار مبارک پر مراقبہ میں گذارا۔ عشاء کی نماز کے بعد مولوی رشید احمد صاحب کو وعظ کے لئے کھڑا کیا گیا اور خود حضرت مولانا و مرشدنا مجلس وعظ میں حسب دستور سابق مسند پر تشریف فرما تھے۔ اس رات مخلوقات نے ایسا عجیب و غریب سماں دیکھا کہ بلا مبالغہ کسی بشر کو ساری رات نیند نہ آئی اور اتنے امن و سکون سے خاموش بیٹھے رہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی یہ ساری جناب حضرت صاحب کی کرامت و برکت تھی۔ ورنہ اس سے پہلے مولوی صاحب کا وعظ بالکل روکھا پھیکا اور بے کیف ہوا کرتا تھا جناب قبلہ و کعبہ کی برکت سے صرف اسی رات ہی مولوی صاحب کا وعظ مرغوب نہیں رہا بلکہ ہمیشہ کے لئے پر تاثیر اور کیف و سرور سے بھر گیا سبحان اللہ کیوں نہ ہو تا اللہ کے مقبول جس کو دیتے ہیں ہمیشہ کے لئے بے نیاز کر دیتے۔

Marfat.com

اس کے علاوہ مولوی صاحب کو اور بھی کمالات عطا کیے گئے۔

کرامت (۳)

صوبیدار لال خاں ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے گاؤں میں سخت بیمار ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید آخری وقت ہے۔ جب زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو رات کے وقت جناب حضرت صاحب قبلہ عالم کی طرف متوجہ ہو کر خوب رویا اور فریاد کی کہ یا حضرت میری مدد فرماویں اور خدا کے لئے مجھے اس بیماری سے نجات دلاویں اسی حالت میں مجھ کو نیند آ گئی (یہ شفا کا پہلا درجہ ہے کیونکہ درد اور تکلیف میں مریض کو نیند کہاں آتی ہے) کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے آکر مجھ کو اٹھا لیا اور ایک بہت بلند مکان پر چڑھنے لگے۔ اس مکان کی سیڑھیاں چکنے پتھر کی ہیں اور پاؤں پھسلنے کا بڑا اندیشہ ہے۔ سیڑھیوں کے دونوں طرف بڑی گہری جگہ ہے مگر آپ بڑی ہمت کر کے مجھے اٹھا کر اس مکان پر چڑھ گئے اور مجھے فرمانے لگے کہ صوبیدار صاحب مجھے بڑا خطرہ تھا کہ کہیں گر نہ جائیں خصوصاً اپنے پاؤں کی معذوری کے باعث مجھے اندیشہ دامن گیر رہا مگر خدا پاک کے فضل سے پہنچ ہی گئے (مکان صحت کا تھا اور دونو طرف گہرے کھڈے مہلک مرض کے خطرناک نتائج تھے) جب میں بیدار ہوا تو مجھے اس قدر پسینہ آیا ہوا تھا کہ خدا کی پناہ جب پسینہ خشک ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ گویا مجھے کوئی مرض تھی ہی نہیں تندرست ہو کر میں للہ شریف حاضر ہوا۔ قدم بوس ہو کر خواب بیان کرنی چاہی۔ لیکن میرے بیان کرنے سے پہلے ہی آپ نے خود تمام واقعہ سنا دیا۔ میں حیران رہ گیا اور عرض کیا کہ یا حضرت میں نے بھی خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا پھر آپ خاموش ہو گئے۔ یہ محض فرضی قصہ نہیں بلکہ بالکل صحیح واقعہ ہے اور صوبیدار صاحب موصوف اب تک زندہ ہیں۔ لہٰذا غور فرمائیے کہ اللہ جل شانہ نے اولیاء کرام کو کس قدر طاقت

Marfat.com

عطا کی ہوئی ہے۔ دور دراز مسافت پر سے تڑپتے ہوئے بیمار کی فریاد کو سننا پھر اس کی مدد کو پہنچنا۔ اور مزید برآں خواب میں ہی مہلک اور لاعلاج بیماریوں سے آن واحد میں شفا دلوانی خدائی طاقت کے سوا اور کیا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو اولیا کرام سے مدد مانگنی تو دور کی بات ہے صرف لفظ یا پر سیخ پا ہو جاتے ہیں اور کفر و شرک کے فتوے دیتے ہیں۔ اگر شعائر اللہ کی تعظیم شرک ہے تو اس مسلمانی سے بدرجہا اچھا ہے جس کے پیرو (وہابی) آیات قرآنیہ وَمَنْ یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْب[1] کے بھی منکر ہیں۔ اولیا اکرام کی اس شان کو (جو حقیقت میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کا کمال ہے) وہ لوگ کیا دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں پر ضد اور ہٹ دھرمی کی عینک چڑھا رکھی ہے بے ادبی اور گستاخی جن کی قسمت میں لکھی جا چکی ہے۔ ع

کمال ذات احمد را چہ میداند بوجہلاں　　　زیار غار وے پرسی کر صد شرح و بیان دارد

کرامت (۴)

صوبیدار لال خاں بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو اپنے لڑکے کی ترقی کے امتحان کے بارے میں بڑی تشویش تھی چنانچہ میں للہ شریف آیا تاکہ میں آپ سے کامیابی کی دعا کراؤں۔ حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب حضرت خامس زاد اللہ عمرہٗ جو اب سجادہ نشین ہیں کی زبانی معلوم ہوا کہ آں مخزن فیوضات سفر میں ہیں اور عنقریب آنے والے ہیں۔ میں نے قیام کا مقام پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا کام تو ہو جائے گا۔ آپ حضور کے تلاش کرنے کی تکلیف نہ کریں مجھے تسلی ہو گئی۔ جب چند یوم کے بعد حضور تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا کہ صوبیدار

---

[1] اور جو شخص اللہ پاک کی نشانیوں کی (اولیا کرام کی کرامتیں خدائی قوت کی نشانی ہے) تعظیم کرتا ہے کیونکہ وہ تو دل کو پاک کرنے والی ہیں۔

Marfat.com

صاحب آپ کے کام تو میرے مطلوب سے ہی حل ہو جاتے ہیں آپ کو میرے تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں شرمندہ ہوا اور پھر سارا واقعہ عرض کر دیا۔

کرامت (۵)

مولوی محمد معصوم صاحب خوشاب والے فرماتے ہیں کہ موضع مہار میں ایک شخص نے میرے سامنے آپ کی بیعت کی حضور رح کی عادت پاک تھی کہ مرید بننے والے کو نماز روزہ وغیرہ ارکان اسلام کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اس شخص کو سب سے زیادہ تاکید چوری نہ کرنے کی فرمائی۔ میں حیران ہوا کہ اس کو خلاف عادت چوری کے متعلق کیوں تاکید ہو رہی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس شخص کو چوری کی بہت عادت تھی آپ چونکہ جان چکے تھے اس لئے یہ بد عادت چھوڑنے کی اس کو تاکید فرمائی۔

کرامت (۶)

مولوی محمد معصوم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سرگودھا جا رہا تھا۔ شاہ پور سے آگے دھریمہ تک تمام پانی ہی پانی تھا۔ تانگہ والے ایک روپیہ لے کر پانی سے پار کرتے تھے۔ میں نے وہاں حضور کو یاد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک فوجی لاری شاہ پور سے آگئی انہوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں اور میرے اور تین ہمراہی بھی بیٹھ گئے۔ انہوں نے سرگودھا جا کر ہم کو اتار دیا اور ہم سے بھی (جو پانی سے پار کی طرف بیٹھے تھے) دس آنے ہی لئے اور جو دھریمہ (پانی سے دوسری طرف) سے بیٹھے تھے ان سے بھی دس آنے ہی لئے۔ میں نے کہا کہ یہ حضور کی کرامت مشاہدہ کی ہے۔ جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے سب سے پہلے یہ پوچھا کہ پانی کس طرح عبور کیا تھا۔ گویا حضور کو سب کچھ معلوم ہو چکا تھا۔

کرامت (۷)

ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ حافظ سلطان بخش صاحب کلرک راولپنڈی کو

Marfat.com

اپنے ہمراہ سیر کو لے گئے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور حافظ صاحب پیدل تھے واپسی پر آپ گھوڑا حافظ صاحب کو پکڑا کر خود آرام کے لئے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے گھوڑا منگایا جب آپ سوار ہونے لگے تو گھوڑے نے حافظ صاحب کو سخت ٹکر لگائی جس کی وجہ سے ان کو بہت تکلیف ہوئی اور عرض کیا کہ آپ تشریف لے جائیں بندہ بعد میں آجائے گا۔ آپ نے فوراً اتر کر فرمایا کہ اکٹھا ہی چلیں گے رنتا کہنا تھا کہ سب تکالیف فی الفور رفع ہوگئیں اور وہ آپ کے ساتھ واپس آگئے۔

کرامت (۸)

مولوی محمد عبداللہ صاحب (یہ بزرگ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ میری چوری ہوگئی۔ میں نے حضرت رابعہؒ کی طرف خط لکھ کر سارا ماجرا عرض کیا۔ آپ نے جواباً لکھا کہ میں حضرت اعلیٰؒ کے مزار مبارک پر گیا ہوں، اور ساری بات عرض کی ہے۔ حضرت اعلیٰؒ نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب کو کہہ دو کہ سب مسروقہ سامان مل جائے گا۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں سارا سامان ایک گٹھڑی میں بندھا ہوا مسجد سے مل گیا۔

کرامت (۹)

کالدین صاحب جو اکثر آپ کے ہمراہ سفر میں رہا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ موضع چھپی گنہ ضلع گجرات میں تشریف لے گئے۔ میں بھی ہمراہ تھا۔ رات کو آپ مطالعہ فرمارہے تھے کہ چراغ سے تیل ختم ہوگیا۔ آپ نے مجھ کو فرمایا کہ تیل ڈالو۔ میں نے عرض کیا کہ قبلہ تیل نہیں ہے آپ نے اپنے ہاتھ سے گلاس میں سے پانی اس چراغ میں ڈال دیا اور وہ چراغ برابر ساری رات جلتا رہا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ مولوی فتح محمد صاحب نے

Marfat.com

اور ایک واقعہ محمد بخش ماچھی نے بیان کیا ہے۔

کرامت (۱۰)

حافظ غلام محمد صاحب ساکن کھونکہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ کلکتہ میں جاکر فوج کی ملازمت کرو۔ بندہ وہاں پہنچا۔ بھرتی ہونے کی از حد کوشش کی مگر بے سود۔ آخر میں نے سارا حال حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا۔ آپ نے جواباً لکھا کہ تسلی رکھو ہم نے ہی بھیجا ہے اور ہم خود ہی بھرتی کریں گے۔ چند دنوں کے بعد جب بھرتی کھلی تو میں بھی بھرتی ہونے کی جگہ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ قبلہ کعبہ مرشدنا وہاں کے افسر اعلیٰ ہیں اور بھرتی کے سب اختیارات آپ ہی کے ہاتھ میں ہیں، چنانچہ آپ نے مجھ کو بھرتی کرلیا۔ اس کے بعد میں نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کسی جگہ نہ ملے۔

کرامت (۱۱)

بابو غلام رسول صاحب پوسٹل کلرک کندیاں فرماتے ہیں کہ میں طالب علمی کے زمانہ میں اس بات سے سخت پریشان تھا کہ آج کل کے پیر محض دوکاندار ہی ہیں، چونکہ میرے دل میں فقر کا بڑا شوق تھا۔ اسی لئے میرا شوق کسی جگہ سے پورا نہیں ہوتا تھا ایک رات میں اسی سوچ بچار میں سوگیا خواب میں آپ سے ملاقات ہوئی، آپ نے مجھے داخل طریق کیا اور اپنا نام و مقام بتایا میری خوشی کی انتہا نہ رہی، میں بہت جلدی للہ شریف پہونچا اور بیعت کے لئے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کیا اس رات والی بیعت سے تسلی نہیں ہوئی میں حیران رہ گیا۔

کرامت (۱۲)

منشی فتح محمد صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ بھلوال میں جگہ خرید کرو وہاں رہائش کرو حسب الحکم جگہ خریدلی گئی اور تعمیر وغیرہ کی

Marfat.com

تیاری میں مصروف ہو گئے۔ عرض بخدمت عالی کی گئی کہ جناب کی رائے پر زمین تو خرید لی گئی ہے مگر مکان بنوانے کے لئے رقم نہیں ہے چہ جائیکہ پختہ مکان بنائے جائیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے آپ کا یہ فرمان سن کر ابتدائی کام شروع کر دیا گیا۔ اسی دوران میں حضرت صاحب بھی بغیر اطلاع دیئے وہاں تشریف لے گئے (آپ کا یہ دستور تھا کہ جس کے پاس جانا ہوتا اس کو قبل از تشریف آوری کے اطلاع دے دیتے تھے) اور پھر جلدی ہی واپس آ گئے۔ دوسرے دن میں ایک آدمی کے پاس گیا جس کے پاس بہت سی اینٹیں تھیں میں نے اپنی دست کے مطابق اس سے اینٹیں طلب کیں۔ اس نے جواب دیا کہ میں تھوڑی اینٹیں نہیں دوں گا۔ اگر تم نے لینی ہوں تو ساری اینٹیں خرید لو۔ میں نے قیمت پوچھی تو اس نے کہا کہ اول مال دیکھ لو بعد میں قیمت کا تقاضا کرنا۔ میں نے اینٹیں دیکھ کر آٹھ نو سو کا اندازہ لگایا۔ اس سے پوچھا تو اس نے ڈیڑھ سو مانگا۔ میں نے ہنس کر کہا کہ مخول بازی ٹھیک نہیں اگر تم نے فروخت کرنی ہیں تو ٹھیک ٹھیک قیمت بتاؤ۔ اس نے کہا اچھا ایک سو روپیہ دے دو۔ میں نے رقم ادا کر کے ساری اینٹیں خرید لیں اور خوب کھلے دل سے مکان تعمیر کرائے

کرامت (۱۳)

مستری فتح محمد صاحب کا بیان ہے کہ میری چوری ہو گئی اور تفتیش ہو کر جن لوگوں پر پولیس والوں نے شک کیا تھا ان کا چالان کر دیا۔ جب چوروں کو سزا سنانے کی آخری تاریخ تھی تو میں نے خیال کیا کہ میرا نقصان تو ویسے ہی ہو گیا ہے ان بے چاروں کو خواہ مخواہ کیوں سزا دلواؤں۔ اسی خیال پر میں نے جج کے سامنے اپنا بیان بدل دیا۔ چنانچہ سارا مقدمہ میرے سر پر آپڑا اور میں مجرم قرار دیا گیا تاریخ دی گئی میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ فیصلہ کے بعد میرے پاس آنا۔ میں نے عرض کیا کہ قبلہ بندہ کو قید کی سزا ہو جاوے گی پھر میں کس طرح حاضر ہوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جو ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ فیصلہ کے بعد آنا۔ اس پر میں خاموش ہو گیا اور رخصت لے کر واپس چلا آیا۔ جب تاریخ پر پیش ہوئے تو جج نے سوال جواب شروع کر دیئے۔ عین اسی وقت خبر پہنچی کہ جج کی بیوی صاحبہ سخت لاچار ہیں یہ سنتے ہی وہ گھر چلا گیا اور مجھ کو باہر بیٹھنے کا حکم دے گیا۔ جب کچھ دیر گذر گئی اور وہ واپس نہ آیا تو میں نے اندر جا کر اس سے ریڈر سے پوچھا کہ میرا کیا بنا۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی اللہ پاک کی قدرت ہو گئی ہے کہ اس نے آپ کو تین گھنٹے یہاں بیٹھنے کے بعد گھر جانے کا حکم دے دیا ہے (بری کر دیا ہے) حالانکہ گھر سے آپ کے متعلق تین ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ لکھ کر لایا تھا۔ میں تین گھنٹے وہاں بیٹھ کر خدا پاک کا شکریہ کرتا ہوا گھر چلا آیا۔

کرامت (۱۴)

مشکل وقت میں امداد

مولوی سیف الدین صاحب سالمی ضلع سرگودھا حال مدرس جامعہ رضویہ لائل پور فرماتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی حافظ محمد صدیق صاحب کی شادی پر حضور کو دعوت دی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں بھی اور مطلوب الرسول بھی آئیں گے (اس وقت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب بھیرہ میں پڑھتے تھے) مگر حسن اتفاق سے اتنا پانی کا سیلاب آ گیا کہ سب راستے بند ہو گئے اور دو نو حضرات صاحبان تشریف نہ لا سکے۔ جب برات موضع سالم سے ابدال کو روانہ ہوئی تو راستے میں ایک بہت اونچا پل ہے اس کے اوپر جب پہنچے تو تانگہ گھاٹی سے الٹ کر نیچے آیا اور پھر سیدھا ہو گیا اور اس میں جتنے سوار تھے کسی کو بھی آنچ نہ پہنچی۔ تین چار یوم کے بعد میرے چچا فضل دین صاحب للہ شریف پہنچے تو حضرت نے پہلے ہی پوچھا کہ تانگے

Marfat.com

کی مصیبت سے تو بچ گئے۔ انہوں نے حیران ہو کر عرض کی کہ حضور کیا معاملہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت وہاں ہی تھا اور عین اس موقع پر حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کر رہا تھا کہ حضور یہ لوگ تو اپنے ہی ہیں۔ مجدد صاحب نے فرمایا تھا کہ فکر نہ کرو۔

کرامت ۱۵

کامل پیر اپنے مرید کا ہر وقت خیال رکھتا ہے

مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ میں دہلی میں پڑھتا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ تین اولیاء اللہ آپس میں گفتگو کر رہے ہیں ایک فرماتے ہیں کہ فلاں طالب علم کو میں نے پاس کرانا ہے۔ دوسرے فرماتے ہیں کہ فلاں طالب علم میرا مرید ہے اس کو پاس کرانا میرے ذمہ ہے پھر میری طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ اس کو کسی نے پاس نہیں کرانا کیونکہ اس کا پیر کامل یہاں نہیں ہے اچانک ایک چھوٹے قد کے مرد خدا آگئے ہیں اور آکر فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس کے پیر پنجاب میں ہیں اور انہوں نے اس کو میرے سپرد کیا ہے اس کو میں پاس کراؤں گا۔ خدا تعالیٰ کی مہربانی اور پیر کی توجہ سے میں بھی پاس ہو گیا۔ اس وقت سے پہلے اور بعد میں نے اس خواب والے بزرگ کو نہیں دیکھا۔ مگر جب حضرت رابعہ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو جنازہ کے وقت پھر ان کو دیکھا۔ میں نے معتنی صاحب سے پوچھا کہ یہ کون مرد خدا ہے یہ مجھ کو دہلی میں خواب میں ملے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔ پھر میں نے اپنے والد صاحب (حافظ حکم الدین صاحب) سے پوچھا انہوں نے بھی ناواقفی ظاہر کی۔ بعد ازاں اس بزرگ کو بہت تلاش کیا گیا مگر وہ کسی کو بھی نہ ملے۔

Marfat.com

کرامت (۱۶)

دوسرے سے مدد کروانا

مولوی سیف الدین صاحب کا بیان ہے کہ میں موضع جھنی میں حافظ رشید احمد صاحب سے پڑھتا تھا اور کتاب توضیح تلویح کی مجھ کو سمجھ نہیں آتی تھی اور میں بہت رویا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب موضع نبن میں تشریف لائے تو بندہ نے عرض کی فرمایا کہ یہ چند حروف پڑھا کرو (اب وہ حروف مجھ کو یاد نہیں) آٹھ دن پڑھنے کے بعد خواب میں ایک کوتاہ قد کے بزرگ کو دیکھا اور انہوں نے یہ فرمایا کہ یہاں کیا فائدہ ہے یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی کہ درمیان سال کے کہاں جاؤں۔ فرمایا تجھ کو جب کہہ دیا ہے کہ چلے جاؤ پھر کیا، صبح کو میں وہاں سے گھر چلا آیا۔ تیسرے چوتھے روز والد صاحب کو ساتھ لے کر موضع للہانی پہنچے جہاں مولوی دعا اللہ صاحب پڑھاتے تھے تو جاتے ہی مولوی صاحب نے فرمایا کہ آ گئے ہو متعجب ہو کر عرض کی کہ جناب آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم آنیوالے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جس نے تم کو وہاں سے نکالا ہے اس نے یہاں آ کر بھی کہہ دیا تھا کہ ایک طالب علم اس حلیہ و نام کے آ رہے ہیں۔ اب آٹھ دن کے بعد ایسا حافظہ ہوا کہ وہی کتاب سمجھ میں آنے لگ گئی۔

کرامت (۱۷)

اپنے پیر کی کوئی چیز بغیر اجازت اٹھانے کی سزا

حضرت خامس صاحب زاد اللہ عمرہٗ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ملک وال کے قریب کا رہنے والا تھا (اس کا نام اور گاؤں مجھ کو یاد نہیں رہا۔ مصنف) اس نے حضور کے لنگر کی چوری کر لی۔ حضور نے ہر چند سمجھایا مگر وہ مانتا نہیں تھا۔ آپ نے لوگوں سے بھی کہا کہ اگر یہ اقرار زبانی کہہ لے تو ہم درگذر کر دیں گے مگر وہ انکار ہی کرتا رہا۔ بالآخر تھوڑے دنوں کے بعد وہ آدمی باؤلا یعنی ہلکا ہو گیا اور اس کے پاؤں بہت لمبے

ہوگئے۔ آخر اسی خرابی میں مر گیا۔ اس واقعہ کو اور بھی بہت سے آدمیوں نے بیان کیا ہے اور للہ شریف کے تو سب مرد و زن جانتے ہیں۔ ع

بیک نعرہ کوہے ز جا برکنند   بیک نالہ ملکے بہم برکنند

کرامت (۱۸)

ایک مرید نے حاضر دربار ہو کر عرض کی کہ میرا لڑکا مدت سے بیکار ہے ہزار کوشش کی گئی مگر کوئی کام نہیں ملتا اس وجہ سے سخت پریشانی ہے میں نے اسکو غربت کی حالت میں بڑی محنت سے پڑھایا ہے آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ مالک کوئی سبیل بنا دیگا۔ خدا کی قدرت دیکھیے کہ تھوڑے ہی دنوں میں ایک دفتر کی طرف سے چٹھی موصول ہوئی کہ تمہارے لیے جگہ خالی ہے لہذا جلدی پہنچ جاؤ وہ گیا اور فوراً اچھے عہدے پر ملازم ہو گیا۔

کرامت

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے اپنے لڑکے کی شادی کے لئے بہت دوڑ دھوپ کی مگر جہاں جاتا وہاں سے صاف جواب ملتا اور اگر کہیں سے اقرار بھی ہو جاتا تو کچھ دنوں بعد معاملہ بگڑ جاتا۔ آخر ناچار ہو کر حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ خداوند کریم بڑا ہی مہربان ہے۔ گھبراؤ نہیں کام بن جائیگا۔ تقریباً ایک ہفتہ کے اندر ہی ایک جگہ سے شادی کا پیغام آگیا میں نے لڑکے کی شادی بڑی خوشی اور دھوم دھام سے کی اور اب تک حضرت صاحب کا مداح ہوں۔

کرامت (۱۹)

غلاموں پر ذرہ نوازی

اکثر اوقات آپ معلوم کرتے کہ فلاں مرید کو فلاں چیز کی ضرورت ہے اور وہ چیز خریدنے کے قابل نہیں تو بڑی شفقت سے وہ چیز اپنے پاس سے عطا کر دیتے اور پھر کبھی اسکا تذکرہ نہ کرتے گویا اس آیت قرآنی پر پورا پورا عمل فرماتے تھے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

Marfat.com

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔ چنانچہ یہ تلمیز مصنف الحمد للہ حاضر خدمت تھا۔ آپ نے دوربین منگائی اور کھیوڑہ کی کان کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر فرمایا یہ خراب ہے۔ اس کو ٹھیک کر دو چنانچہ غلام نے ٹھیک کر دی آپ نے دوسری دوربین منگا کر فرمایا اس کو بھی دیکھو۔ ناچیز دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا اور اس کے وصف دیکھ کر دل میں خواہش بھی پیدا ہو گئی کہ اگر خلاف ادب نہ ہوتا تو ضرور مانگتا اور مجھ کو یہ بھی پتہ تھا کہ یہ دوربین ایک قیمتی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم کو اس کا شوق ہے میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو بس پھر لے لو۔ لہٰذا اپنے پیارے پیر کا وہ عطیہ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ دو تین دفعہ میں نے باتوں میں اس کا ذکر بھی کیا مگر آں صاحب جود و سخا میری بات کی طرف توجہ بھی نہ دیتے۔

اسی طرح مستری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں کہ رمضان شریف قریب آگیا اور میرے پاس کوئی گھڑی نہ تھی ارادہ کیا کہ حضرت صاحب کے پاس جا کر کوئی قابل مرمت گھڑی مانگتا ہوں۔ اگر دے دیں تو مرمت کروا کر کام چلا لوں گا۔ اسی خیال میں میں للہ شریف حاضر ہوا۔ آداب و سلام کے بعد خدمت میں بیٹھ گیا۔ آپ نے از خود ہی پوچھا مستری صاحب کیا آپ کے پاس گھڑی کوئی نہیں ہے میں نے عرض کی کہ جناب کوئی نہیں۔ آپ نے فوراً ایک گھڑی منگا کر عنایت کی اور کہا کہ اس کو لے جاؤ اب یہ تمہاری ہے۔

جو پیر ہر وقت غریب مریدوں کے نذرانوں کی طرف خیال رکھتے ہیں ان حقیقی واقعات کو دیکھیں اور سبق حاصل کریں کہ کس طرح اپنی پیاری چیزیں بلا معاوضہ مریدوں کو دی جا رہی ہیں۔ صرف ظاہری شکل و لباس کو ہی سنت سمجھ لینا کافی نہیں بلکہ ایثار و سخاوت بھی ایک بہت بڑی سنت رسولی ہے۔ صرف دینا ہی اتباع سنت نہیں بلکہ غریب سے نہ لینا بھی سنت ہے اور سیرت نبوی پر ایک

Marfat.com

نظر ڈال لیتے۔ اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس مقبول کی عادت پاک تھی کہ جب آپ دیکھتے کہ یہ شخص غریب ہے تو اس سے ہرگز نذرانہ نہ لیتے تھے چنانچہ مزنگ آپ تشریف لائے یہ غلام بھی حاضر ہوا۔ اور پانچ روپیہ بطور نذرانہ کے پیش کئے۔ آپ نے انکار کر دیا۔ میں نے بڑا اصرار کیا آپ نے فرمایا اس وقت تمہاری مالی حالت بہت کمزور ہے اس لئے تم ان کو اپنے تصرف میں لاؤ اور ساتھ ہی ازراہ شفقت یہ بھی فرما دیا کہ میں کسی ناراضگی کی وجہ سے انکار نہیں کر رہا بلکہ نہ لینے میں بڑا خوش ہوں گا۔ میں خاموش ہو رہا۔ دعوت کی التجا کی اور عرض کی کہ اگر آپ غریب خانہ میں قدم رنجہ فرما دیں تو اللہ پاک آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے افلاس دور کر دے گا۔ جواباً فرمایا کہ دعوت پھر کبھی سہی اور دعا یہیں بیٹھے کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دعا فرمائی۔ اللہ پاک نے تنگی دور کر دی۔

کرامت (۲۰)

دُعا و قبولیت ولایت کا امتیازی نشان صرف خوارق عادات ہی نہیں ہوا کرتا بلکہ اور بھی بہت سی چیزیں ولایت کے لئے مخصوص ہیں ولایت کے معنے ہیں دوستی، محبت اور مخلوق کی خالق کے ساتھ محبت ہونے پر ہی یہ منصب نہیں مل جاتا بلکہ جب خالق بھی اپنے کسی بندے کے ساتھ محبت کرنے لگتا ہے تو پھر یہ رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ جب تک معبود اپنے بندے کی محبت کو قبول نہ فرمائے تب تک محبوبیت کہاں۔ اور جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس بندے کو اپنے خالق کی ساری مخلوق پیاری لگتی ہے اور اس کی نظر میں کوئی چیز بری معلوم نہیں ہوتی۔ اور جب یہ مرتبہ عطا ہو جاتا ہے تو اس کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں اللہ پاک پوری کرتا رہتا ہے چنانچہ قبلہ و کعبہ

Marfat.com

حضرت رابعہ رحمتہ اللہ علیہ کو بھی اپنے رب کی مخلوق بہت پیاری لگتی تھی اور اپنے آقا و مولیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی خوشی سے خوش ہوتے تھے اور تکلیف دیکھ کر آزردہ ہو جاتے تھے۔ اگر کوئی شخص دعا کی درخواست کرتا تھا۔ خواہ وہ مرید ہو یا نہ آپ اس کے نیک مطالب کے حصول کے واسطے دعا فرماتے اللہ پاک دعا قبول فرماتا اور اس حاجت مند کی حاجت برلاتا۔ ددنین واقعات پر اکتفا کرتا ہوں۔

کرامت (۲۱)

ایضاً | علی محمد ساکن جھگیاں نانگرہ نے درخواست کی کہ شادی کو مدت گذر گئی ہے مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ نے دعا فرمائی اور ساتھ ہی اولاد نرینہ کی خوش خبری دے دی نیز آپ نے اس بچہ کا نام بھی تجویز کر دیا۔ خدائے قدوس کے صدقے جاؤں۔ اس نے اپنی کرم نوازی سے میرے پیر کی دعا قبول فرماتے ہوئے سائل مذکور کو اولاد نرینہ ہی عطا کی اور وہ بچہ بفضلہ اب تک زندہ ہے۔

کرامت (۲۲)

ایضاً | ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لائے غلام حاضر تھا یہ کوٹ کنجری کا واقعہ ہے آپ نے باتوں باتوں میں فقیر سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ اب تک تمہارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ عرض کیا وجہ تو اولاد دینے والا ہی خوب جانتا ہے مجھے تو کچھ پتہ نہیں مسکرا کر فرمایا کہ وہ ضرور دے گا۔ اسی اثنا میں حاضرین میں سے ایک شخص مسمی بابو جلال الدین نے عرض کی کہ جناب میرے بیٹے تاج دین کی شادی کو پانچ برس گذر گئے ہیں مگر اب تک اولاد نہیں ہوئی۔ آپ نے دعا فرمائی اور ایک تعویذ مرحمت فرمایا۔ اس واقعہ سے پورے نو ماہ بعد تاج الدین کے گھر اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا جو کہ اب چوتھی جماعت میں پڑھتا ہے اور اس غلام کو بھی مالک نے لڑکا

Marfat.com

عطا کیا جس کا نام محمد فیض الرسول رکھا گیا خدا اس کو عمر دراز عطا فرما دے اور اپنے پیر کے گھر کا جان نثار بنا دے۔ آمین۔

کرامت (۲۳)

فاسد خیالات کی اطلاع و نصیحت

۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے کہ یہ ناچیز (مصنف) عرس مبارک کے موقعہ پر حاضر خدمت ہوا۔ زائرین کا بہت ہجوم تھا۔ تین دن تک گفتگو کا وقت ہی نہ ملا۔ میرے دل میں بہت ملال گزرا اور فاسد خیالات آنے لگے اور اس بات کا بھی بہت افسوس ہوا کہ کیوں آیا۔ دل میں پورا تہیہ کر لیا کہ آج ایک عریضہ لکھ کر خدمت اقدس میں پیش کرتا ہوں۔ اس خیال سے بالاخانے پر چڑھ گیا۔ کاغذ اور قلم دوات لے کر ایک شکایتی رقعہ لکھا اور نیچے اتر آیا۔ خلقت پہلے سے بھی زیادہ حاضر تھی حتیٰ کہ شیش محل سارا لوگوں سے بھر گیا تھا اور آگے جانے کا راستہ بھی نہ رہا۔ دل اور زیادہ رنجیدہ ہوا۔ آخر دروازہ میں کھڑا ہو گیا آپ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کھونٹی پر لٹکی ہوئی دستار پکڑاؤ۔ میں نے دستار مبارک اتار لی لوگوں نے رستہ دے دیا۔ پاس جا کر دستار مبارک حاضر کی۔ آپ نے دستار مبارک لے کر پاس ہی قالین پر رکھ لی اور بڑی شفقت سے بغل میں سر لے کر سینہ مبارک پر رکھ لیا اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ خواص اور عوام میں بہت فرق ہوتا ہے تم خواص میں سے ہو۔ عوام کے ساتھ زبانی باتیں نہ کی جائیں تو ان کی تسلی نہیں ہوتی اور خاص لوگ اگر جوتیوں کی جگہ بھی کھڑے رہیں تب بھی بہت کچھ فیض حاصل ہوتا رہتا ہے۔ پیر کی زبان عوام کے ساتھ باتیں کرتی رہتی ہے اور دل خواص کے دلوں کے ساتھ روحانی باتیں کرتا ہے۔ میں نے رقعہ نکالا۔ آپ نے فرمایا اس کو جیب میں ہی رکھو۔ اس میں بھی اسی قسم کی شکایت ہے ناعرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا آئندہ اس بات کا خیال رکھنا اور بغل سے میرے سر کو چھوڑ کر

Marfat.com

اپنی بائیں طرف بٹھا لیا۔ میری حالت بہت تبدیل ہو چکی تھی سر جھکا ہوا۔ آنکھیں اوپر کو نہ اٹھتی تھیں۔ رنج کی جگہ مسرت، بدظنی کی جگہ عقیدت۔ فاسد خیالات کی بجائے اسم ذات کا ذکر جاری ہو گیا۔ بدن میں ہلکا ہلکا پسینہ اور دل میں ایک گونہ خوشی تھی۔ اس دن کے بعد کبھی بھی ایسا خیال نہیں آیا جس وقت اور جس حالت میں بھی حاضر ہوتا بس آپ توجہ ہی دیتے رہتے تھے خواہ لوگوں سے باتیں ہی کرتے ہوں۔

کرامت (۲۴)

دلی خیالات کا علم

ایک دفعہ یہ سگ درگاہ (مصنف) حاضر دربار تھا۔ صبح کی نماز کے بعد حسب معمول حلقہ ہوا۔ میں حضور کے پاس ہی بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ اور بھی بہت سے لوگ تھے۔ چونکہ میرا سبق ان دنوں روح پر تھا۔ میں نے روح کی طرف خیال کیا۔ آپ نے انگلی میرے قلب پر رکھ کر دبایا۔ میری توجہ روح سے ہٹ کر قلب کی طرف ہو گئی۔ آپ نے انگلی اٹھا لی بعد فراغت فرمایا (دیکھو ملفوظات میں حلقہ کے متعلق)

کرامت (۲۵)

دعا کا اثر

۱۹۴۸ء میں جب آپ بحالت صحت آخری مرتبہ لاہور تشریف لائے تو لوگوں کی منت سماجت سے متاثر ہو کر کوٹ کنجری میں گئے۔ اور علی محمد حجام کے گھر قیام فرماتے تھے۔ آپ نے چودھری الہ داد کو بلوایا اور فرمایا کہ ریڈیو پر تم کچھ بھی پڑھتے ہو۔ اس نے عرض کی کہ جی ہاں آپ نے فرمایا کہ اب سناؤ اس نے سنائی۔ آپ سن کر بہت خوش ہوئے (اس میں فقر اور نصیحت آمیز باتیں ہیں) اور فرمایا کہ ریڈیو پر اس کو ضرور پڑھا کرو۔ ساتھ ہی دعا بھی کی کہ ہمیشہ خوش رہو گے۔ آج چودھری صاحب مذکور کہتے ہیں کہ حضور کی دعا کا نتیجہ حرف بحرف صحیح نکل رہا ہے اور لوگ بھی اسکی پر مسرت و شادمانی کی زندگی کو دیکھ رہے ہیں۔

Marfat.com

کرامت (۲۶)

بے ادبی کی سزا

ایک دفعہ آپ ضلع گجرات کے ایک گاؤں موضع سیرا میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک مقام پہ گذر ہوا، تو ایک بیری کی شاخ سے آپ کی دستار مبارک کا شملہ الجھ گیا جو چھوٹ جانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس شاخ کو کاٹ ڈالو۔ لوگوں نے تعمیل حکم میں سستی کی اور شاخ نہ کاٹی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ شاخ خود بخود ہی خشک ہو کر سیاہ ہو گئی اور گر پڑی تو اس کا ایک چھوٹا سا ٹنڈ اب بھی باقی ہے جو زیارت گاہ خواص و عوام بنا ہوا ہے۔

(۲۷)

چور کی سزا

حضرت صاحب خامس زاد اللہ عمرہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ عرس کے موقعہ پر گھر سے ریشمی چادر گم ہو گئی۔ ہر طرف دوڑ دھوپ کی اور تلاش کرنے میں آخر کی بازی لگا دی لیکن وہ نہ ملی۔ آخر آپؒ تک بات پہنچی تو فرمانے لگے کہ کوئی فکر نہ کرو خود بخود مل جائے گی۔ چنانچہ سارقہ عورت جب گھر پہنچی تو رات کو سوتے میں تین دفعہ اٹھا اٹھا کر چارپائی سے نیچے پھینک دیا۔ جب صبح ہوئی تو سب بدن پر زخموں کے سیاہ نشان پائے اور انتہائی تکلیف اٹھائی اسی وقت در اقدس پر حاضر ہو کر معافی طلب کی اور چادر واپس کر دی۔

جوش تصرف

حضرت خامس صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب مدظلہ نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اپنا ذکر کیا کہ میں نے عنفوان شباب میں قرآن کریم پڑھا اور حضورؒ کے دست اقدس پہ بیعت کی چنانچہ مجھ کو آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سناؤ۔ میں نے سنایا آپ نے مجھ کو پکڑ کر سینہ سے لگا لیا۔ لوگ مجھ کو کہنے لگے کہ تم کو کیا فائدہ ہوا تم تو ویسے کے ویسے ہی رہے یہ بات حضورؒ تک بھی پہنچ گئی۔ آپ فرمانے لگے کہ ان طعنہ زن لوگوں

Marfat.com

سے جا کر کہہ دو کہ ہمارا گلے لگایا کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ چنانچہ جب کچھ مدت گذری تو مجھ سے ضبط نہ ہو سکا۔ سب کاروبار چھوٹ گیا۔ ہر وقت صوم و صلوٰۃ و تسبیح و تہلیل میں گذرنے لگا گویا مجذوبانہ صورت ہو گئی۔ گھر والوں نے خیال کیا کہ دیوانہ ہو گیا ہے اور مجھ کو لے کر للّہ شریف حضور کی خدمت میں حاضر کیا اور عرض کہ سرکار ہمارا لڑکا دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیے۔ آپ فرمانے لگے کہ بھائی اللہ کے نام کا ذکر کرنے سے حرارت و جوش پیدا ہوتا ہے۔ تم گھبراؤ نہیں اس کو کوئی بیماری نہیں اگر تمہاری مرضی ہے تو ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ گھر جا کر تھوڑے دنوں کے بعد ٹھیک ہو گیا اور وہی پہلی حالت ہو گئی۔

بے موسم بارش آپ ہر سال علاقہ دھنی میں بیساکھ کے موسم میں تشریف لے جاتے تو جبتی بھی خشک سالی اور قحط ہوتا آپ حسب منشاء جہاں تشریف لے جاتے وہاں ضرور بارش ہوتی۔ ایک دفعہ آپ خلاف معمول سردیوں میں کسی ضروری کام کی وجہ سے تشریف لے گئے چونکہ شیدائی گروہ یعنی منظور رہا۔ لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں وہ کہنے لگے اس ہمیشہ کی بارش کا کیا اعتبار کیونکہ وہ تو بارش کا موسم ہی ہوتا ہے اور اس موسم میں ہر جگہ خود بخود بارش ہوتی ہے اگر اب بارش ہو تو جانیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ نقشبند صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کر دیں تو کوئی مشکل بات نہیں چنانچہ دوسرے دن اتنی زبردست بارش ہوئی کہ سب علاقہ دھنی سیراب ہو گیا۔

نہ پوچھو ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہو تو دیکھو ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(اقبال)

Marfat.com

بندھا ہوا شیر کھولنا

منشی کرم داد صاحب ریاست بہاولپور والے فرماتے ہیں کہ میری بھینس کا دودھ کسی شریر نے باندھ دیا۔ بہتیرے دم وغیرہ کئے مگر بے سود۔ آخر للہ شریف پونچا۔ آپ نے دعا کی اور ف[illegible] دودھ دے گی۔ گھر آکر بھینس کو دوہا تو اس نے خوب دودھ دیا اور دیر تک دیتی رہی۔

حمل سے پہلے ہی بچہ کی بشارت

منشی صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ میرے گھر اولاد نہیں ہوتی تھی۔ آپ نے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ایک خط لکھا جس میں پسر کی بشارت اور مبارک لکھی ہوئی تھی حالانکہ اس وقت تک حمل کا نشان بھی نہیں تھا۔ خدا کی شان آپ کے فرمان اور خوشخبری کو اللہ پاک نے پورا کر دیا اور نومبر ۱۹۴۷ء میں ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔

آندھی کا واقعہ

ایک دفعہ للہ شریف میں عرس کے موقعہ پر آندھی بڑے زور سے چلی۔ لوگوں نے عرض کی یا حضرت اس آندھی نے عرس کی رونق کو ہی خراب کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کل ۱۲ بجے تک یہ آندھی اسی طرح رہے گی اور پھر یکدم رک جائے گی۔ چنانچہ سب لوگوں نے دیکھا کہ عین ۱۲ بجے آندھی رک گئی۔

Marfat.com

مکتوبات

اولیاءکرام کے منہ مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات کوئی نہ کوئی خوبی اپنے اندر ضرور رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ عام دنیاوی باتیں جو رسمی طور پر ایک دوسرے سے کی جاتی ہیں بزرگوں کی یہ رسمی باتیں بھی خالی از منفعت نہیں ہوتیں۔ حضرت رائج رحمتہ اللہ علیہ کے چند مکتوبات درج کئے جاتے ہیں جن کے پڑھنے سے توکل اور خودداری کا سبق ملتا ہے۔ تواضع۔ سیاست وغیرہ کا پتہ چلتا ہے ذوق ہونا چاہئے

اپنے صاحبزادے کی طرف ایک خط مبارک

عزیزالقدر محمد مقصود الرسول سلمہٗ ربہٗ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ وعلیٰ جمیع من لدیکم۔

رقعہ دستی اتوار ۲۶ ستمبر کو علی الصباح موصول ہوا عزیز کی جمعہ ۲۵ ستمبر کی انتظار تھی اور کافی سے زیادہ تھی مگر تم نہ آئے فکر دامن گیر رہا۔ الحمدللہ کہ اس رقعہ کے پہنچنے پر ہر طرح تسلی ہوئی۔ تم نے اچھا کیا کہ نہ آئے کیونکہ تعلیم میں کافی حرج ہوتا ہے۔ پس یہ ماہ ہیں ان میں جس قدر محنت ہو سکے کرو اور تعلیم میں منہمک ہو جاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور مشائخ عظام کی توجہ سے کامیابی نصیب ہو۔ ورنہ دوسری صورت میں اپنا نقصان الگ اور شماتت

Marfat.com

ہمسایہ والا معاملہ ہوگا۔ بہت شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ انشاءاللہ العزیز اگر تم نے محنت کی تو مخالفین کو ذلیل ہونا ہی پڑے گا۔ بہتر معلوم ہوتا ہے چونکہ تم کو چھینکیں بھی آتی تھیں اس واسطے حکیم پیر کے مشورہ سے کوئی دوائی جو مقوی دماغ ہو اور محنت سے دل نہ اکتائے ہو اکر استعمال کرو جو قیمت خرچ ہوگی ادا کیجاویگی۔ ضروری امر ہے۔ ہیڈ ماسٹر کا شاق ہونا بھی اچھا ہے۔ سن کر خوشی ہوئی۔ اللہ کرے تم اس کی قابلیت سے مکمل فائدہ اٹھا سکو۔ عید پر تمہاری انتظار ہوگی۔ عرصہ تو کافی ہے مگر تعلیم بھی کوئی آسان نہیں۔ اعلیٰ حضرتؒ پشاور تک وطن بے وطن ہو کر متواتر عرصہ دراز تک بے سروسامانی میں تعلیم حاصل کی۔ جب جا کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا۔

عزیز تو تو اللہ پاک کے فضل و کرم سے اپنے گھر کے قریب ہے۔ جب چاہو بآسانی آجا سکتے ہو۔ پھر مولوی صاحب (مولوی محمد معصوم صاحب) سلمہ ربہ کا وجود ایک نعمت عظمیٰ ہے کہ خلیق کے خلیق اور استاد کے استاد ہیں۔ استاد گھر کی طرح خود آسانی سے عزیز کو پونچاتے ہیں سبحان اللہ۔ ان کے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ بھی بالکل اسی اخلاص و محبت کے مالک تھے۔ آپ کو اپنے والد صاحب کے ورثہ میں یہ چیز ملی بلکہ دادا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ورثہ میں سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دیں۔ قائداعظم صاحب کے انتقال سے جو مسلمانان پاکستان و مسلمانان عالم کو رنج والم ہوا تھا وہ محتاج بیان نہیں۔ لاہور جیسے جس شہر میں چار پانچ پانچ سال کے بچوں نے بھی دو تین دن تک کچھ نہ کھایا اور ڈھائیں مار کر رو دیے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ اوپر سے حیدرآباد کا معاملہ پیش آیا اس سے تو مسلمانوں کی کمر ٹوٹ گئی مگر بتوں تشخصے ؎ خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

ان صدموں نے جو ایک ساتھ آئے ہیں مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں

Marfat.com

جو لوگ سستی سے کام لے رہے تھے وہ بہت چوکنے ہو گئے ہیں اور بھاری ذمہ داری کو محسوس کرنے لگے ہیں گویا تازیانہ عبرت ثابت ہوا

احمد خاں ولد فتلی محاذ کشمیر سے آیا ہے۔ ایک دو آدمی اور بھی آئے ہیں انہوں نے صحیح اور چشم دید حالات بیان کئے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت کشمیر میں بہت اچھی ہے۔ ہندوؤں کا ہر روز مالی اور جانی نقصان مجاہدین کے ہاتھوں ہوتا ہے چنانچہ ان کے بیان کے مطابق ریڈیو پاکستان نے خبریں دیں جو حرف بحرف صحیح نکلیں گویا ریڈیو کسی مبالغہ سے کام نہیں لیتا بلکہ صحیح خبریں پہنچاتا ہے مزید انہوں نے کہا کہ حیدر آباد کا معاملہ سن کر مجاہدین آگے سے چوکنے ہو گئے ہیں کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے لئے لڑیں گے تخت یا تختہ ادھر نظام حیدر آباد نے غداری کی۔ خدا اس غدار کو سمجھے۔ ڈیڑھ سو سال پیشتر بھی جب مسلمانوں اور انگریزوں کی جنگ تھی تو نظام نے مسلمانوں سے غداری کی تھی۔ اب جب کہ مسلمانوں اور کراڑوں (ہندوؤں) کی جنگ کا وقت آیا تو اس نے پھر مسلمانوں سے صاف دھوکہ کیا ہے اور کراڑوں سے مل گیا ہے۔ ع

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود — گرچہ با آدمی بزرگ شود

رات کو شبینہ ہوا عرس بھی رات کو تھا۔ ۱۵ لڑکوں نے شبینہ کیا۔ دو دو پارے منزل پڑھی خاص رونق رہی گیس بھی روشن کیا۔ فقیر کو دوسرے روز سے کان میں درد ہے۔ شافی مطلق شفا بخشیں۔ ابھی تک مطلب بھیجا نہیں گیا ریاض صاحبزادہ صاحب مدظلہ کا اسم گرامی ہے جو اس وقت سجادہ نشین ہو کر مخلوق کو فیض پہنچا رہے ہیں) کیونکہ مولوی صاحب کو دوبارہ بخار آنے لگ گیا ہے نیز غلام دستگیر بھی بخار میں مبتلا ہے۔ صبح قدرے بارش ہوئی جس سے پرنالے چلے صرف دس منٹ رہی زمیندار تنگ ہیں اور اطراف میں کافی بارش ہو گئی۔ مگر ہمارے

Marfat.com

شامت اعمال سے لکھ پر نہیں ہوئی۔ مولوی صاحب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ویسے ہر طرح سے خیریت ہے۔ تلی رکمیں مطلوب کا بخار بھی اتر گیا ہے۔ اور
شفایاب ہے۔ محمد شریف لاہوری کا خط آیا ہے (راقم کی طرف اشارہ ہے) کہ میں
خود تمام متعلقہ اوزارات کرآؤں گا اور ریڈیو وبیٹری ٹھیک کردوں گا۔ جب گاڑی
چلنے تو مجھ کو اطلاع کی جاوے (ریک وال اور خوشاب کے درمیان کی لائن بوجہ
کثرت بارش کے ٹوٹ گئی تھی اور آمدورفت بند تھی) امید ہے کہ ... کیس
پر ۱۹ ذوالحجہ بلاؤں گا۔ باقی تمہارا مستری کوئی نہیں آیا مولوی صاحب نے ٹھیک
کہا۔ وہ جھوٹا ہی ثابت ہوا۔ اچھا ہوا اگر آ بھی جائے تو اس سے بیٹری ٹھیک نہیں
کراؤں گا اس سے محمد شریف بہتر ہے۔ رات کو ۹ بجے کی خبریں سننے کے واسطے
کافی آدمی آتے ہیں تقریباً سو ڈیڑھ سو کا مجمع ہو جاتا ہے۔ ریڈیو شمالی باری کے
پاس رکھا گیا ہے تاکہ وہ سامعین حضرات اچھی طرح مسجد میں بیٹھے خبریں سن
سکیں اور ملکی حالات سے خوب واقف ہوں۔ حافظ صاحب کو السلام علیکم
کرم بخش سے سلام۔

عاجز بندہ محمد مقبول الرسول عفی عنہ بقلم خود

مولوی محمد معصوم صاحب کو ایک خط

باسمہ سبحانہ

از سرہند شریف ۲۹-۴-۶

محبی مولوی صاحب! آپ کا ملفوف فقیر کو مورخہ ۵ اپریل
دربار عالی مجددی میں موصول ہوا۔ پڑھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو طفیل
حضرات کرام رحمۃ اللہ علیہم دائم خوش رکھیں اور دل کی مرادیں بر لائیں مقصود حقیقی
سے ملحق کریں لیکن فقیر دربار عالی پر حاضر ہے آپ دعا فرمادیں کہ جس مقصد کو لیکر
فقیر دربار عالی میں حاضر ہوا وہ مقصد طفیل حضرات قیوم اربع رحمۃ اللہ علیہم بر لائیں

Marfat.com

آمین۔ فقیر ۱۳ اپریل سنہ رواں رات کے بارہ بجے خوشاب پہنچے گا اور رات کو گاڑی میں ہی بستر کر کے سو رہے گا۔ امید کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ والسلام علیکم

عاجز بندہ محمد مقبول الرسول للّٰہی

مولوی صاحب کے نام سرہند شریف میں

باسمہ سبحانہٗ

للہ شریف ۴۵-۸-۲۲

محبی مشفقی مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا ملفوف آج ۱۲ رمضان مبارک ۲۲ اگست موصول ہوا۔ فوراً جواب عرض ہے۔ الحمد للہ کہ حضور پرنور کے دربار اقدس پر آپ کا رمضان طمانیت قلب سے گذر رہا ہے اور حضرت قیوم ثانیؒ کی مسجد میں قرآن حکیم سنانے کا موقعہ بھی مل گیا ہے۔ الحمد للہ۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت عظمیٰ ہو سکتی ہے ؎

از دست و زبان کہ برآید
کز عہدہ شکرش بدر آید

فقیر کو آخری ہفتہ شعبان میں ۳ نوبت تپ بخار ہوا۔ طبیعت بہت کمزور تھی۔ بہت فکر تھا کہ رمضان کس طرح گذرے گا مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بدعائے شما و بتوجہ حضرت قیوم اول و ثانیؒ آج تک رمضان شریف اچھا گذر رہا ہے فریضہ رمضان بسہولت ادا کر رہا ہوں آگے بھی فریضہ رمضان بسہولت و تندرستی کے واسطے حضور کے در اقدس میں دعا جاری رکھیں ضروری ہے۔ باقی عزیز محمد مطلوب الرسول پرانی مسجد شہر میں قرآن حکیم سنا تا ہے ۱۰ پارہ ختم کر چکا ہے ۲۳ رمضان ختم کرنے کا ارادہ ہے اس کے واسطے بھی دربار حضور پر روزانہ دعا کیا کریں کہ سہولت سے منزل پڑھ لے اور لکنت زبان نہ رہے۔

اگرچہ یہ ظلوم وجہول اپنے آپ کو فرما رہے ہیں دیکھئے کس قدر کسر نفسی ہے

Marfat.com

اس قابل نہیں کہ اس کے جرائم معاف کئے جائیں۔ مگر اس دربار اقدس کے بغیر کوئی دربار بھی تو نہیں۔

بنومیدی آنکہ بگر دیدمے　　　ازیں راہ کہ راہِ دگر دیدمے

صاحبزادہ صاحب۔ عبدالغفور صاحب شبیر اور مستان صاحب کو السلام علیکم حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت میں درخواست دعا اور سلام عرض کریں۔

عاجز بندہ ظلوم وجہول محمد مقبول الرسول عفی عنہ

نماز و اوراد کی تاکید

آنحضرت رحمتہ اللہ علیہ جب بھی کسی مرید کو خط لکھتے تو اصل مضمون کے علاوہ نماز روزہ و اوراد عالیہ نقشبندیہ قادریہ کی ضرور تاکید فرماتے۔ ذیل کا خط ملاحظہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اصل مضمون کچھ بھی نہیں صرف خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے خط کا جواب اس طرح سے لکھا جا رہا ہے کہ مکتوب الیہ اپنے خط کا جواب ہی سمجھے لیکن سرکار اپنی طرف سے اس کو انوار سے مالامال کر رہے ہیں۔

از للہ شریف　۱۶ ۳/۳۶

مخلص محبی حافظ غلام محمد صاحب سلامت باشند

از محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری قصوری للّٰہی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ملفوف بوقت سعید موصول ہوا دیکھ کر فرحت قلبی و انبساط تام حاصل ہوا

ے اولیاء کرام کا دربار خصوصاً حضرت سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا دربار پر انوار خدا کا دربار ہے اور یہ بزرگ لوگ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے صراط مستقیم دکھانے کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

فقیر دورہ سے واپس گھر پونچ گیا ہے اور آج کل گھر ہی قیام کا ارادہ ہے عرس شریف مورخہ ۱۳ ر مارچ مطابق ۹ ر ذوالحج گذر گیا ہے۔ عرس شریف پر نہ تو میاں صاحب آئے اور نہ کوئی اور آدمی آیا۔ چاہیئے کہ نماز پنجگانہ باوقات مسنونہ اوراد طریقہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ ہرگز قضا نہ کریں خصوصاً بوقت شام شجرہ شریف مروجہ اور بوقت سحر شجرہ شریف ذہبیہ پڑھیں۔ اشد تاکید ہے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا خیال ہر وقت رکھنا اشد ضروری ہے۔

ع کار ایں ست دیگر ہمہ ہیچ فقط والسّلام

ایضاً

کل مورخہ $\frac{6}{26}$ ۱۲ کو عرس شریف حضرت اعلیٰ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آج لوگ آرہے ہیں برائے شمولیت عرس شریف ابھی تک کھونکہ سے کوئی آدمی نہیں آیا امید کہ شام تک ضرور کوئی نہ کوئی آجاوے گا یہ عرس شریف بہت مبارک و پراز انوار و برکات ہوتا ہے۔ خدا پاک آپ لوگوں کے مال و جان میں برکت مزید برکت کرے آمین۔ چاہیئے کہ نماز پنجگانہ باوقات مسنونہ و اوراد طریقہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ ہرگز قضی نہ کریں اور بعد از نماز تہجد و نماز فریضہ خمسہ مراقبہ بہت ضروری ہے۔

نیکی کرنے والے پر خوش ہونا

اگر کوئی مرید لکھتا کہ میں نے فلاں نیک کام کیا ہے تو آپ بے حد خوش ہوتے۔ اس کی ہمت بڑھاتے اور پہلے سے زیادہ نیک کام کرنے کی تاکید فرماتے۔

للہ شریف ۳۶ – ۱۲ – ۲۶

محبی مشفقی برادرم حافظ غلام محمد صاحب سلامت باشند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس مہربان کا ملفوف موصول ہوا۔ پڑھ کر موجب انبساط و

Marfat.com

مسرت ہوا۔ آپ کے قرآن کریم ختم کرنے کی بہت خوشی ہوئی شاباش مردان چنیں
باشند ایسا ہی چاہیے۔ ہر حالت میں محسن حقیقی کو یاد رکھنا ہی اولیٰ ہے دست بکار
دل بایار دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس برادر عزیز کو دینی و دنیاوی مدارج میں دن دگنی
رات چوگنی ترقی عطا فرماوے اور ہر حالت میں اپنی حفاظت میں رکھے۔ دشمن
مغضوب و مقہور ہوں آمین۔ والسلام

لاشئی محض فقیر پر تقصیر عاجز محمد مقبول الرسول

مخلص کی قدردانی

اگر کوئی مرید محبت اور خلوص سے کوئی چیز آپ کی خدمت میں
پیش کرتا تو آپ قبول فرما لیتے مگر شرط یہ ہے کہ وہ چیز الفت
سے پیش کی گئی ہو ورنہ آپ لینے سے انکار کر دیتے تھے۔

ایک دفعہ ایک بزرگ نے چند اشیا بڑی محبت سے خدمت اقدس میں بذریعہ
ریل پارسل بھیجیں آپ قبول فرماتے ہوئے ان کو خط لکھتے ہیں۔

از للہ شریف ۳۶-۶-۱۱ اللہ اکبر

محبی اخوانم صاحب حافظ غلام محمد سلمہ ربہ و مخلصی اللہ یار خاں سلمہ ربہ۔

از فقیر دعا گو محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری قصوری للہی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ طالب خیریت بعافیت آپ کے ہر سہ عدد ملفوف
وصول ہوئے۔ پڑھ کر مسرت ہوئی۔ فقیر بشبک ۵/۲۶ سے ۵/۲۶ تک سرہند
شریف حاضر رہا ہے اور پہلے خط کا جواب بھی لاہور سے آپ کو لکھا ہے حضرت
مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات محتاج بیان نہیں ہیں خصوصاً جو
اس ہیچ کارہ پر نظر شفقت حضور کی ہے وہ تو بعید از وہم ہے یہ سب کچھ حضرت کی
مہربانی و شفقت کا کرشمہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم آپ کا فرستادہ پارسل وصول
ہوا جس میں سے دو عدد تکیہ اور دو عدد ٹکیہ صابن اور ایک شیشی تیل برآمد ہوئے

Marfat.com

آپ کی ہدایت کے مطابق ایک بچھونا اور دو عدد تکیہ صابن برادرم عزیز محبوب الرسول
مال عمرہ کو دیئے گئے اور ایک عدد بچھونا اور ایک شیشی نیل حسب ہدایت آں یار
عزیز اپنے پاس رکھا گیا۔ دعا بدرگاہ قاضی الحاجات ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل حضرات
علیہم الرحمۃ عزیز کو دارین میں ارفع و مستثنیٰ از عواقب و مصائب رکھے۔ آمین

ثابت قدمی کی تاکید

حافظ غلام محمد صاحب نے ایک دفعہ روغن آملہ بھیجا۔ اور ساتھ ہی تاکیدی عرض کی کہ اگر آپ اس کو اپنے پاک جسم پر استعمال فرماویں تو میرا دل بہت خوش ہوگا۔ آپ ان کو جواب لکھتے ہیں۔

۳۰-۷-۲۲

میرے کرم فرما اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ آمین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ما بعد خیریت بفضلہ تعالیٰ بخیر ہیں ملفوف اور نیز پارسل روغن آملہ بحالت سلامتی محفوظ موصول ہوا۔ انشاء اللہ استعمال کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین۔ پرسوں ایک پوسٹ کارڈ منجانب اللہ یار خاں سلمہ ربہٗ موصول ہوا جس پر لکھا ہے کہ ایک تکلیف رساں کو میں نے جگہ دی جس کی وجہ سے نزول فیضان نہیں رہا اللہ تعالیٰ رحم فرماوے خدا جانے یہ تکلیف رساں گروہ کس طرح پیدا ہوا۔ بہرحال آپ ہمت نہ ہاریں اور نہایت اولوالعزمی سے اپنا کام کرتے چلے جائیں یہ لوگ خود بخود منہ کی کھائیں گے اور طفیل پیران کبار علیہم الرحمۃ آپ کا بال بھی بیکا نہ ہوگا یہ کوئی اللہ کی طرف سے آزمائش ہے جو ہر مبتدی بلکہ بلکہ منتہی پر اللہ کی طرف سے وارد ہوتی ہے لہذا یہ آزمائش نہایت ثابت قدمی سے کاٹیں اس میں کوئی سلوک کی منزل طے ہوگی۔ والسلام مع دعا

رہین مساوات فانی بقلم خود

تکلیف رساں لوگ وہابی ہیں جو اولیاء کرام کی شان کے منکر ہیں وہ طرح طرح کے مسائل پیش کرکے اہل فکر کے دل میں وسوسے [illegible]

Marfat.com

سالک کو کسی قسم کی تکلیف پہنچنے سے اسکا مقام بڑھتا ہے

ایک دفعہ ایک غلام نے دشمنوں کی اذیتوں سے تنگ آکر شکایت لکھی آپ اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں۔

دربار للہ شریف ۲/۴ ۶ • اللہ اکبر •

نے گویم کہ از عالم جدا باش بہر جائیکہ باشی با خدا باش

برخوردار مقبول پروردگار موصول پیراں کبار بھائی صاحب طال عمرہٗ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ طالب خیریت بخیریت ملفوف موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکر اللہ تعالیٰ بطفیل پیران کبار علیہم الرحمت اس عزیز القدر کو صراط المستقیم پر اطمینان قلبی عطا فرما دے آمین۔ مخالفین سے اس عزیز کو بہت تکلیف پہنچی ہے گویا اس خاکسار کو بھی محسوس ہوا مگر تمہارا کوئی مقام بڑھا ہے جو کسی وجہ سے رکا ہوا تھا بہر حال تمہاری اس میں بہتری ہوئی ہے۔ اغفران ہے تو مخالفین کا ہے تمہارا نہیں ہے مولوی صاحب کو السلام علیکم اللہ تعالیٰ آپ کو دائم خوش رکھے آمین

عاجز سراسر تقصیر محمد مقبول الرسول سجادہ نشین للہ شریف

اعتکاف کے اوراد

حافظ غلام محمد صاحب کھوتکہ والے نے اعتکاف کے متعلق اجازت طلب کی۔ آپ نے ان کو اجازت دی اور ساتھ ہی شرائط وظائف و اوراد بھی بالوضاحت فرما دیئے۔ یہ اعتکاف سالک کو کامل بنا دیتا ہے ملاحظہ ہو۔

للہ شریف ۴۸ ـ ۸ ـ ۶ (باسمہٖ سبحانہٗ)

مخلص باخلاص بھائی صاحب حافظ غلام محمد صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہے ملفوف جوابی موصول ہوا۔ اعتکاف ۱۷ شعبان کو بیٹھیں اور اعتکاف میں بغیر بولے

Marfat.com

کے مسجد سے باہر قدم نہ رکھیں اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا کریں۔ عورت پر ہرگز نظر نہ ڈالیں۔ روزہ سے رہیں۔ روزانہ باوضو ۲۴ ہزار اسم ذات اور ۱۲ ہزار نفی اثبات ورد رکھیں۔ اس سے علاوہ جو وقت بچے استغفار کریں اور کلمہ تمجید جس قدر ہو سکے کریں۔ خوراک کم کھائیں سوئیں کم۔ زیادہ وقت اوراد اور مراقبہ میں گزاریں۔ بس یہ چوبیس گھنٹہ کی مشق ہے بیماری دم کی جاوے گی۔ رمضان کے بعد آکر لے جاویں پہلے ضرورت بھی نہیں۔ منشی غلام حسین صاحب کو السلام علیکم

الحمدللہ کہ آپ تمام مقدمات سے حسب منشا فارغ اور کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس قدیم الاحسان اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکریہ کیا جاوے کم ہے

؎ از دست و زبان کہ برآید کز عہدہ شکرش بدر آید

فقط والسلام۔ ظلوم وجہول بندہ گنہگار سجادہ نشین بقلم

آپ مریدوں کی اولاد سے بھی بڑی محبت کرتے تھے

حافظ صاحب موصوف نے اپنے بچے کی فوتیدگی کی اطلاع بذریعہ عریضہ دی۔ پڑھ کر بڑا صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے فوراً قلم دوات منگا کر جواب لکھا۔ افسوس کے ساتھ ہی صبر کے مقام والی دولت سے بھی مالا مال کر دیا۔

۴۰-۹-۲

عزیزی بھائی صاحب غلام محمد سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وعلی من لدیکم ا۔

چند روز ہوئے حافظ صاحب کے خط سے عزیز از جان محی الدین کے انتقال کا پتہ چلا۔ پڑھ کر سخت افسوس ہوا جو بیان سے باہر ہے۔ غریب خانہ میں جب یہ خبر وحشت اثر سنی گئی تو اس قدر سخت غم ہوا جو تحریر سے باہر ہے۔ کیا کہوں کیا عجیب بچہ تھا۔ مدت کے بعد اس باغ میں پھول کھلا تھا۔ اس کے ساتھ بہت امیدیں

Marfat.com

وابستہ تھیں۔ مگر اللہ کی مرضی مرجھا گیا آہ کسی نے سچ کہا ہے۔

ع پھول زرد دون بہارِ جاں فزا دکھلا گئے

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

یہ ابھی غنچہ تھا بغیر پھلے پھولے مرجھا گیا اچھا مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ پیش تقدیر خداوندی کیا چارہ ہے صبر بہت بہتر ہے راضی برضا ہو جاؤ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو نعم البدل عطا فرماوے اور بچہ کو موجب رستگاری یوم الدین والدین بنا دے آمین۔ شیخ صاحب نے کیا کہا ہے۔ ع

تو از بہر طفلیکہ در خاک رفت

چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت

بس اسی شعر پر صحیح عمل کرو۔ چونکہ جواب لکھ کر خط سارے پھاڑ دیئے جاتے ہیں اس لئے یہ تعزیت نامہ معرفت اللہ یار خاں ارسال ہے۔ تمہارا پتہ یاد نہیں۔ مولوی صاحب کو تعظیمات والسلام عاجز یر تقصیر۔ از للہ شریف (

ایضاً

للہ شریف ۱۶/۵/۴۰ • باسمہٖ سبحانہٗ •

عزیز از جان حافظ غلام محمد صاحب سلمہ ربہٗ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اس برادر عزیز کا ملفوف بعد از انتظار مزید مورخہ ۱۲ مئی موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کو تا ابد سلامت با کرامت رکھے اور جملہ دشمنان ذلیل و خوار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزیز کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین یعنی جو عزیز فرزند ارجمند لخت جگر اس عزیز سے بمطابق مشیت ایزدی لیا گیا ہے اس کا بدلہ اس سے بہت عمدہ عطا فرماوے اور یہ زخم بالکل مندمل ہو جاوے آمین یا رب العالمین۔

Marfat.com

نیز مولوی صاحب کا انتقال پڑھ کر سخت افسوس ہوا جو بیان سے باہر ہے
آپ کے ہم مجلس اور نیک آدمی تھے۔ اچانک ان کی موت واقع ہوئی مرضی
مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دیوے اور پسماندگان
کو صبر عطا فرماوے۔ عزیزوں کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آپ ان کے
اقارب سے بھی فقیر کی طرف سے اظہار افسوس کریں تاکید ہے۔ باقی خیریت
ہے۔ والسلام

دعاگو سجادہ نشین للہ شریف بقلم خود۔

دنیوی مشورہ اگر کوئی غلام کسی دنیا کے کام کا آپ سے مشورہ پوچھتا تو
آپ استخارہ فرما کر اس کو صحیح مشورہ دیتے اور بیکار رہنے
سے سخت منع فرماتے چنانچہ ذیل کے مکتوب میں پہلا شعر جو آپ نے لکھا ہے
اس میں اسی بات کی تاکید ہے کہ دنیاوی کاروبار بھی کرو اور اس کام میں مشغول
ہونے ہوئے بھی خدا پاک کو یاد رکھو یعنی ذکر خفی کی تاکید ہے۔

۳۰ ش ۴۴ نے گویم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی باخدا باش

محبی حافظ غلام محمد صاحب و میاں اللہ یار خاں صاحب سلمہ اللہ تعالے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا ملفوف موصول ہوا۔ کوائف سے
آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ طفیل پیران کبار علیہم الرحمت آپ کو صراط المستقیم پر
اطمینان قلبی عطا فرماوے آمین۔ باقی حافظ صاحب کے ساتھ مل کر دکان کرنی
اچھی ہے۔ بیشک موصوف کے ساتھ مل کر کرو۔ دکان کرنی لازمی ہے

ایضاً وہی مسافر چند روزہ

برخوردار مقبول پروردگار بھائی صاحب بھائی حافظ غلام محمد صاحب خدا پاک

Marfat.com

تم کو دائم خوش و بامراد رکھے آمین!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ وعلیٰ من لدیکم۔ امید ہے کہ آں عزیز بمعہ احباب قرینِ صحت ہوں گے۔ آپ کا ملفوف پہلے بھی موصول ہوا اور اس کے بعد دوسرا موصول۔ متواتر یاد آوری و کرم فرمائی کا یہ مسافر گنہگار مشکور و ممنون ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی عزیز طال عمرہٗ کو دائم صراط المستقیم پر چلنے کو توفیق انیق عنایت فرماوے۔ آمین! نوکری کے متعلق اس عزیز نے استفسار فرمایا ہے عاجز کیا کہے۔ اگر سمجھو کہ گھر میں ہل و زمینداری بہ آسانی کر سکو گے تو بڑی خوشی سے ملازمت ترک کر کے گھر آجاؤ اور اگر یہ بار گراں زمینداری کا تم سے برداشت نہیں ہو سکتا اور سوائے اس کے معاش گذاری کا اور کوئی بظاہر چارہ نہ ہو تو اس صورت میں ملازمت کو ترک کرنا اچھا نہیں ہے۔ بہرحال دونوں صورتیں تمہارے سامنے ہیں جس پر چاہو عمل درآمد کرو۔

شعر

چشمے داری و عالمے در نظر است

دیگر چہ کتابت و چہ علم باید

مسافر گنہگار عاجز محمد مقبول الرسول بقلم خود

ذیقعدہ ۵۵ھ ۲۸ ۳۷/۱

انوار کے بند ہونے کی وجہ اور رمضان شریف کی برکتیں

۲۸ ۳۸/۱

محبی حافظ غلام محمد صاحب سلامت باشند

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ وعلیٰ جمیع من لدیکم

ملفوف موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص عزیز کو ہمیشہ خوش و بامراد رکھے۔ آمین! بندش کی وجہ دنیاداروں نااہلوں کی مجلس یا پیر کے مخالف کی مجلس یا لقمہ حرام مشتبہ سے بندش ہوا کرتی ہے ان چیزوں سے پرہیز لازم

Marfat.com

ضروری ہے اور اس کا علاج کثرت استغفار و مراقبہ یا رسالہ نوری کا مطالعہ ہے
انشاء اللہ ہر مرض رفع ہو جائے گی۔ توجہ زور کا کیا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ
تصور رکھوں گا فکر نہ کریں۔ عزیزی و عزیز نور چشم کے واسطے تعویذ ارسال ہیں۔ ان
کو پلا دیویں۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔ مکانوں کی تکمیل کی بہت خوشی ہوئی ہے
اللہ تعالیٰ تمہارے نصیب کرے۔ آمین!

رمضان مبارک بہت نورانی اور فیض والا مہینہ ہے۔ اس میں مراقبہ اور
اسم ذات و نفی اثبات کی پہلے سے زیادہ کثرت کریں اشد تاکید ہے۔ والسلام
دوسرا رقعہ اور تعویذ اللہ یار خاں کو دیدیں۔

فقیر دعا گو محمد مقبول الرسول بقلم خود

آیۃ کریمہ کا عمل ایک دفعہ ایک مرید نے لکھا کہ مجھ کو دشمن بہت تنگ کرتے ہیں۔ آپ نے اس کو آیتہ کریمہ کا عمل بنایا اور ساتھ ہی شجرہ شریف پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

5 ۱۱/39 محبی برادرم حافظ صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ علی جمیع من لدیکم

طالب خیریت بخیریت ہے۔ آپ کا ملفوف آج ۱۴ اکتوبر مطابق ۲ رمضان
بوقت ۲ بجے ظہر موصول ہوا۔ اور آج اسی وقت جواب لکھ رہا ہوں۔ تمہاری جگہ نہ
ملنے کا بڑا فکر ہے۔ اور ہر وقت پیران کبار علیہم الرحمت کے حضور میں عرض اور
درخواست اس عزیز کے واسطے روزگار کے واسطے کی جاتی ہے۔
انشاء اللہ تعالیٰ بہتری ہوگی۔ درحقیقت کسی کی شرارت ہے۔ انشاء اللہ شریر کی
شرارت زیر ہو جائے گی۔ آیتہ کریمہ[۱] پانچسو مرتبہ پڑھیں۔ ایک سو مرتبہ قبل اور اسی قدر

[۱] آیۃ کریمہ:- لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

Marfat.com

بعد درود شریف پڑھیں اور خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرھندی کو بخشیں اور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام مطالب حل کریں گے۔ اور شجرہ شریف بوقت مغرب پڑھ کر بھی دعا کریں اور جب روبرو حاکم پیش ہو ویں تو سورۃ عم یتساءلون لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ حاکم سخت سے سخت بھی نرم ہو جائے گا۔ دوسرا نقعہ اسی لفافہ میں مخلص اللہ یار خاں کو بھیجا جاتا ہے دیدیں دعا و سلام

عاجز بندہ محمد مقبول الرسول بقلم خود

غائبانہ بیعت اور مراقبہ کا طریقہ

ایک آدمی نے خط لکھا کہ بن دیکھے آپ سے بہت محبت ہو گئی ہے اور اشتیاق زیارت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ایک لمحہ بھی گذارنا دشوار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد داخل طریق ہو جاؤں مگر سخت مجبوریوں کی وجہ سے حاضر بھی نہیں ہو سکتا آپ نے اس کو غائبانہ ہی داخل طریق کر لیا اور اس کو بشارت بھی دے دی ساتھ ہی دوسروں کو بھی مطلع کر دیا۔

اللہ اکبر

دربار اللہ شریف یکم دسمبر ۱۹۳۹ء | شوال ۱۳۵۸ھ

برخوردار مقبول پروردگار موصول پیران کبار عزیزی برادر غلام محمد صاحب سلمہ ربہ

از فقیر احقر محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری قصوری للّٰہی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملفوف موصول ہوا۔ کوائف سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام اشرار دینی و دنیاوی سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔ خاکسار نے ایک عید کارڈ بھی ارسال کیا ہے پہنچا ہے یا نہیں۔ اور تمہارے دوست کا بھی شوق محبت پڑھا گیا اس کو غائبانہ بیعت کر لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صراط المستقیم پہ اطمینان

Marfat.com

قلبی عطا فرما دے آمین۔ قلب پر تلقین کر دیویں۔ اور ورد بھی طریقہ عالیہ نقشبندیہ سمجھا دیویں اور احقر کی طرف سے السلام علیکم کے بعد تسلی دیویں۔ کس نے لکھا ہے کہ فیض محمد چلا گیا ہے جس نے لکھا ہے غلط ہے ابھی تک تو یہاں ہی ہے کل خدا جانے کیا ہو شکر ہے خدا پاک کا کہ بدن دور ہیں مگر دل نزدیک ہیں۔ اور دل ہی نزدیک ہونے چاہئیں۔ صبح کی نماز کے بعد اپنے پیر کی صورت حاضر کر کے مراقبہ کیا کریں۔ بس دو زانو بیٹھ جایا کریں اور تصور پیر آگے رکھ لیا کریں۔ خاموش بیٹھ کر فیض کی انتظار کیا کریں۔ اشد تاکید ہے۔ باقی بفضلہ خیریت ہے۔ تمہاری خیریت ہمیشہ مطلوب۔

مراقبہ معیت کے اثرات و اوصاف

حافظ غلام محمد صاحب کھوتکہ والے جب مراقبہ معیت کا دور کر رہے تھے تو اس دوران میں انہوں نے ایک شکایت لکھی کہ کوئی ساتھی دمساز نہیں جیسے کہ مکتوب ۱۸ سے ظاہر ہے آپ نے فرمایا ساتھی کیوں نہیں۔

اللّٰہ اکبر

دربار اللہ شریف 3/12/39 شوال ۱۳۵۸ھ

برخوردار مقبول پروردگار عزیز حافظ غلام محمد صاحب اللہ تعالیٰ تم کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ از فقیر دعا گو محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری قصوری سجادہ نشین دربار اللہ شریف وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وعلیٰ جمیع من الدیکم۔ خط فرحت خط آں یار عزیز موصول ہوا۔ متواتر یاد آوری کا شکریہ۔ کیا لکھا ہے کہ کیا کیا جاوے کوئی حال سننے والا نہیں کوئی یار مددگار نہیں ہے۔ تمہارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہے جس کے ساتھ وہ ذات ہو اس کو کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔ بیت۔ کاف کافی آمد از بہر عباد صدق وعدہ کاف ہا یا ع ص

Marfat.com

یاد رکھو غریبوں کا اللہ مددگار ہے پھر خصوصاً تمہارے ساتھ تمام پیران کبار اس وقت سے لے کر تا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک امدادی ہیں اور ہر وقت تمہاری طرف خیال ہے بس شجرہ پڑھ کر بوقت شام اپنے مطالب کے واسطے دعا کر دیا کرو۔ انشاء اللہ فوراً منظور ہوگی۔ یہ گنہگار خاکسار بھی آپ لوگوں کیواسطے انشاء اللہ خاص وقتوں میں دعا کرے گا اور دعا جاری رکھے گا۔ ہرگز فکر نہ کریں کوئی دشمن تمہارا بال بھی بیکا نہ کر سکے گا۔ یاد رکھو بے فکر رہو۔ اللہ یار خاں کو السلام علیکم۔ میری خوشی تمہاری خوشی کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہمیشہ خوش رکھے اور خیریت ہے۔ والسلام

لطائف کا حصول

برادرم مولوی محمد امین صاحب مدرس جامعہ رضویہ لائل پور نے عریضہ لکھا کہ اسم ذات کا ورد خفی تو جاری ہے مگر لطائف کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ آپ جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

باسمہ سبحانہٗ

از للہ شریف ۲۸-۱۲-۲۲

برخوردار سعادت اطوار مقبول پروردگار موصول پیران کبار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ملفوف موصول ہوا۔ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ طفیل حضرات تمہارے شوق و ذوق کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرما دے آمین لطائف جب حاصل ہو سکتے ہیں کہ کم از کم ایک ماہ تک سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں آکر ٹھہرو۔ اس کے سوا ممکن نہیں ہے۔ فقط والسلام

دعاگو فقیر محمد مقبول الرسول عفی عنہ بقلم

Marfat.com

سب سے بڑی سعادت پیر کا ادب و شرم ہے

باسمہ سبحانہ

از للہ شریف
۱۹/۱۱/۴۴ء

میرے مخلص باخلاص مولوی محمد امین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

تم بڑے سعادت مند ہو ایسے سعادت مند اللہ کے فضل وکرم سے ضرور فیضیاب ہوتے ہیں۔ سب سے بڑی سعادت محبت ذوق وشوق اور مربی کا ادب وشرم ہر وقت ملحوظ رکھنا ہے یہ سب اوصاف اللہ کے فضل وکرم سے تم میں موجود ہیں۔ فقیر کو تم بہت پیارے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی مرادیں حاصل فرمائیں اور دین و دنیا میں سرخرو فرما کر صراط المستقیم پر اطمینان قلبی عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

دعاگو فقیر محمد مقبول الرسول لقلم

معمولات طریقہ عالیہ کبھی قضا نہ کرنے چاہئیں

مولوی محمد امین صاحب نے طالب علمی کے زمانہ میں ایک عریضہ حضور کی خدمت میں لکھا کہ اسباق بہت زیادہ ہیں اور معمولات کے لئے وقت نہیں نکلتا۔ اگر اوراد قضا ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔ آپ نے جواب لکھا جس میں سے ضروری اقتباس درج ذیل ہے۔

واضح ہو کہ علم دین تو بڑی چیز ہے۔ ع کہ بے علم نتواں خدا را شناخت مگر ورد معمول طریقہ عالیہ جو کہ بالکل کم مقدار ہیں صبح کے ورد میں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ خرچ ہوتے ہیں اور عشا کے ورد میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگتے ہیں کرنے بہت ضروری ہیں جو کہ علم کے بھی معین ومددگار ہونگے مشکلات علوم عزیز کے انکی برکت سے آسان ہو جاوینگے بہت ضروری ہے ہرگز قضا نہ کرنا چاہئے

Marfat.com

نماز و اوراد کی تاکید

باسمہ سبحانہٗ

از للہ شریف 29/4/47

محبان قدیم مولوی محمد حنیف و مولوی غلام محمد صاحب

سلمہا اللہ تعالیٰ و ابقاھما السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ

ملفوف وقت سعید موصول ہوا۔ سائل کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ طفیل پیران عظام علیہم الرحمت اس کے دل کی مرادیں پوری کریں، آمین ثم آمین۔ انشاء اللہ العزیز پھر بھی دعا جاری رہے گی تسلی رکھیں۔ آپ کو نیز تمام پیر بھائیوں کو لازمی ہے کہ نماز پنجگانہ و اوراد طریقہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ ہرگز قضا نہ کریں۔ نیز شجرہ شریف بعد نماز مغرب پڑھ کے اپنے مطالب دینی و دنیاوی کے واسطے دعا کیا کریں۔ ضروری ہے باقی بفضل اللہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔ اور اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دیا کریں۔

دست با کار دل بایار کے مقولہ پر ہمیشہ عمل رہے۔

فقط والسلام

دعاگو فقیر محمد مقبول الرسول عفی اللہ عنہ بقلم خود

اس طریقہ عالیہ مجددیہ میں اتباع سنت بہت ضروری ہے

اللہ اکبر

از للہ شریف جمادی الاول ۱۳۵۳ھ

خوشا وقتے کہ خرم روزگارے

کہ یارے برخورد از وصل یارے

محبی و مخلصی میاں حسن محمد سلمہ ربہٗ

از فقیر دعاگو محمد مقبول الرسول حنفی نقشبندی مجددی مظہری قادری قصوری للہی۔ السلام علیکم میاں بفضلہ خیریت ہے۔ خیریت تمہاری مدام

Marfat.com

مطلوب القلوب پوسٹ کارڈ موصول ہوا جملہ حقائق سے آگاہی ہوئی۔

ع محبت جادۂ وارد نہاں در خلوت دلہا

چاہیئے کہ لطیفہ و مراقبہ پر پہلے نفی اثبات و اسم ذات جو کہ آسانی ہے کرسکو ضرور کیا کرو اشد تاکید ہے یہ ضروری نہیں کہ بہت ہی ہو اگر کم ہو جاوے تب بھی بہت اچھا ہے۔ حضرت شاہ صاحب دہلوی (غلام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ) نے فرمایا ہے کہ نفی اثبات لطائف و مراقبات کا گویا تلوار ہے اس سے جملہ لطائف و مراقبات کا زنگ اتر جاتا ہے بہرحال اس طریقے عالیہ مجددیہ میں اتباع سنت بہت ضروری ہے۔

ایک روز قبلہ حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج تمام روز احوال و فیض انبساط بند رہا ہے۔ ارادتمندوں نے عرض کیا کہ جناب کیا موجب ہے فرمایا آج غسل خانہ میں داخل ہونے کے وقت پہلے قدم راست اندر چلا گیا چونکہ یہ سنت کے خلاف ہے اس لئے آج تمام روز قبض فیض رہا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا قاعدہ مبارک تھا کہ مسجد میں جب داخل ہوتے پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھتے۔ جب سے باہر آنے کا قصد کرتے تو اول قدم چپ باہر رکھتے اور جب طہارت خانہ و غسل خانہ میں جانے کا قصد ہوتا تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھتے اور باہر نکلتے وقت پہلے دایاں نکالتے۔ ایک روز حضرت مجدد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام حاضر کو فرمایا کہ جاؤ لونگ لاؤ۔ غلام گیا اور چھ عدد لونگ لایا۔ حضرت نے خفا ہو کر فرمایا کہ ارے بے وقوف تم نے مستحب کا لحاظ نہیں کیا یعنی جفت لایا وتر نہیں لایا (پانچ یا سات لانے تھے) بہرحال اپنی طرف سے سنن و مستحبات میں کوشش لازمی ہے انشاء اللہ دائمی فیض جاری رہے گا۔

باقی بفضلہ خیریت ہے۔

صاحبزادہ محمد صبغتہ اللہ صاحب کی پیدائش

۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء عزیز تولد ہوا جس کا نام محمد صبغتہ اللہ رکھا گیا ہے۔ خدا پاک اس کو عمر طویل بخشے اور علم باعمل عنایت فرمادے آمین۔ فقط والسلام

دعاگو فقیر محمد مقبول الرسول عفی عنہ بقلم خود

اللہ اکبر

دل کی ہیئت

از للہ شریف صفر المظفر ۱۳۵۲ھ

محبی و مخلصی میاں حسن محمد جی سلمہ ربہ

از فقیر محمد مقبول الرسول للہی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ ملفوف آں یار عزیز سعید وقت میں موصول ہوا۔ خدا پاک تم کو اپنی و اپنے حبیب پاک کی محبت و پیران طریقت کی محبت اس سے بھی بڑھ کر عنایت فرمادے۔

مست مئے بیدار گردد نیم شب مست ساقی روز محشر بامداد

انسان کے جسم میں جو دل ہے اس کی عجیب کیفیت ہے۔ چونکہ یہ خانہ خدا ہے کسی نے خوب کہا ہے کہ اگر تم نے خدا تعالیٰ کو ڈھونڈنا ہو تو مومن کے دل میں ہوگا اس کی شکل ○ مثل بیضہ کے ہے اور درحقیقت اللہ پاک بے غیر شکل ہے جواب لکھنے میں دیر اس لئے واقع ہوئی ہے کہ عزیز محمد مقصود الرسول کو زخموں کی تکلیف ہے۔ سرہند شریف کے متعلق ابھی کچھ نہیں وعدہ کیا جا سکتا۔ انشاء اللہ غالباً شعبان میں جاؤں گا تم بھی ہمراہ چلنا۔

فقط والسلام

Marfat.com

نمائش کو آپ برا سمجھتے تھے

باسمہٖ سبحانہٗ

لِلّٰہ شریف ۵ ؍ اکتوبر ۱۹۴۲ء، از احقر محمد مقبول الرسول عفی عنہ

بخدمت مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بلا ناغہ مریضوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ اللہ پاک ان کو شفا بخشیں۔ آمین۔ باقی مائی صاحبہ کے انتقال کی خبر صرف آپ کو ہی کی ہے اور کسی پیر بھائی کو نہیں کی تاکہ پیر بھائیوں کو تکلیف نہ ہو۔ خود بخود افواہ سنیں گے اور جب فرصت ہوگی آ جائیں گے۔ کیونکہ افسوس تو ہر جگہ ہوتا ہی ہے اور ہمارے تعلقات روحانی ہیں نہ کہ زبانی۔ پس اظہار کی چنداں ضرورت نہیں۔ والسلام

ایک نصیحت بھرا خط

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد

از دربار عالیہ للہ شریف۔ رجب ۱۳۵۳ھ

محبین حریص دین متین مخلصین راسخ الیقین حفظکم اللہ تعالیٰ عن کلِ بلاء

از داعی بالخیر محتاج الی اللہ والرسول فقیر محمد مقبول الرسول حنفی قادری نقشبندی مجددی قصوری للّٰہی۔

دعوات مزید حیات و ترقی امور دینیات و توفیق اعمال صالحات معتقدات اہل سنت والجماعت و تسلیمات مسنونات حضرت رؤف الرحیم بالعباد المومنین والمومنات شافع العصات فی یوم المجازات۔ واضح باد کہ عرس مبارک معراج شریف ۲۷ ماہ رجب المرجب بروز منگل شب بدھوار کو منعقد ہوگا۔ آپ کو بذریعہ مکتوب دعائیہ الٰہیہ کے اطلاع کی جاتی ہے کہ تمام مخلصین معتقدین و مخلصات معتقدات صالحات قانتات کو اطلاع کر دیں کہ اس مبارک مجلس اللہ والی میں جو برکات وافیات اور فیوضات لانہایات ہیں ان کے ثواب جمیل سے حصہ جزیل لیں۔ اور

Marfat.com

سب اہل ارادت باسعادت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ نماز پنجگانہ اوقات مستحبات برعایت فرائض السنہ ودن دبیرون و دجوہات وسنن ادبات محمودات حضرت سید الکائنات واورادیات معمولات حضرات اصحاب کمالات باطنیہ قادریہ ونقشبندیہ مجددیہ باحضور دل ادا کرتے رہیں اور غفلت و کاہلی سے برکنار ہو دیں۔

مکن غفلت مکن غفلت مکن نوبہ مکن توبہ
نصیحت مے کنم بشنو اگر مرد مسلمانی

اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے سبکدوش نہ ہو دیں۔ وما علینا الا البلاغ

آپ سے جو بھی ملاقی ہوتا یا کسی کو خط تحریر فرماتے نصیحت نیکیوں کی ضرور کیا کرتے تھے اور خود بھی ہر وقت پابندی سنت کی محافظت کرتے تھے۔ اس جیسے نصائح سے بھرپور خط اور بھی کافی میرے پاس موجود ہیں بخوف طوالت کتاب نقل نہیں کئے گئے (مصنف)

مریدوں کی عافیت طلبی

للہ شریف
۲۳-۳-۱۴

مجی ڈاکٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
امید کہ آں صاحب محبت و اخلاص قرین صحت باشند۔

دریں ایام غوغائے درمیان مردمان شد۔ اندیشیدم کہ اللہ تعالیٰ در برادران طریقت خیریت کند ازیں موجب ایں چند سطور سپرد قرطاس کردم کہ برسیدن نامہ ہذا از خیر و عافیتِ خویش و دیگر برادرانِ طریقت زود تر مطلع سازند تاکید مزید است۔ نیز از حالات حاضرہ ہم بہ کمی روشنی اندازند زیرا کہ اخبار بند است۔ فقط والسلام

عاجز بندہ محمد مقبول الرسول عفی عنہ بقلم خود

Marfat.com

معمولی لغزش سے لطائف میں کدورت

لائلپور شریف
۲۳/۵/۶۴

باسمہ سبحانہ

برخوردار مقبول پروردگار موصول پیران کبار مولوی محمد شریف صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

ملفوف موصول ہوا۔ درحقیقت وہ نسبت عزیز میں بالکل موجود ہے اور انعامات جو باری تعالیٰ عزاسمہ اور پیران کبارؒ کی طرف سے عزیز القدر کو مل چکے ہیں۔ وہ واپس ہرگز نہیں لیئے گئے۔ بلکہ سب تمہارے پاس ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ نسبت رسولی جو طریقہ نقشبندیہ کی ہے عکسی ہے نہ کہ مجاہدی اور جو عکسی نسبت ہو گو عین رسولیؐ و صحابہؓ والی نسبت ہے مگر یہ اس میں خاص بات ہے کہ ذرا سی لغزش پر کدورت پڑجاتی ہے یعنی محبت دنیا۔ لقمہ حرام، نظر غیر محرم وغیرہ وغیرہ گو ارادی نہ ہوں بلکہ غیر ارادی ہوں تب بھی کدورت پڑجاتی ہے اور سالک معلوم کرتا ہے کہ شاید نسبت سے خالی ہوگیا ہوں۔ درحقیقت نسبت موجود ہوتی ہے جیساکہ شیشہ کو چھائیں پڑجاتی ہیں پڑتے پڑتے بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور دکھائی نہیں دیتا مگر صیقل کرنے سے بالکل صاف شیشہ نکل آتا ہے۔ بس یہی مثال ہے اس کا صیقل مندرجہ بالا چیزوں سے پرہیز اور نفی اثبات ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بمعہ عزیز کے خوش و سلامت رکھیں، آمین۔

عاجز بندہ سجادہ نشین بقلم

صاحب اجازت اپنے پیر بھائیوں کو توجہ دے سکتا ہے!

ایک دفعہ اس عاصی روزگار (مصنف) نے عریضہ لکھا کہ میرا ایک پیر بھائی صوفی محمد طفیل مجھ کو بار بار مجبور کرتا ہے کہ مجھ کو توجہ کیا کرو۔ میں نے اس کو بھی ہر مرتبہ یہی جواب دیا ہے کہ میں تو خود محتاج ہوں اور مجھ کو اپنے آپ میں کچھ نظر نہیں آتا تم کو کیا دوں۔ ابجناب والہ میں

Marfat.com

بصد ادب گذارش ہے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے جواب لکھا جو درج ذیل ہے۔

ازلاہ شریف

محبی مخلصی ڈاکٹر صاحب زاد حسناتہم

السلام علیکم

خط ملا۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ خیریت سے ہیں باقی توجہ کے متعلق یہ بات ہے کہ جو پیر بھائی بھی خواہش رکھتا ہو اس کو ضرور توجہ کیا کرو بلکہ باقاعدہ حلقہ کیا کرو۔ اور ختم شریف بھی پڑھا کرو۔ بار بار پوچھنے کی کیا ضرورت ہے جو کاغذ خلافت کے وقت اس عزیز کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا گیا تھا کیا اس کو بغور نہیں پڑھا دوبارہ پڑھو اس میں سب کچھ تحریر ہے۔

نیز جو پابندیاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق لگائی گئی ہیں ان پر سختی سے عمل کرنا اشد ضروری ہے اللہ پاک عزیز کو انوار سے مالا مال کرے اور اپنے پیر بھائیوں کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دعاگو

فقیر محمد مقبول الرسول بقلم خود

Marfat.com

ملفوظات

اولیاء کرام اور بزرگان دین کے منہ مبارک سے جو باتیں نکلتی ہیں وہ پند و نصائح سے لبریز ہوتی ہیں اور بہت سے متلاشی حق ان باتوں کو سن کر ہی دامن مراد کو گوہر مقصود سے بھر لیتے ہیں۔ ہزارہا گنہگار لوگ اپنے گناہوں سے تائب ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ رابع حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے چند ملفوظات اس مختصر سی کتاب میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ عاشقان حضور دوبارہ اپنے پیر کی دل کو منور کر دینے والی باتیں سن لیں حضور کے سارے ملفوظات کو جمع کرنے کی اس عاجز میں طاقت کہاں جو کہ جناب کے سارے غلاموں میں سے ادنی اور بے علم ہے دوسرے جناب حضرت صاحبزادہ صاحب خامس حضرت زاد اللہ عمرہٗ سجادہ نشین بار بار تاکیدی مراسلات روانہ فرما رہے ہیں کہ جس قدر ہو سکے کتاب کو مختصر لکھیں۔ اس لئے جناب ممدوح کا فرمان بجا لانا فرض ہے۔

Marfat.com

فتوحات

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ "فتوحات یعنی یہ نذرانے جو بزرگان دین کے پاس آتے ہیں ان کے مصارف یعنی خرچ کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے اگر ان کو بے جا خرچ کیا جاوے تو بڑے وبال اور اللہ پاک کی ناراضگی کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کو صرف اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خورد و نوش اور لباس وغیرہ پر خرچ کرنا جائز ہے اس سے اگر جاگیر بنائے یا جمع کرکے رکھے تو نسبت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے یا فتوحات بند ہو جاتے ہیں"۔

خواب کی تعبیر

آپ نے فرمایا کہ "خواب کی تعبیر کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ خواب ایسے آدمی کے سامنے ہرگز بیان نہ کرے جو فاسق و فاجر ہو اور تعبیر دینے والا بھی اچھی طرح سوچ سمجھ کر تعبیر دے۔ کیونکہ بسا اوقات جس طرح تعبیر دی جاتی ہے اسی طرح ہی ہو جاتا ہے۔ آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شاہزادی کو خواب آئی کہ اس نے خواب میں دریا کا سارا پانی پی لیا ہے۔ جب بیدار ہوئی تو بہت خوفزدہ ہوئی اور اپنی خادمہ کو ایک بزرگ کے پاس تعبیر کے لئے بھیجا راستہ میں اس خادمہ کو اس کا دوست مل گیا جس کے ساتھ اس کا ناجائز تعلق تھا اس نے پوچھا کہاں جاتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ایک ضروری کام کے لئے اور کام بتلانے سے انکار کر دیا جب اس مرد نے بہت مجبور کیا اور زیادہ اصرار کیا تو اس عورت نے بتایا کہ ملکہ کو یہ خواب آئی ہے اس کی تعبیر پوچھنے جارہی ہوں۔ تو اس فاسق نے فوراً کہا کہ جب اس نے دریا کا تمام پانی پی لیا تو کیا اس کا پیٹ نہ پھٹ گیا اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ شاہزادی کا پیٹ پھٹ گیا اور وہ مرگئی"۔

Marfat.com

اولیاء کے مزار پر بیٹھنے کا طریقہ

حضورؒ فرماتے تھے کہ جب کوئی آدمی کسی اولیاء اللہ کے مزار مبارک پر جائے تو اس کو چاہیئے کہ ادب اور تعظیم کو بے حد ملحوظ رکھے بالکل اسی طرح سمجھے جس طرح زندہ بزرگوں کے پاس جاکر ادب اور تعظیم سے ان کو سلام کیا جاتا ہے اور خاموشی سے جہاں کہیں جگہ ملے پورا متوجہ ہوکر بیٹھ جائے اس طریقہ سے آدمی صاحب مزار سے پورا فیضان حاصل کرسکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مزار مبارک کے زیادہ قریب یعنی بالکل ساتھ لگ کر بیٹھنا درست نہیں۔ ایک تو اس میں بے ادبی پائی جاتی ہے دوسرا اپنے اعمال روزمرہ کے لحاظ سے انسان کی طبیعت پر مختلف قسم کے اثرات ہوتے ہیں اس لئے بسا اوقات اولیاء اللہ کو اس کی کدورت سے تکلیف پہنچتی ہے جب کچھ فاصلہ پر دور بیٹھے تو ولی اللہ کے اس فیضان کے نزول سے جو مزارات مبارکہ پر ہر وقت اترتی رہتی ہے اس زیارت کرنے والے کی کدورت بھی دور ہوجاتی ہے اور صاحب مزار پر بھی کدورت کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔"

مرید کرنے سے پیر پر بوجھ پڑتا ہے

ایک دفعہ ایک عورت اپنا دیوانہ لڑکا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ آپ اس کو دم کریں یا کوئی تعویذ دیں کہ یہ تندرست ہوجائے اور بار بار کہتی تھی کہ جب یہ اچھا ہوجائے گا تو آپ کا مرید اور خادم بنے گا۔ اس کے اس لالچ دلانے اور دم کا بدلہ بتلانے سے آپ ناراض ہوگئے اور فرمایا کہ" نامعلوم یہ جاہل لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ اس طرح مرید بننے کے لالچ سے پیر صاحب اچھا دم کردیں گے یا مرید بننے سے پیر کا کوئی خاص فائدہ ہوتا ہے حالانکہ بیعت سے کسی کا بوجھ اٹھانا بڑا مشکل کام ہے۔"

Marfat.com

اولیاء اللہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں

حضورؒ نے فرمایا کہ میں گجرات کے سفر میں کسی جگہ قیام پذیر تھا۔ایک دن مجلس میں ایم ایل اے اور دیگر خواندہ شخص بیٹھے تھے۔ان میں سے ایک کہنے لگا پیروں کو بڑی موج ہے ان کا کام بڑا آسان ہے۔کوئی کام کاج نہیں کرنا پڑتا صرف مرید کرتے رہے، ور نذرانے وصول کرتے رہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا "ہمارا کام تو بہت ہی مشکل ہے کیونکہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ کسی انسان کو اپنا مطیع کرنا یا اس پر حکومت کرنا کتنی کٹھن بات ہے جب جسم پر حکومت کرنی مشکل ہے تو دلوں پر حکومت کرنا اس سے بہت زیادہ مشکل ہے۔آپ نے فرمایا کہ انسان جب تک کسی میں کوئی خوبی یا حسن نہیں دیکھتا اس پر فریفتہ نہیں ہوتا عاشق لوگ ظاہری حسن میں گرفتار ہوکر جان نثار بن جاتے ہیں مگر مریدین باطنی اور حقیقی روحانی قوت پر شیفتہ ہوکر جان و مال پیر پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں اور یہی حقیقی عشق ہے جس کو مل جاتا ہے اس کی خوش نصیبی ہوتی ہے۔"

نذرانہ پیش کرنے کا اصلی مقصد

آپ ہمیشہ ہر سال سرہند شریف حضرت قبلہ وکعبہ **مجدد الف ثانی** صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف پر تشریف لے جاتے تھے۔ایک دفعہ آپ تشریف لے گئے۔مولوی محمد معصوم صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ساتھ تھا آپ نے نذرانہ پیش کیا چونکہ قبلہ عالم حضرت رابع رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضورؒ نے مجھ کو اس نذرانہ کے متعلق فرمایا کہ "اس کے پیش کرنے کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ وہ محتاج ہیں یا ہماری طرف سے لنگر کی روٹیوں کا معاوضہ ہے۔حاشا وکلا بلکہ ان کی مہربانیوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کا

Marfat.com

ایک معمولی ذریعہ ہے اور لنگر شریف کی خدمت ہے"

صبر و توکل
ایک دفعہ علاقہ دھنی کے سفر میں حضورؒ کی سواری کا گھوڑا جو عربی نسل کا بہت ہی بہتر گھوڑا تھا۔ بقضائے الٰہی ایک دن بیمار ہو کر مر گیا۔ حضورؒ نے سفر وہیں ختم کر دیا اور بذریعہ ریل آپ گھر واپس تشریف لے آئے۔ رمضان شریف نزدیک تھا۔ حضورؒ نے دولت کدہ پر رمضان شریف کا مہینہ بسر فرمایا۔ کسی مخلص نے حضورؒ کو خط لکھا کہ فلاں مرید کے پاس ایک گھوڑا اور ایک گھوڑی بہت اچھی ہے۔ اگر آپ اس سے طلب کریں تو وہ شخص ضرور آپ کی سواری کے لئے گھوڑا دے گا آپ نے فرمایا کہ "گھوڑے کے مرنے سے زیادہ مجھ کو اس شخص کے مشورے کا افسوس ہے جو یہ کہتا ہے کہ آپ فلاں شخص سے گھوڑا مانگ لیں فرمایا جس ذات پاک نے مجھ سے گھوڑا لیا ہے میں اس کی ذات پاک پر بھروسہ نہ رکھوں اور توکل نہ کروں کہ ضرور میرے لئے کوئی بندوبست فرما دیں گے۔ اور اس کی بجائے میں انسان سے سوال کروں یہ صبر اور توکل کے خلاف ہے۔" اللہ پاک کی مہربانی اور توکل کا ثمرہ دیکھئے کہ عید کے دوسرے دن ہی گھوڑا حضور کے پاس پہونچ گیا جو حقیقت میں سات سو کا تھا مگر حضور کو صرف چار سو میں مل گیا اور بہت اچھا سواری کے قابل نکلا۔

فتوحات کے بیجا مصرف سے کلیتہً انکار
حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے" ہمارے تمام خاندان میں کسی نے فتوحات سے جاگیر نہیں بنائی حتیٰ کہ حضرت ثالث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بڑا مجبور کیا گیا کہ گھوڑیوں پر مربعے انعام میں مل رہے ہیں۔ آپ صرف درخواست دینے کی اجازت فرما دیں باقی تمام کوشش ہم خود کریں گے مگر آپ رح اس بات پر کسی طرح بھی رضامند نہ ہوئے"

اسمِ ذات کا تصور
برادرم عزیز مولوی محمد حنیف صاحب نے عرض کیا کہ لفظ اللہ کا تصور قلب پر کیا جاوے یعنی ذکر قلبی کے ساتھ

Marfat.com

اسم ذات کا تصور بھی کیا جاوے تو مجھ کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے یعنی اسم ذات دل پر لکھا ہوا خیال کرنا چاہیئے یا نہیں آپ نے فرمایا کہ بالکل ٹھیک ہے بلکہ عین سعادت ہے اس میں کونسا ہرج ہے اور ضرور ایسا ہی کیا کرو بہت ضروری ہے سعادت مند و خوش اطوار عزیز ایسا ہی ہوا کرتے ہیں"۔

رفع دشمن کا عمل

میاں حسن محمد صاحب کی گذارش پر آپ نے فرمایا کہ بعد نماز عشا قبل از وتر یک صد سیزدہ مرتبہ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ شَرَّهٗ بِمَا شِئْتَ اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ دشمن سخت بھی رفع ہو جاوے گا"۔

حقیقت محمدی

۳۰ دسمبر ۳۱ء کو آنحضرت بابرکات نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ حقیقت محمدی میں مندرجہ ذیل درود شریف تین ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ لازمی ہے

لطائف کا بند ہو جانا

۱۹۴۲ء میں اس خطاکار (مصنف) کے لطائف بالکل بند ہو گئے۔ بڑی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ لگتا تھا ذکر اذکار کو مطلق جی نہ کرتا تھا خیال آیا کہ شاید کسی وجہ سے حضرت صاحب ناراض ہو گئے ہیں اور انہوں نے سب فیض کھینچ لیا ہے۔ اس خیال پر ایک عریضہ بخدمت اقدس لکھا گیا کہ خدا و رسولؐ کے مقبول و محبوب تو دے کر واپس نہیں لیتے میرے انوار آپ نے کیوں واپس لے لئے ہیں یہ آپ کی شان اور فیاضی سے بعید ہے اگر کسی قسم کی دانستہ یا نادانستہ بے ادبی ہو گئی تو حضرت کرامؒ کے صدقے معاف فرما دیں۔ آں صاحب جود و سخا نے جواب میں لکھا کہ نہ تو اس فقیر کو کوئی ناراضگی ہے اور نہ ہی دیا ہوا واپس لیا ہے بلکہ سب کچھ اس عزیز میں موجود ہے بات یہ ہے

Marfat.com

ہمارا طریقہ عین رسولی ہے۔ جو کہ عکسی ہے کسبی نہیں اور اس کی مثال صاف آئینہ کی سی ہے جب آئینہ پر کوئی دھبہ وغیرہ نہ ہو تو چہرہ بالکل صاف نظر آتا ہے اور جب صرف منہ کی بھاپ سے ہی مکدر ہو جاوے تو پھر صاف نظر نہیں آتا۔ اسی طرح شیشہ دل بھی معمولی معمولی باتوں سے دھندلا ہو جاتا ہے مثلاً مشتبہ غذا۔

نظر نامحرم خواہ بے ارادہ ہی ہو جھوٹ وغیرہ۔ اس طریقہ میں اتباع سنت بہت ضروری اور لازمی ہے سنت پر پورا کاربند ہونے اور شیخ کی توجہ سے خود بخود لطائف ذاکر ہو جاتے ہیں خط پڑھتے ہی للہ شریف روانہ ہو گیا جب سٹیشن للہ شریف پر پہنچا ابھی ریل پر ہی بیٹھا ہوا تھا کہ سب لطائف صاف ہو گئے اور اتنے صاف ہوئے کہ سارے ... نظر آنے لگ گئے۔ سبحان اللہ کتنا فیض تھا کہ پیر کی حد کے اندر داخل ہوتے ہی مقاصد پورے ہو جاتے تھے۔ ع

پیر مغاں دے کول گیا میں گل اک مشکل بھاری
نال نظر دے حل معمہ ہویا اسے واری

حلقہ کے متعلق حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کا سبق خواہ کہیں ہو جب عام حلقہ ہو یعنی جب عام لوگ توجہ لے رہے ہوں تو اس وقت توجہ قلب پر کیجاتی ہے اس واسطے ہر شخص کو قلب پر دھیان رکھنا چاہیئے یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ شیخ تو اپنے لطیفہ قلب کو ذاکر کر کے اس کی عکسی قوت سے حاضرین کے قلوب کو بیدار و ذاکر کرنے کی کوشش کر رہا ہو اور بعض یا کوئی ان میں سے دوسرے لطائف کی طرف خیال جمائے بیٹھے ہوں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ بیک وقت دو نہیں یا سب لطائف بھی ذاکر ہو جاتے ہیں مگر اس میں بڑے انہاک اور حضوری کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

تصوف میں ترقی کا انحصار استعداد پر ہے

ایک مرتبہ موضع جھگیاں ناگرہ میں بابا شہاب الدین کے گھر آپ تشریف فرما تھے۔ خاکسار (مصنف) نے سوال کیا کہ سلوک پورا کرنے میں کتنی مدت درکار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مدت کی کوئی قید نہیں۔ اگر سالک کی استعداد اچھی ہو تو جلدی کامیاب ہو جاتا ہے اور اگر استعداد (قابلیت با اثر قبول کرنے کی طاقت یعنی قوت متاثرہ) اچھی نہ ہو تو پھر بہت دیر لگ جاتی ہے اور یہ سوال میں نے دل میں اپنے متعلق سوچ کر کیا تھا اس لئے آپ نے قدرے تبسم آمیز لہجہ میں ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ تمہاری استعداد اچھی ہے۔

غور کا مقام ہے کہ زبانی سوال کے جواب کے ساتھ ہی دل کے خیال کا جواب بھی دے دینا کیا یہ ظاہر کرامت نہیں تو اور کیا ہے۔ ایسے روشن ضمیر پیر کے قدموں پر ہزاروں جانیں قربان ہوں۔ خدا کی قسم آپ کی ہر بات وہابیت شکن ہوتی تھی۔ جو لوگ [illegible] کی آیت پیش کر کے جناب سرور کونین فداہ جسدی و روحی کے علم غیب سے انکار کرتے اور کہتے ہیں کاش کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر کے شفاعت سے محروم نہ رہتے اللہ انکو ہدایت دے۔ آمین

مرید کی خوشی سے خوش ہونا

اس خادم مجہول (مصنف) نے بڑی عقیدت اور محبت سے اپنے شفا خانہ کا نام مقبول فارمیسی رکھا اور بورڈ لکھوا لیا مگر دل میں ڈر تھا کہ کہیں بے ادبی نہ ہو۔ آپ غریب خانہ پر تشریف لائے اور بورڈ پڑھ کر بڑے خوش ہوئے۔ عرض کی گئی کہ اس غلام کو تو بے ادبی کا بڑا ڈر لگ رہا تھا۔ آپ ہنستے ہوئے فرمایا بے ادبی نہیں بلکہ مرید کا اپنی کسی چیز کو پیر کی طرف منسوب کر دینا گویا پیر کی محبت میں فنا ہونا ہے۔ عرض کی کہ آپ گھر تشریف لے چلیں مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں ہم اپنی فارمیسی میں بیٹھیں گے کیونکہ یہ جگہ اور یہ

Marfat.com

نام مجھ کو بہت ہی پسند ہے۔ اس کے بعد جب کبھی بھی حاضر دربار ہوا آپ ضرور پوچھتے کہ مقبول فارمیسی کا کیا حال ہے (کاروبار کیسا ہے) اللہ پاک کی مہربانی اور حضور کے نام کی برکت سے اب بھی دور دور سے لوگ آکر شفایاب ہو رہے ہیں۔

حرص کی مذمت

ایک مرتبہ آپ نے بمقام سرڈھی (یہ جگہ پہاڑ پر مندشریف سے شمال کی جانب تقریباً سات میل پر واقع ہے) حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حرص سے بڑھ کر کوئی بری چیز نہیں۔ حرص ہی ایک ایسی چیز ہے جو کہ انسان کو دنیا میں خدا کی یاد اور عیش و آرام سے فارغ کر دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے جب کبھی کسی کام کی کچھ بھی حرص رکھی ہے خدائے قدوس نے اس کو الٹا کر دکھایا ہے اور میری حرص کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیا۔

بچپن میں ہی آپ کی زبان مبارک پر تاثیر تھی

آج سے تقریباً پینتیس ۳۵ سال قبل کا واقعہ ہے کہ آپ بچپن کی عمر میں جب حافظ اللہ دتا صاحب سے پہلا پارہ پڑھتے تھے اور آپ کا سبق تھوڑا سا وَعَدَ سِهَا دَ تَصَلِهَا پر تھا میاں کالے دین صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مقدمہ بہت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے آپ دعا فرما دیں۔ آپ نے کسی چیز پر اپنا سبق (جو سطور بالا میں لکھا جا چکا ہے) ہی پڑھ کر دم کر دیا اور فرمایا کہ تعویز ہے اور ساتھ ہی ایک آسان سا عمل بتایا کہ اس کو پڑھ کر حاکم کی طرف پھونکنا میاں صاحب فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا بس اسی دن اللہ پاک نے مقدمہ خارج کر دیا وہ عمل نہ تو کوئی آیت ہے نہ پوری سورت بلکہ عربی قاعدہ کے پہلے بتیس حروف (حروف تہجی) ہیں۔

یہاں بڑے غور کا مقام ہے کہ اس عمر میں نہ تو آپ نے سلوک پورا کیا ہوا تھا

Marfat.com

نہ ہی حضور نے کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کی ہوئی تھی نہ ہی کسی نے اعتکاف کیا ہوا تھا
نہ کسی قبرستان میں جنات کا چلہ کیا ہوا تھا پھر کیا وجہ ہے کہ دُفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا
یعنی گیہوں، مسور اور پیاز کا نام لے کر ہی دم کر دیا اور وہ مقدمہ جس میں رہائی کی
کوئی صورت ہی نہ تھی فی الفور خارج ہو گیا حالانکہ ساری ساری عمر اوراد و وظائف
پڑھتے ہیں چلے کاٹتے رہیں پھر بھی کوئی خاص عمل یا قرآنی صورت خاص تعداد میں
تلاوت کی جاوے جس میں آداب شرائط کو بھی ملحوظ رکھا جاوے تو بھی ایسا موثر
نہیں ہوتا بات یہ ہے کہ بزرگی کوئی اکتسابی فن نہیں بلکہ یہ وہبی چیز ہے جس کو
چاہتا ہے ماں کے شکم سے ہی ولی بنا کر دنیا میں بھیجتا ہے اور جس کو وہ خود اپنے
خاص کام کے لئے انتخاب کر لیتا ہے تو اس کا ہر فعل اور ہر بات اس کے ارادہ
اور مرضی سے ہوتا ہے۔ ان کے ہر حال و قال میں ثمرات ہوتے ہیں ان کا کہنا اللہ
پاک کا کہنا اور ان کا کرنا اللہ پاک کا کرنا ہوتا ہے۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود   (رومی)

ذرا اپنے بچوں سے یہی باتیں پوچھئے اول تو ان کے منہ سے ایسی بات کا جواب
سوائے اسکے اور کچھ نہ ہوگا کہ مجھ کو پتہ نہیں اور اگر کوئی ہشیار اور ذہین ہونے کے
سبب کچھ کہہ بھی دیوے تو اسکے کہنے کی کچھ بھی وقعت نہیں ہوگی لیکن حضرات
تعالیٰ کے مقبول جو خاص خاص ہوتے ہیں بچپن میں بھی انکے منہ سے نکلی ہوئی باتیں
پوری ہو کر رہتی ہیں۔ صرف یہی کمال نہیں کہ خوارق عادات کا ہی ان سے ظہور ہوتا
ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کمال ہے کہ بچپن میں بھی صفت بداہی کی کڑی نگرانی
رکھتے ہیں اور ان کی بچپن کی حرکات و سکنات بھی خلاف شرع نہیں ہوتیں حضرت
غوث الاعظم قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رمضان شریف میں پیدا ہوئے اور جب
تک افطاری کا وقت نہ ہوا آپ نے اپنی والدہ محترمہ کا دودھ ہی نہ پیا جب افطاری کا

Marfat.com

صبح وقت ہو گیا تو آپ بڑی رغبت سے ماں کا دودھ پینے لگ گئے۔ اگلے سال رویت ہلال رمضان میں اختلاف ہو گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آج روزہ ہے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آج سحری کے وقت سے میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔ بتائیے حضرت محبوب سبحانی کو کس نے دودھ پینے سے روکا تھا جب کہ ماں دودھ پلانے کی ساری کوشش بھی کرتی تھی حضرت مجدد الف ثانی طاب اللہ ثراہ کے پاس ایک ولی آیا اور باتوں باتوں میں اپنی ولایت کا اظہار کرتا رہا۔ آپ دیکھتے رہے اور سنتے رہے جب اس نے اپنی پوری قوت صرف کر دی تو حضور نے اپنے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم صاحب کو بلایا جو کہ ابھی بالکل ہی خورد سال تھے اور فرمایا کہ اسکے سوالوں کا جواب دے۔ اس معصوم بچے نے (خدا ہم سب کو ان کے فیوضات و برکات سے مالامال کرے۔ آمین) ولایت کبریٰ کی باتیں شروع کر دیں۔ چونکہ وہ ولی ولایت صغریٰ سے آگے کچھ بھی نہ جانتا تھا حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کا مقابلہ نہ کر سکا کیونکہ آپ بچپن میں ولایت کبریٰ کے مدارج و منازل طے کئے ہوئے تھے لاچار نثر مندہ ہو کر حضرت مجدد صاحب کے قدموں پہ گر پڑا اور معافی مانگی۔ غرضیکہ میرے پیر روشن ضمیر مادرزاد ولی تھے اسی وجہ سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک آپ سے بڑا پیار کرتی تھی اور آپ کو باطنی طور پر روحانی تعلیم دیتی تھی آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مجدد صاحب کی مجھ پر بڑی نظر عنایت ہے اور یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ آپ کو مقامات مجددیہ میں بڑا ذنبہ حاصل تھا۔

مرض دمہ کا علاج

مولوی کامل دین صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ کو نزدی کی مرض نے بہت تنگ کیا اور معالجوں نے جواب دیدیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کیا میری بیماری کا دنیا میں کوئی علاج نہیں

Marfat.com

آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ۔ یَا نَاصِرُ یَا بَصِیْرُ۔ یَا حَسِیْبُ یَا وَکِیْلُ۔ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ رَبِّ صَابِرِ جِمَارٍ مِنْ کُلِّ نَائِبِ هَالِی الْعَرْشِ یَاهُوَ یَا مَنْ لَہٗ یَا مَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ صبح شام پانچ پانچ دفعہ اور ظہر و مغرب اور عصر کے وقت ۳ دفعہ۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں آرام ہو گیا۔

دفع دشمن کا عمل مجرب

مولوی محمد صالح صاحب (یہ بزرگ میاں کامل دین صاحب کے صاحبزادے ہیں) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ (۱۹۴۶ء) میں مجھ پر دشمنوں نے بڑا غلبہ پایا اور بہت تکلیفیں دیں (جس جگہ اللہ پاک اپنے نور کا اظہار فرماتا ہے وہاں بعض لوگ ایسے شخص کی آزمائش کے واسطے اس کے مخالف بھی کھڑے کر دیتا ہے) میں نے دیر تک صبر سے کام لیا جب انہوں نے حد سے تجاوز کیا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ آپ نے عمل بتایا کہ شام کے بعد اول و آخر ۱۱-۱۱ دفعہ درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّھُمْ بِمَا شِئْتَ ایک سو گیارہ دفعہ میں نے پڑھا۔ گیارہ روز سے پہلے ہی دشمن خود بخود مغلوب ہو گئے۔

جابر سے آزادی حاصل کرنا

میاں کامل دین صاحب نے ایک دفعہ حضور کی خدمت میں التجا کی فلاں شخص اپنی عورت کو بہت تنگ کرتا ہے یعنی عورت والدین کے گھر میں ہے نہ تو وہ خرچ دیتا ہے نہ لے جاتا ہے اور ہزار کوشش کی گئی مگر طلاق بھی نہیں دیتا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی طرف خیال کر کے کلمہ طیبہ ہر نماز کے بعد پچاس دفعہ پڑھا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک ماہ کے اندر ہی اس شخص نے خود بخود طلاق دے دی۔

نوٹ:۔ اگر کسی ظالم و جابر کو زیر کرنا ہو تو یہ عمل بڑا کامیاب علاج ہے۔

(مصنف)

Marfat.com

درود تاج کا عمل

حضور رحمتہ اللہ علیہ کی ایک خادم مسماۃ طالع بی بی نے گجرات کے ایک لائق سرجن سے اپنی آنکھوں کا اپریشن کرایا مگر باوجود اپریشن کے بصارت نصیب نہ ہوئی۔ آپ سے ذکر کیا گیا۔ آپ نے درود تاج گیارہ مرتبہ یومیہ صبح کے وقت پڑھکر دم کرنے کی تاکید فرمائی۔ گیارہ روز کے بعد صاف نظر آنے لگا یعنی نظر ٹھیک ہوگئی اور عینک کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ حالانکہ اپریشن کے بعد عینک ضرور لگانی پڑتی ہے اس واقعہ سے دو باتیں حاصل ہوتی ہیں ایک تو درود تاج کی فضیلت۔ دوسرے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت اور جہاں دو تاثیریں یکجا جمع ہوجاویں تو پھر آنکھیں روشن ہونی تو معمولی بات ہے دل روشن ہوجاتے ہیں۔

سالک کو دنیا کا فکر نہ کرنا چاہیئے

ایک غلام نے عریضہ لکھا کہ کاروبار میں بہتری نظر نہیں آتی اس واسطے ہر وقت دل پریشان رہتا ہے آپ نے جواب نہایت مختصر مگر ایسا جامع لکھا کہ سلوک کی کئی منزلیں طے کرادیں۔ خط کے جواب کا مضمون یہ ہے۔ "اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب حقیقی آپ کے کاموں میں خود بخود بہتری فرمائیں گے۔ آپ کو چنداں متردد اور متفکر ہونے کی ضرورت نہیں ہے

کارساز ما بفکر کار ما   فکر ما در کار ما آزار ما

(ترجمہ) یعنی ہمارا کارساز ہمارے کاموں کی خود بخود تدبیر فرماتا رہتا ہے ہم کو اپنے کاموں میں فکر اندیشہ کرنا باعث پریشانی ہے۔ (مصنف)

دینی و دنیوی مطالب میں آسانی

دینی و دنیوی مطالب کے واسطے آپ نے فرمایا کہ ختم خواجگان کے بعد نیز شام کی نماز کے بعد شجرہ شریف قادریہ و نقشبندیہ پڑھ کر اپنے مطلب کے واسطے دعا بلاناغہ کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

دشمنوں سے نجات

مولوی محمد حسین صاحب ساکن راولپنڈی نے عرض کی کہ دشمن بہت تنگ کرتے ہیں آپ نے لکھا کہ نماز عشاء کے بعد قبل از وتر اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ شَرَّ ھُمْ بِمَا شِئْتَ ایک سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر دعا کیا کریں وہ خود بخود مقہور و ہلاک ہوں گے بعینہٖ یہی عمل حضرت صاحب نانس زادہ عمرہٗ نے اس احقر کو فرمایا ہے (مصنف)

اپنے مطلب کی خاطر کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیئے

آپ نے فرمایا کہ کسی کو ذاتی اغراض و مقاصد کے درپے ہو کر اور خدا پاک کی حفاظت و بھروسہ کو بھول کر کسی دوسرے کو ناحق تکلیف نہیں دینی چاہیئے علاوہ مسلمانی کے یہ انسانیت کے بھی خلاف ہے اس کے بعد آپ نے حضرت سعدیؒ کے اشعار فرمائے

> ؎ تاتوانی درون کس مخراش — کہ اندریں راہ خارہا باشد
>
> کار درویش مستمند برآر — کہ ترا نیز کارہا باشد

اپنے مریدوں کی بہتری کا ہر وقت خیال رکھتے

ایک غلام نے عرض کی کہ اب مرض سے صحت ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شکر ہے مگر کام آہستہ کریں ضروری ہے تاکہ نقصان نہ ہو اور غذا بھی بہت ہلکی نیز کم مقدار میں کھائیں جب خوب طاقت آجائے پھر پیٹ بھر کے کھائیں پہلے بہت قلیل مقدار میں البتہ طاقتور اور زود ہضم غذا چاہیئے سبحان اللہ روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت بھی فرمایا کرتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ خدا پاک کے فضل سے بہت بلند پایہ کے طبیب تھے

وبا سے حفظ کا عمل

ایک مرید کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ وبا کے دنوں میں (خواہ طاعون ہو یا ہیضہ یا ملیریا وغیرہ) اس پاک کلام

Marfat.com

کو لکھ کر دروازہ کی چوکھٹ کی اوپر والی لکڑی پر گوند وغیرہ سے چسپاں کر دیں انشاء اللہ العزیز ان اسماء گرامی کے طفیل وبا سے محفوظ رہیں گے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ سب پیر بھائیوں کو اجازت ہے۔ اسماء مقدسہ یہ ہیں۔

لنا الشفعاء الکرام الثمانیہ نطفی بہا حر الوباء نحاطمہ

المصطفی والخلفاء الراشدین الاربعہ الحسن والحسین وامہا الفاطمہ

(ترجمہ) ہمارے لئے آٹھ مکرم بزرگ شافع ہیں ہم ان کے وسیلے سے وبا ناگہانی کو ٹھنڈا کرتے ہیں

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلیفے حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت فاطمہ الزہرا رض

نوٹ:۔ اس ترجمہ کو ساتھ لکھنے کی ضرورت نہیں یہ تو محض میں نے عربی سے ناواقف پیر بھائیوں کے سمجھنے کی خاطر لکھ دیا ہے۔ (مصنف عفی عنہ)

سفر حج میں جانے سے پیشتر شیخ کی اجازت

اگر سفر حج میں جانے سے پہلے اپنے مرشد سے ملاقات کر لی جاوے یا کم از کم خط کے ذریعہ اجازت لی جاوے تو بہت بہتر ہوتا ہے اور میرے خیال میں تو اجازت بہت ہی منفعت بخش ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان کی دعا ہر وقت شامل حال رہتی ہے اور مرشد کی دعا مرید کے حق میں نور علی نور ہے۔ مولوی محمد حبی صاحب حج جانے سے پہلے بذریعہ خط اجازت مانگتے ہیں، آپ جواب میں فرماتے ہیں محمد حبی صاحب کو حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضہ اطہر انور کے لئے جانے کی اجازت ہے دعا ہے کہ اللہ پاک بطفیل حضرات نقشبندیاں و قادریاں ان کا حج اکبر قبول کرے اور حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کی خاک مبارک چشم

Marfat.com

پر ملنا نصیب ہو جب حج شریف میں دعا مانگیں اور روضہ مبارک پر حاضر ہوں تو فقیر پر تقصیر کے واسطے بھی ضرور دعا مانگیں اشد تاکید ہے ہر دونوں جگہ مبارک پر ضرور فقیر کو یاد کر کے دعا مانگیں۔ اور حضور پر نور کی خدمت اقدس میں فقیر سراسر حقیر پر تقصیر کی طرف سے عاجزانہ مؤدبانہ سلام کریں یہ سفر مبارک تم کو مبارک ہو نماز پنجگانہ باوقات مسنونہ ادا اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ ہرگز قضا نہ کریں۔ والسلام

ماسوی اللہ سے اجتناب آپ نے فرمایا کہ سالک کو صرف اسی ذات کی پرواہ اور ڈر ہونا چاہیئے جو کرے اسی پر راضی رہو۔ اگر بصورت دیگر کسی اور پر بھروسہ کیا اور خوشامد کی جاوے تو اس مولائے حقیقی کے دل میں غیرت ہوتی ہے کہ لباس فقر پہن کر بجز میرے کسی پر کیوں بھروسہ کیا گیا اور فقر کی ابتدائی منزل میں ابتلاء آتے ہیں۔ سالک کو چاہیئے کہ صبر و شکر کے ساتھ چلا جائے پھر آپ نے یہ شعر فرمایا۔

ہر کہ از دوست آید سر بنہ گردن متاب

یاد کو یاد آپ نے فرمایا کہ یار کی یاد ہی کار ہے باقی سب لہو و لعب اور بیکار ہے۔ یاد کو یاد ہے جس قدر بزرگان طریقت کو یاد کیا جاوے اس سے کئی گنا زیادہ وہ یاد فرماتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ شعر پڑھا

من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

انکساری ایک دفعہ ایک مرید نے کہا کہ میں حضور کی دعا سے اعلیٰ نمبروں میں پاس ہو گیا ہوں آپ سن کر فخر میں آنے کی بجائے سرنگوں ہو گئے اور فرمایا یہ میرے پروردگار کی مہربانی اور لطف ہے جو اس ذات مقدس نے اس شرمندہ روزگار پر فرما رکھی ہے ورنہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔

Marfat.com

پیرانِ کبارؒ کی شان

ایک غلام نے گذارش کی کہ ہمارے افسرانِ بالا بہت متعصب اور وہابی خیالات کے ہیں۔ ہم اہل سنت جماعت ملازمین کو خواہ مخواہ تکلیف دیتے رہتے ہیں آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ طفیل پیرانِ کبار علیہم الرحمت آپ کو ان ظالموں سے مامون رکھے گا۔

شنو وہابی ہوں مگر ہمارے حضرت بھی کوئی چیز ہیں جن کے حق میں ہے سے

آفریں بر دست و بر بازوئے تو۔ اللہ تعالےٰ سے عرض کر کے اپنے خادموں کو محفوظ رکھیں گے۔ نیز سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ لکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھیں انشاءاللہ جب حاکم سخت ہو' نرم ہو کر رہ جائے گا۔

فقیر کو صبر لازم ہے

آپ کا ایک مرید حضور کو اپنی دنیوی تکالیف اور گھبراہٹ کی شکایت لکھتا ہے۔ آپ دعا بھی فرماتے ہیں اور تعلیم بھی دیتے ہیں۔ جواب ملاحظہ فرمائیے۔

ہاں مشو نومید چوں واقف نۂ از سرِ غیب ۔۔۔ باشد اندر پردہ بازیہائے پنہاں غم مخور

اللہ تعالیٰ اس محب کی مصیبت اور کٹھن منزل کا جلدی خاتمہ کرے بہرحال صبر درکار ہے۔ حضرت پیر قصوری دائم حضوری فرماتے ہیں۔

چو راہِ عشق بگرفتی حظوظ نفس کمتر جو ۔۔۔ کہ فرشِ خارِ خاکستر بہ از قالینِ مخملھا

مراقبہ اقربیت

مولوی محمد حسین صاحب کو فرماتے ہیں کہ مراقبہ اقربیت (اَللّٰہُ اَقْرَبِیْ) یعنی اللہ بہت نزدیک ہے۔ مجھ کو مجھ سے اور ذات پاک اقربیت بیچوں بیچگوں صفت اسدی ہے فیض اس کا نفس کے نچلے دائرے پر آتی ہے اس پر خیال رکھیں اور اس مراقبہ کے دوران میں ہر وقت سوتے بیٹھتے کھاتے پیتے غرض ہر وقت یہی تصور رکھیں کہ اللہ بہت نزدیک ہے مجھ کو مجھ سے۔ اس پر کم از کم چالیس روز تک توجہ ہو گا پھر حالات دیکھ کر آگے سبق ہو گا۔

Marfat.com

سلوک کی ابتدائی وانتہائی حالت

آنذات بابرکت کی خدمت میں گذارش کی گئی کہ شروع شروع میں توجہ بیٹھنے سے بڑا احساس ہوتا تھا اور قلب میں جوش پیدا ہوجاتا تھا مگر جوں جوں توجہ کا سلسلہ زیادہ ہوتا جاتا ہے توں توں محسوسات کم ہوتے جاتے ہیں حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ فیضان میں ترقی ہوتی اور جذبات کی آگ زیادہ مشتعل ہوتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلا نور بھی خارج ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا نور خارج ہرگز نہیں ہوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب سالک واصل ہوجاتا ہے تو پہلا جوش وخروش نہیں رہتا جیسے تم نے بارہا دیکھا ہوگا کہ حوض خالی میں جب پہلے پانی گرتا ہے تو شور ہوتا ہے جب بھر جاتا ہے تو آواز بھی نہیں آتی۔ یہی حال لطائف کا ہے جب خالی ہوتے ہیں تو فیض کی آمد کا محسوس ہوتی ہے جب انوار سے پُر ہوجاتے ہیں تو محسوس بھی نہیں ہوتا حالانکہ فیض کی آمد میں کمی نہیں ہوتی اور یہ تشویش اور فکر کی کوئی بات نہیں مگر جہاں تک ہوسکے خیالات کو یکسو کرنے کی کوشش کیا کریں تاکہ پوری جمعیت حاصل ہو۔

نوٹ: اس جگہ یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ مراقبہ میں جمعیت اور یکسوئی (یعنی ذہن تمام افکار سے خالی ہو) کو بڑا دخل ہے۔ دیکھئے مسمریزم والے صرف اپنی قوت ارادی کو مضبوط کرکے ایسے ایسے عجائبات دکھلا سکتے ہیں کہ دیکھنے والے حیران ہوجاتے ہیں معمول کو بے ہوش کرنا (بغیر کسی دوائی کے) ان سے سوالات کے جوابات پوچھنے۔ امراض کا علاج کرنا وغیرہ وغیرہ حالانکہ اس فن میں حقیقتاً کچھ بھی نہیں ہوتا نہ کوئی سم ہے نہ چلہ وغیرہ نہ آیات قرآنی نہ عمل سفلی صرف ان کی قوت ارادی بڑی مضبوط ہوچکی ہوتی ہے اور ان کو اپنے آپ پر اس قدر بھروسہ ہوتا ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ ہو رہا ہے اور ضرور ہو رہا ہے تو پھر اس روحانیت والے اور نور بھرے طریقہ میں کیوں اثر نہ ہو جب کہ بجائے سیاہ نقطہ پہ نظر جمانے کے لفظ اسم ذات اللہ کو اپنے

مثلاً مسمریزم والے ... [illegible]

لطیفہ قلب پر منقش شدہ تصور کر کے اس اسم اللہ پر تصور کی نظر جمائے (اور اسم ذات اللہ کی تاثیر کا کیا ذکر کروں۔ کائنات کی ہر چیز اسی اسم ذات اللہ کے تجلی سے متجلی ہے۔ جیسا کہ خداوند قدوس خود قرآن پاک میں بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسم ذات زمین آسمان کا نور ہے اور ہر چیز اسی اسم ذات کے پرتو سے روشن ہے) اور اس پر طرہ یہ کہ پیر روشن ضمیر اپنی روحانی قوت سے مرید (معمول) کے لطیفہ میں نور داخل کر رہا ہوتا ہے پھر مزید برآں اوراد وظائف بھی اس کے معاون ہوتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کامل پیر جان نثار مرید کا سینہ انوار الٰہیہ سے منور نہ کرے بشرطیکہ سالک باہمت اور کوشش کرنے والا ہو (مصنف)

دوسروں کی طرف رجوع سے منع

مولوی محمد حبی صاحب ہیڈ ماسٹر راولپنڈی نے ایک عریضہ لکھا کہ یہاں ایک صوفی صاحب بڑے بلند مرتبے والے ہیں اور وہ مجھ کو کہتے ہیں کہ مجھ سے فیض حاصل کیا کرو اس کے جواب میں جناب سیدی و مرشدی حضرت صاحب رابعہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارا تعلق ایک بہت بلند سلسلے کے ساتھ ہے اور تم بھی ماشاء اللہ نسبت سے خالی نہیں ہو تم کو کیا پڑی ہے کہ ہر کس و ناکس کے آگے اپنا دامن دراز کرتے پھرو۔ اگر خود بھی حضور دل سے اپنے پیران کبار کا وسیلہ لیتے ہوئے دعا مانگو تو یقین جانو کہ اس صوفی سے زیادہ شنوائی ہو خصوصاً تم جیسے صاحب نسبت اور منسلک خاندان عالیہ تو بہت کچھ کر سکتے ہیں ہرگز کچھ او نہیں ان شاء اللہ وہ صوفی ذرہ بھر بھی آپ کا نقصان نہیں کر سکتا بلکہ بال بھی بیکا نہیں کر سکتا بے فکر رہیں۔ صبح کی نماز کے بعد شیخ کا تصور رکھ کر مراقبہ کیا کریں اور اسی طرح شام کو بھی فقیر ان شاء اللہ خیال رکھے گا اور تم کو بھی فائدہ محسوس ہوگا۔ دوبارہ تاکید ہے کہ صوفی صاحب کا وہم ہرگز نہ کریں۔

Marfat.com

عوام کی چیز کو خرچ کرنے سے خوف

اگر کوئی شخص کوئی جنس یا نقدی لنگر کے لئے پیش کرتا تو آپ اس کو اپنے تصرف میں ہرگز نہیں لاتے تھے بلکہ لنگر (رفاہ عام) میں ہی داخل کر دیتے تھے ایک دفعہ ایک مرید باخلاص نے مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجے اور یہ نہ بتایا کہ لنگر کے لئے ہیں یا آپ کے ذاتی مصارف کے واسطے ہیں آپ نے وہ روپے لنگر میں داخل کر دیئے بھیجنے والے کو پتہ لگا کہ آپ نے وہ رقم داخل لنگر کر دی ہے۔ اس نے خط لکھا کہ وہ روپے تو میں نے آپ کے خرچ کے واسطے بھیجے تھے آپ نے لنگر میں داخل کر دیئے اچھا اب دوبارہ پانچ روپے آپ کی خاطر بھیجدوں گا۔ آپ نے جواب لکھا کہ تم نے روپے بھیجتے وقت یہ نہیں لکھا تھا کہ کہاں خرچ کئے جاویں اس لئے لنگر میں داخل کئے گئے۔ آپ دوبارہ بھیجنے کی تکلیف ہرگز نہ کریں (آپ کو اس کی مالی حالت کا علم تھا) بلکہ لنگر سے پانچ روپیہ لے کر اپنی ذات پر خرچ کروں گا پہلے جو لغزش ہوئی معاف فرمادیں سبحان اللہ کتنا خوف خدا اور کس قدر عجز و کرنفسی تھی کہ مرید سے معافی مانگ رہے ہیں اور لنگر کے مال کو غیروں کا حق سمجھ کر اپنے ذاتی اخراجات میں لانے سے کتنا ڈرتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ یاد آجاتا ہے غلاموں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ صحیح معنوں میں فنا فی الشیخ یہی ہے اے اللہ پاک ہم سب پیر بھائیوں کو اپنے پیر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

سلوک حاصل کرنے کا آسان طریقہ

آپ ہمیشہ اپنے آپ کو ناچیز سمجھتے تھے حالانکہ اللہ پاک نے آپ کو بہت بڑا شان دیا ہوا تھا اور جملہ ارادتمندوں کو بھی ہمیشہ یہی تعلیم دیتے رہتے تھے کہ جو کچھ بھی ہے عجز وانکساری میں ہے۔ عجز سے نفس سرکش کی کمر ٹوٹ جاتی ہے جب سالک اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتا تو اللہ بلند و برتر اس کو سب کچھ کر دیتا ہے اور یہی مرتبہ فنا ہے یہی ماحصل نفی اثبات کا ہے

Marfat.com

ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ سلوک حاصل کرنے کا آسان طریقہ کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ بس یہی انتہا سلوک ہے کہ اپنے آپ کو سب چیز سے حقیر جانو پھر آپ نے مثالاً حضرت شیخ سعدیؒ کا یہ شعر پڑھا۔

شعر
مرا پیر دانائے مرشد شہاب — دو انداز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویشتن بیں مباش — دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

یعنی ایک تو یہ کہ خود پسند نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ اوروں کو برا نہ سمجھو۔ صرف دو باتوں میں سلوک ختم کر دیا۔

سالک کو اپنا مربی ہی کافی ہے

حضورؒ نے فرمایا کہ سلوک کے متعلق کسی سے کچھ پوچھنا خواہ وہ پیر بھائی ہی کیوں نہ ہو خواہ مخواہ اپنی طبیعت کے شکوک بڑھنے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بس مربی ہی کافی ہے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ورنہ اس طرح فائدہ نہیں الٹا نقصان ہوتا ہے سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

فراخی رزق

ایک سائل کے جواب میں آپ نے فرمایا جو لوگ فراخی روزی کے طالب ہوں ان کو چاہیئے کہ وظیفہ **یَا وَھَّابُ** تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔ اللہ پاک اپنے اس نام کی برکت سے فراخی دیں گے آپ کی فیاضی اور وسعت قلبی کا یہ عالم تھا کہ اگر ایک آدمی کوئی بات پوچھتا یا کوئی وظیفہ طلب کرتا تو آپ سب کے لئے کھلی اجازت فرما دیتے تھے جتنے کہ جو موجود نہ ہوتے ان کے لئے بھی اجازت ہوتی تھی جیسا کہ سطور بالا سے ظاہر ہے۔

ناشی کا مطلب

ایک بزرگ نے پوچھا کہ مراقبہ کی نیت میں جو ناشی کا لفظ آتا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ناشی کا مطلب ہے (نیا فیض) یعنی جس طرح کسی پھولدار پودے میں نئی کلی یعنی شگوفہ کھلتا ہے اسی طرح سالک کے مقام خاص میں نیا فیض مراقبہ کا آتا ہے۔

Marfat.com

مراقبہ مسمی الباطن

ایک مرید کو مراقبہ مسمی الباطن پر توجہ دیتے ہوئے اس مراقبہ کی نیت یوں فرمائی کہ "وہ ذات پاک مسمی الباطن ہے۔"

فیض اس دی لنگے تنار عنصراں دے سوائے خاک دے آدمیں ہے لہذا اس مراقبہ پر فیض حاصل کرتے ہوئے یہی نیت رکھنی چاہیئے۔

مار گزیدہ وسگ گزیدہ کا عمل

آپ نے مندرجہ ذیل عمل دیوانے کتے اور سانپ کے کاٹے کے واسطے عطا فرمایا ہے نمک بقدر آدھ پاؤ لیکر اس پر چاروں قل معہ بسم اللہ اور الحمد شریف معہ بسم اللہ شریف ہر ایک سات سات بار پڑھکر دم کریں۔ پھونک مارتے وقت لعاب دہن (منہ کی تھوک) بھی شامل ہو۔ اس نمک میں سے مریض ہر روز چاٹا بھی کرے اور زخم پر بھی ہر روز ملا کرے چالیس دن تک کرے شرط یہ ہے کہ دم کرنے والا کوئی معاوضہ نہ لے اور مریض اس دوران میں نہ تو کوئی اور دوائی استعمال کرے، اور نہ ہی کوئی دم کرے

شجرہ شریف کا وقت

ایک سائل نے سوال کیا کہ شجرہ شریف کا وقت کونسا افضل ہے آپ نے فرمایا کہ "شجرہ شریف کا وقت بعد نماز مغرب ہے" ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ "نماز تہجد کے بعد شجرہ ذاہبیہ پڑھنا بڑا اثر رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ مراقبہ کرنے سے پہلے دونوں شجرے یعنی نقشبندیہ اور قادریہ پڑھنے چاہئیں ایسا کرنے سے بڑا فیض آتا ہے" شجرہ ذاہبیہ کا مطلب آپ نے سمجھایا کہ "ذاہبیہ کے معنے ہیں پونچانے والا (پیغام رسانی) یعنی اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ خادم اپنے سلسلہ کے پیران کبار کو پیغام پہنچا رہا ہے اور اپنے مطالب و مقاصد دینی و دنیاوی طلب کر رہا ہے، اگر اس کو شجرہ دعائیہ کہا جاوے تو بجا ہے ؛

Marfat.com

مراقبہ محبت عامہ کی فضیلت

حضورؒ نے فرمایا کہ "مراقبہ محبت عامہ ولایت کبریٰ کا مراقبہ ہے اس سے شرح صدر اور کمال صبر وشکر دوام اور رضا یعنی حکم قضا سے چون وچرا اٹھ جاتی ہے۔ تکلیفات شرعیہ کے قبول میں دلیل کی احتیاج نہیں رہتی حقیقت اسلام واضح ہوجاتی ہے مواعید الٰہی پر یقین واثق ہوجاتا ہے رفع انانیت۔ دید قصور۔ تہذیب۔ اخلاق۔ تزکیہ رزائل مثل حرص بخل حسد۔ کبر وحب جاہ وعجب ہوجاتے ہیں نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے مجال مخالفت وسرکشی نہیں رہتی۔ اس مراقبہ کے سبق کے دوران میں ہر وقت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ کا تصور رکھنا چاہیئے۔

اعتراف گناہ کا درجہ

میرے پیر روشن ضمیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مقصود حقیقی تک پہونچنا بہت آسان اور سب سے بڑا زبر اعتراف گناہ وتقصیر ہے اگر سالک یہ سمجھے کہ میں بیکار ہوں پر تقصیر ہوں بہت ہی ہیچ کارہ ہوں تو بہتر ہے اس سے کہ اس کے دل میں غرور آجاوے کہ آخر میں بھی کچھ ہوں نوافل عبادت کرتا ہوں۔

مراقبہ کمالات نبوت

حضورؒ نے فرمایا کہ مراقبہ مسمی الباطن کے آگے مراقبہ کمالات نبوت ہے اور اس کا فیض ہیئت وحدانی (عنصر خاک) پر آتا ہے اور اس کی نیت اوہ ذات پاک کمالات نبوت ناشی اس مقیں ایہہ ہے۔ فیض اسدی اتے عنصر خاک دے آوندی ہے۔

سالک کی آزمائش

حضورؒ نے فرمایا سالک پر امتحان کا وقت آتا ہے خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر امتحان بھیجکر آزمائش کرتا ہے کہ آیا میرا بندہ امتحان میں کیسا اترتا ہے اور امتحان بھی اسی وقت بھیجتا ہے کہ جب وہ اپنا مقبول ومنظور نظر بناتا ہے پھر آپ نے یہ شعر فرمایا۔ ؎

فرعون را ندادیم ہمہ عمر درد سر　　　زیرا کہ او نداشت سر درد ہائے ما

Marfat.com

جو بھی محبت کے کوچہ میں قدم رکھتا ہے اس پر مصائب ضرور آتے ہیں اور تو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکالیف سے کون مسلمان واقف نہیں۔

سب سے بڑی ریاضت آپؒ نے فرمایا کہ دوسرے سلسلوں میں بڑے بڑے مجاہدات و ریاضات مثلاً اعتکاف، چلّے وغیرہ ہیں مگر ہمارے سلسلہ عالیہ میں سب سے بڑی ریاضت شریعت پر چلنا ہے اور یہ ریاضت بڑی آسان مگر کثیر انوار کی حامل ہے۔ مثال کے طور پر فرمایا کہ نظر نامحرم سے بچنے کے لئے گوشہ نشینی کی بجائے اگر دنیوی کام کاج کرتا پھرتا نامحرم سے بخوف خدا نظر کو بچائے تو یہ بڑا درجہ ہے۔

بے ادبی آپؒ نے فرمایا کہ پیر کی کوئی چیز استعمال کرنا حتیٰ کہ پیر کی قلم سے لکھنا بھی بے ادبی ہے۔

ایمان صدیقی ایک دفعہ معراج شریف کے موقعہ پر جب کہ ختم شریف کے بعد لوگ کھانے میں مشغول تھے اور آپؒ تخت پوش کے اوپر بچھے ہوئے جانماز پر تنہا بیٹھے ہوئے تھے چار پانچ آدمی لاہور کے (مصنف کے ہمراہی) حضور کے پاس جا کر شکایت کرنے لگے کہ فلاں شخص (بابا سید) آپ کی شان میں بے ادبیاں کرتا ہے اخفر بھی پاس جا کر سننے لگا آخر مجھ سے نہ رہا گیا اور ان شکایت کرنے والوں کو مخاطب کر کے کہا کہ خدا تعالیٰ کی قسم تم سب کی بجائے اگر میں اکیلا اس سے ایک بھی بے ادبی کی بات سنتا تو اپنی جان کی ہرگز پرواہ نہ کرتا اور اس کو ایسی نصیحت دیتا کہ وہ ساری عمر بھول کر بھی ایسی حرکت نہ کرتا۔ اصل میں وہ شخص بے ادبی نہیں کرتا بلکہ تم لوگ کر رہے ہو میرے ان جوشیلے الفاظ پر حضور پر نور اتنے خوش ہوئے کہ میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ "یہ ایمان صدیقی ہے"۔ پھر آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ کا واقعہ سنایا یہ واقعہ مجھ کو لفظ بلفظ یاد نہیں رہا اس واسطے نقل نہیں کیا گیا۔

Marfat.com

اسم ذات و نفی اثبات کے اثرات کا فرق

آپؒ سے استفسار کیا گیا کہ اسم ذات اچھا ہے یا نفی اثبات۔ آپ نے فرمایا کہ "دونوں ضروری ہیں فرق صرف یہ ہے کہ بعض آدمیوں میں جذبہ زیادہ ہوتا ہے اور بعض میں سلوک جن میں جذبہ زیادہ ہوتا ہے ان کو اسم ذات فائدہ کرتا ہے اور جس میں سلوک زیادہ ہو اس کو نفی اثبات فایدہ مند ہے۔

حلقہ میں جوش و خروش

ایک آدمی کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ "حلقہ میں جوش و خروش کوئی اچھی چیز نہیں۔

نیک کام میں پیر کی اجازت کی ضرورت نہیں

خاکسار (مصنف) کے ایک عریضہ کے جواب میں آپ نے فرمایا "نیک کام کرنے میں یا برے کام کو چھوڑنے میں شیخ کی اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ جو نیک کام خود بخود کیے جائیں اور بھی مستحسن ہوتے ہیں"

عوام کے روبرو خواص سے گفتگو کا لہجہ

ایک دفعہ اس عاصی روزگار (مصنف) نے ایک بات کے متعلق گذارش کی۔ آپ نے بڑا روکھا جواب دیا تھوڑی دیر کے بعد کاغذ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر دی

"عوام کے روبرو ایسی ہی روکھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ حقیقت میں جیسا کہو ویسا ہی ہوگا۔ سر مو انکار نہیں اور کسی قسم کا عذر نہیں۔ محمد مقبول الرسول بقلم۔"

محبت عامہ

جب اس بدقسمت (مصنف) کو محبت عامہ کا سبق دیا تو ایک کاغذ پر یہ لکھ کر عطا کیا۔ "محبت عامہ (یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ) اوہ ذات پاک محبت عامہ ہے فیض اس دا اُتے اُتلے دائرے لفس دے اوندی ہے اور یہ دائرہ نصف مثل قوس کے ہے اسی پر مراقبہ کیا کرو۔

معمولات پر مداومت

ایک عریضہ کے جواب میں حضور پرنور نے احقر (مصنف) کو فرمایا

Marfat.com

سابقہ معمولات اگر گراں نہ گزریں یعنی بسہولت فرصت نکل آئے تو کرچھوڑا کریں ورنہ اسم ذات ہی فی الحال کافی ہے۔ الحمد للہ کہ طفیل حضرات کرامؒ جمعیت بدستور جاری ہے یہ معمولات یعنی تلاوت۔ اشراق وغیرہ زیادہ نہیں ہیں ان کو کرنا اچھا ہے مگر جو معمول بھی ہو خواہ کم ہی ہو اس پر مداومت کرنا ضروری ہے"

خاموش رہنے کی ہدایت

ایک شخص محفل مبارک میں زیادہ دیر تک باتیں کرتا رہا حتیٰ کہ اس کی طول کلامی آپ کو گراں گزری اور آپنے فرمایا!

مَنْ صَمَتَ سَلِمَ وَ مَنْ سَلِمَ نَجیٰ (ترجمہ) جس نے خاموشی اختیار کی وہ سلامت رہا اور جو سلامت رہا اس نے نجات پائی

اولیاء کرام کی صفت

ایک دفعہ آپ نے خاکسار (مصنف) کو یہ شعر لکھ کر دیا۔

کیف مد الظل نقش اولیا ست — کو دلیل نور خورشید خدا ست

اندریں وادی مرو بے ایں دلیل — لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن گو چوں خلیل

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی فضیلت

۱۲ ذی الحجہ ۴۶ھ کو آپ نے یہ شعر لکھ کر دیا۔

غلام نقشبنداں شو اگر دنیا و دیں خواہی — سگ درگاہ مجدد شو اگر حق الیقین خواہی

مراقبہ میں اونگھ آنا

۱۱ نومبر ۱۹۲۶ء کو یہ غلام حاضر محفل تھا مراقبہ میں اونگھ بہت آتی تھی۔ بعد فراغت سوال کیا کہ مراقبہ میں اونگھ آنی کیا معنے رکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا" اچھی ہوتی ہے"

بزرگوں کے مزار پر فاتحہ کا طریقہ

ایک مرتبہ سرکار پر انوار اس غلام (مصنف) کو اپنے ہمراہ سرہند ارجمند لے گئے۔ احقر نے سوال کیا حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر مراقبہ سے پہلے کیا پڑھوں۔ آپ نے فرمایا!

"بطور فاتحہ وغیرہ معمول طریقہ صحیح" یعنی ۲۵ بار استغفار ۲ بار الحمد شریف تین بار قل شریف

Marfat.com

پڑھ کر اس کا ثواب پہونچانا۔

مراقبہ مزار مبارک کے قریب کرنا چاہیئے

سرہند شریف میں روضہ مقدسہ سے تھوڑی دور آپ کی رہائش کا کمرہ تھا۔ فدوی بھی حاضر خدمت تھا۔ عرض کیا کہ کیا یہاں بیٹھے ہوئے بھی مراقبہ وغیرہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا "وہاں"

حصول فیض کیلئے وضو لازمی ہے

خاکسار (مصنف) نے سوال کیا کہ کیا بے وضو بھی فیض آتا ہے یا نہیں یعنی مزار مبارک پر بے وضو بھی بیٹھ سکتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا "وضو لازمی ہے ہاں اگر مجبوری ہو تو پھر ویسے ہی بیٹھ جاؤ۔"

نذرانہ

حضور پرنور نے سرہند شریف کے سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا تو اس غلام نے پوچھا کہ میں کس قدر نذرانہ دوں فرمایا "جس قدر اپنی مرضی ایک روپیہ سے کم نہ ہو زائد جو ہو"

مرض اٹھرا کا عمل

۳۰ مارچ کو اس خاکسار نے ایک عریضہ میں کسی پیر بھائی کی عورت کے لئے اٹھرا کا تعویذ بذریعہ پوسٹ طلب کیا۔

آپ فرماتے ہیں "تعویذ اٹھرا ارسال ہے بازو دئے چپ سے باندھیں اور اجازت بھی ہے۔" تعویذ حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۴	ع	ع	س	ص	و
۲	و	ل	م	۲	ي

Marfat.com

بیماری اور وصال

حضرت قبلہ سیدی و مرشدی کے حالات مرض تو بہت ہی طویل ہیں اور آپ نے اس مرض سے بہت تکلیف اٹھائی مگر میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ کچھ معمولی حالات سپرد قلم کرتا ہوں۔ حضور پر نور رحمتہ اللہ علیہ آخر اکتوبر ۱۹۴۸ء میں نامعلوم طور پر بیمار ہو گئے۔ شروع شروع میں تو آپ نے بڑے ہی صبر سے کام لیا حتیٰ کہ کسی کو نہ خود ہی تکلیف جتلائی اور نہ ہی دیکھنے والے آپ کو بیمار خیال کرتے تھے۔ آخر جب مرض نے زور کیا تو مقامی حکماء سے علاج شروع کیا۔ پھر دور دور کے اطباء اور ڈاکٹروں سے مشورے لیئے گئے مگر کسی کو مرض کی اصلیت معلوم نہ ہوتی تھی۔ بڑے بڑے قیمتی نسخے بنا بنا کر استعمال کرائے گئے۔ لیکن

ع مریضِ عشق پر رحمت خدا کی   مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کسی نے کہا کہ پیٹ میں ہوا ہے کسی نے ضعف جگر تشخیص کیا۔ پرائیویٹ ڈاکٹروں سول سرجنوں نے کہا کہ پیٹ میں پانی ہے۔ آخر منکب انبوبی (پانی نکالنے کا سوا) چھوٹے سے لیکر بڑے سے بڑا لگایا گیا مگر بوند بوند پانی کے سوا اور کچھ خارج نہ ہوا۔ معالج بھی حیران تھے اور گھر والے معہ خادموں کے بھی بے قرار۔ آخر الامر متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ میو ہسپتال لاہور لے جانا چاہیئے۔ چنانچہ ۹ فروری ۱۹۴۹ء رات کے بارہ بجے آپ میو ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ۱۰ فروری صبح کو حضور کا خون۔ پیشاب ٹیسٹ کیا گیا اور علاج شروع ہوا۔ دوائیاں کھلائی جا رہی تھیں۔ انجکشن کئے جا رہے تھے سرکاری ڈاکٹروں کے علاوہ پرائیویٹ ڈاکٹر آ کر حضور کی حالت دیکھتے تھے اور حیران و ششدر رہ جاتے تھے۔ منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو قریباً تین بجے بیقراری اور

Marfat.com

بے چینی بہت بڑھ گئی، بدھ وار صبح کو انچارج ہسپتال آئے انہوں نے ٹیکہ کیا دوا پلائی اور زردی بیضہ کی غذا بتائی حضور پر نور نے بڑی کوشش کے بعد صرف ایک زردی تناول فرمائی اور یہی آخری غذا تھی جو قبلہ و کعبہ نے اس دنیا سے کھائی۔ ایک بجے سب ڈاکٹروں نے میٹنگ کی اور پھر معائنہ کیا جسم کے بعض حصص میں بہت سے ٹیکے لگائے۔ پیشاب خارج کیا مگر بے قراری و اضطراب پہلے سے بھی بڑھ گئی ۲ بجے آپ بیہوش ہو گئے غلاموں نے سمجھا کہ آرام ہے۔ عصر تک جب ہوش نہ آیا تو فکر دامن گیر ہوا ڈاکٹروں کو بلایا انہوں نے کہا کہ آپ بیہوش ہیں۔ آکسیجن گیس لگائی گئی مگر آپ ہوش میں نہ آئے بلکہ سانس خراٹے دار آنے لگا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایسی بیہوشی کی حالت میں بھی آپ کے منہ سے اسم ذات (اللہ اللہ) کی آواز صاف سنائی دیتی تھی اس پر ڈاکٹر اور بھی حیران ہوتے تھے۔ سحری کے وقت حضور کی حالت اور بھی بدل گئی۔ مولوی محمد معصوم صاحب کھڑے ہو کر سورۃ یٰسین پڑھنے لگے چند منٹ کے بعد وہ آفتاب ولایت جس کی نورانی شعاعیں دور دور تک پہنچتی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا یعنی آپ دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے فیضان رحمت کا چشمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مقبول خود تو اپنے آقا و مولا کے دربار میں پہنچ گئے اور ہم بدقسمتوں کو ہمیشہ کے لئے رونے کے واسطے پیچھے چھوڑ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

تجہیز و تکفین

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے واصل باللہ ہونے کے بعد خان عبدالحمید صاحب بٹ کی وساطت سے گاڑی کا بندوبست کیا گیا یہ بڑے مخلص آدمی ہیں انہوں نے گاڑی ریزرو کرانے میں بہت کوشش کی فجزاہ اللہ خیرا لجزاء۔ قبلہ عالم کو ہسپتال میں ہی ۱۰ بجے کے وقت غسل دیا گیا غسل مولوی محمد معصوم صاحب نے دیا۔ دوسرے

Marfat.com

خادم بھی شریک ہوئے۔ صندوق میں روئی بچھا کر حضور کو کفن پہنا کر صندوق میں رکھ دیا گیا۔ جیپ کار منگوائی گئی جس میں حضور کو سوار کرا کر ریلوے سٹیشن پر لایا گیا۔ زیارت کرنے والوں کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا جس میں مرد، عورتیں سب شامل تھے۔ صندوق گاڑی میں رکھ کر تختہ اتار لیا گیا۔ سب نے اس ولی اللہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ڈبہ نارتھ انڈس کے ساتھ لگایا گیا اور تقریباً دن کے ساڑھے بارہ بجے گاڑی لاہور سے روانہ ہوئی خوشاب کے راستے صبح کے پانچ بجے گاڑی للہ شریف کے سٹیشن پر پہونچ گئی۔ قبل ازیں للہ شریف وفات کا تار پہونچ چکا تھا۔ تار پہونچتے ہی للہ شریف کے تینوں شہروں میں کہرام مچ گیا مغرب کے وقت سے ہی سب لوگ دولت کدہ پر جمع ہو گئے۔ ساری رات کسی بشر کو نیند نہ آئی بلکہ بیقراری سے گاڑی کی آمد کا انتظار کرتے تھے۔ نصف شب سے ہی خلقت سٹیشن پر جمع ہونے لگی۔ سحری کے وقت پانچ بجے صبح جب گاڑی سٹیشن پر پہونچی تو پلیٹ فارم اور سٹیشن کے اردگرد کا تمام حصہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا کہیں تل دھرنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ آہ و بکا کی گونج آسمان تک پہونچ رہی تھی۔ رونے کا اتنا شور تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ صندوق گاڑی سے اتار لیا گیا۔ چونکہ ابھی اندھیرا تھا اور ہجوم بھی بہت تھا۔ اس وجہ سے سٹیشن پر کسی کو زیارت کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ گھر پہونچ کر حضور پر نور کا صندوق شیش محل کے سامنے صحن میں چارپائی پر رکھا گیا۔ پردہ دار مستورات زیارت کرنے لگیں۔ تمام مرد باہر چلے گئے۔ ایک گھنٹہ کے قریب صندوق وہاں رکھا رہا اس تھوڑے سے عرصہ میں عورتوں کا اتنا ہجوم ہو گیا کہ چھت نہ گرنے کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ اس لئے صندوق باہر نئے مکانوں میں کھلی جگہ رکھا گیا۔ ایک طرف سے مرد اور دوسری جانب سے عورتیں زیارت کر رہی تھیں۔ تمام شہر للہ شریف میں ہڑتال تھی کسی نے کوئی دوکان نہ کھولی۔ تمام کاروباری لوگوں نے کام بند کر دیئے۔ جا بجا لوگ افسوس کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔ مرید نیم بسمل کی طرح تڑپ

Marfat.com

رہے تھے۔ جہاں خبر پہنچی مرد و زن کام چھوڑ کر بیقراری کے عالم میں دوڑے آرہے تھے
دنیا اندھیر نظر آتی تھی۔ ادھر آسمان پر بادل غمگین و پریشان پھر رہے تھے سورج بھی
زیارت کے لیئے بے تاب تھا مگر بادل خود زیارت کا شرف حاصل کر رہے تھے اور
سورج کو اجازت نہیں دیتے تھے۔ آخر ایک دو مرتبہ سورج نے بھی آنکھ بچا کر زیارت
کر ہی لی۔ سارا دن لوگ زیارت کرتے تھے ظہر کے بعد صندوق جنازہ کے لیئے اٹھایا گیا۔
خانقاہ معلی سے شمال کی جانب وسیع میدان میں رکھا گیا جہاں نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ
محمد عمر صاحب بیربل شریف والوں نے پڑھائی ایک صف میں تقریباً پانچسو آدمی تھے اور
تقریباً ۲۰ صفیں تھیں گویا ۱۰ ہزار کے قریب لوگ نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ للہ
شریف کے لوگوں کا بیان ہے کہ اس علاقہ میں اس سے پہلے کسی کے جنازہ میں اتنی
مخلوق جمع نہیں ہوئی۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت خامس صاحبزادہ حافظ محمد مطلوب الرسول
صاحب کو دستار بندی کرائی گئی۔ دستار بندی میں حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب۔ حضرت
محبوب الرسول صاحب۔ حضرت مفتی عطا محمد صاحب شامل تھے۔ اس کے بعد حضرت
خامس صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب کی سجادہ نشینی کا اعلان کیا گیا اور صندوق جنازہ
گاہ سے اٹھایا گیا۔ تمام مخلوق روتی ہوئی جنازہ کے ساتھ خانقاہ معلی کی طرف آرہی تھی
اور آخری دیدار کے لیئے بیقرار تھی۔ اس لیئے صندوق خانقاہ شریف سے باہر اتارا گیا
اور لوگ زیارت کرتے رہے۔ آخر عصر کے وقت حضور پرنور کو مرقد اطہر میں بمعہ صندوق
اتارا گیا اور وہ آفتاب عالمتاب ہمیشہ کے لیئے دنیا فانی سے اوجھل ہو گیا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

۲۷ فروری ۱۹۷۹ء ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ ہجری سوموار کا دن تھا۔

یہ ایک ایسا جانکاہ حادثہ ہے جس کا خیال آتے ہی دماغ معطل اور اعصاب بے حس
ہو جاتے ہیں اطراف پر فالج گرنے لگتا ہے ہر قسم کی خوشیاں کافور ہو جاتی ہیں عقل حیران

Marfat.com

اور طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تلخ ذکر سے دم گھٹ کر موت کی تلخی کا مزہ چکھنا پڑے گا جو اس پراگندہ ہو کر دیوانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس دیوانگی کی حالت میں دل یہی چاہتا ہے کہ بھاگ کر اس جہان میں پہنچ جاؤں جہاں حضور پر نور رہتے ہیں اور ان ہی کی صحبت میں رہ کر جان نثار کر دوں تاکہ ہجر و فراق کے اس دوامی عذاب سے نجات حاصل ہو جائے۔ مگر آہ یہ آرزو تا زندگی آرزو ہی کی شکل میں رہے گی اور حیات دنیوی اسی حالت میں ہی گذارنی پڑے گی۔ اگر حضور کے غلام اس دنیوی زندگی کی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور الیٰ حین کے سنگین حلقہ میں مقید اور بے بس نہ ہوتے تو کبھی کے اپنے آپ کو خوشی سے موت کے گھاٹ اتار کر اپنے محبوب و مقبول پیر کی خدمت میں پہنچ گئے ہوتے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو گیا ہے ...... اور کیا ہو رہا ہے۔ اے دستگیر بے کساں اے ہادیِ غلاماں۔ اے میرے قبلہ و کعبہ میں آپ کی کچھ خدمت نہ کر سکا اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ آپ نے میرے پاس بہت مختصر سا قیام فرمانا ہے۔ تو میں دنیا کے سب دھندے چھوڑ کر ہر وقت آپ کی خدمت مبارک میں ہی رہتا اور آپ کے قدموں پر اپنی گناہ آلودہ پیشانی رگڑ رگڑ کر اس کو رب العزت کے دربار میں جھکانے کے قابل بنا لیتا آپ کے بعد میرا اس دنیا میں ہاتھ پکڑ کر اندھیری رات میں دشوار گذار راستہ طے کرانے والا کوئی نہیں کہاں جاؤں کس کے آگے دستِ سوال دراز کروں۔ ایسا کوئی مشفق نظر نہیں آتا جو مجھ کو مقصود حقیقی تک پہونچانے کی خاطر اپنا آرام چھوڑ دے یا حضرت میرا کوئی پرسان حال نہیں مجھ کو اکیلا دیکھ کر دشمنوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ خدا کی قسم جب آپ کبھی عنصری میرے پاس تھے تو شیطان بھی حملہ نہیں کرتا تھا۔ نفس سرکشی چھوڑ چکا تھا۔ خدا کی مخلوق بھی محبت کرتی تھی اب شیطان کے لئے بھی میدان خالی ہے۔ نفس کو شرارتوں سے مزاحمت کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا تو وہ بھی گذشتہ بدلے لیتا ہے

Marfat.com

لوگ بھی تکلیفیں پونچانے میں پوری قوت صرف کر رہے ہیں۔ اب میرا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ اللہ کے واسطے میری دستگیری فرمایئے۔ آپ نے تھوڑے ہی دنوں میں اس ناکارہ کو اپنے غلاموں میں کھڑا ہونے کے قابل بنا دیا تھا۔ آپ نے اس شرمندہ احسان پر بے حد فیض کئے۔ ہر مشکل کے وقت میری دستگیری کی ہر سختی میں میری مدد فرمائی جب میں چلتے چلتے راستہ بھول جاتا تھا تو آپ شفیق باپ کی طرح میری انگلی پکڑ کر راہ پر ڈال دیتے تھے لیکن باوجود ایں ہمہ میں نے آپ کی کچھ قدر نہ کی اچھا "رضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ" آپ اس ہدیہ ناچیز (کتاب) کو قبول فرمائیں گو یہ کاغذی کھلونا لائق شایان شاہانہ نہیں مگر خلوص اور محبت کی سیاہی کے دھبے ضرور اس پر پڑے ہوئے ہیں امید ہے کہ مثل سابق نہایت فیاضی اور دریا دلی سے اس کو خزانہ شاہی میں داخل فرمالیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ اے میرے محسن و مربی اس غلام کی طرف سے ہزار ہزار مؤدبانہ سلام قبول ہوں۔

Marfat.com

مدح پیر

اے خواجہ تیرے عشق نے دیوانہ کر دیا
اے ساقی تیرے جام نے مستانہ کر دیا
کتنی ہے تیری شفقت مجھ سے بیگانے پر
اک ہی نظر سے تو نے یگانہ کر دیا
رحمت کا نہیں اندازہ کیسا سخی ہے ساقی
آتے ہی تو نے میرا پیمانہ بھر دیا
کیسی نظر ہے تجھ پہ سرہند والے کی
سارا حوالے تیرے میخانہ کر دیا
کرنے کو پیش تیرے کچھ نہیں ہے پاس میرے
دل میں نے اپنا تیرا نذرانہ کر دیا
حقیقت شریف کچھ نہیں ایسی کتاب کی
بخشش کا تیری اس نے اک بہانہ کر دیا

Marfat.com

ضمیمہ

از حضرت صاحبزادہ محمد مقصود الرسول صاحب للٰہی فرزند ثانی حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا

صفحات اولین میں لکھا جاچکا ہے کہ اولاد کی تربیت جن حالات میں والدین کرتے ہیں ان حالات سے اولاد ہی خوب واقف ہوتی ہے دوسرے اگر کسی برگزیدہ انسان کے صحیح حالات معلوم کرنے ہوں تو گھر والوں سے کیا چاہیئے جیسے کسی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت رسول کریم فداہ روحی وجسدی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو آپؓ نے نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تو چلتے پھرتے قرآن ہیں لہٰذا ان اسباب کے پیش نظر یہ تکلیف حضرت صاحبزادہ صاحب کو دی گئی۔ صاحب موصوف نے کمال مہربانی سے میری اس درخواست کو قبول فرماتے ہوئے جو کچھ سپرد قرطاس کیا وہ بصد شکریہ بغیر قطع وبرید کے شائع کیا گیا ہے امید ہے کہ قارئین صحیح حالات وپند ونصائح کے علاوہ صاحبزادہ صاحب کے علمی کمال سے بھی محظوظ ہوں گے۔ (محمد شریف عفی اللہ عنہ)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قارئین یہ سوال کہ حضور کن کن صلاحیتوں کو اپنے اندر چھپائے ہوئے تھے ایک ایسا معمہ ہے کہ جس کو حضور کا آشنا ترین اور آپ کے متعلق کافی علم و درک رکھنے والا انسان بھی حل کرنے سے قاصر رہے گا چہ جائیکہ ایک کم سن قلم ہاتھ میں اٹھائے خامہ فرسائی

Marfat.com

کرنے لگے رچنانچہ معذرت خواہ ہوں کہ اگر کسی قسم کی (علمی یا قلمی) لغزش سرزد ہو جائے تو معاف فرما دیں گے۔ (محمد مقصود الرسول)

تربیت

حضور پرنور کا خیال ہماری تربیت کی طرف بہت زیادہ تھا ہر ایک اور چھوٹے چھوٹے معاملہ میں بھی حضور پند و نصائح فرماتے اخلاق کا خاص طور پر خیال فرماتے اگر آپ چند باتیں ہمارے متعلق ایسی سنتے یا دیکھتے جو بلند اخلاق سے بعید ہوں تو سرزنش کرتے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ برادرم عزیزم محمد عصمت اللہ اور راقم نے انگور چوری کھا لئے چنانچہ جب آپ کو پتہ چلا تو ہم دونوں کو بنگلہ میں طلب فرمایا اور دس منٹ تک تنبیہاً کان پکڑوائے بعد ازاں چوری کے متعلق فرمایا کہ تمہیں ہرگز زیب نہیں دیتا کہ اجازت کے بغیر کوئی چیز ہضم کر جاؤ ضرورت پر اجازت لینی ضروری ہے اور ہر وہ چیز جو کہ نقصان دہ نہ ہو اس کی اجازت ضرور مل جائے گی۔

برادرم محترم جب بنیادی حصہ تعلیم للہ شریف میں ختم کر چکے اور آئندہ[1] آپ نے شروع شروع میں اس مشورہ کو اس لئے قابل قبول نہ سمجھا کہ مدرسہ میں عام طلباء سے واسطہ ضرور پڑے اور ان حضرات کی مجلس کچھ منفعت بخش ثابت نہیں ہو سکتی نیز اخلاق پر گندی مجلس کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تجربہ کے لحاظ سے مفید بھی مگر ضرر رساں زیادہ اور نفع بخش کم (اس حقیقت کو صرف وہ ہی حضرات سمجھ سکیں گے جنہوں نے اس مجلس میں چند ایام زندگی بسر کئے ہوں) کافی غور و خوض کے بعد آپ نے برادر محترم کو بھیرہ جانے اور اسباق جاری رکھنے کی اجازت دے تو دی مگر ساتھ ہی یہ تاکید فرمائی کہ وہ لوگ جو کہ اپنے مقصد اصلی کو بھول کر لہو و لعب میں مشغول ہوں اور نہ صرف اپنے بلکہ دوسروں کے اخلاق بگاڑ رہے ہوں، ان کی صحبت زہر قاتل ہے اور

[1] اسباق جاری رکھنے کے لئے کوئی جید عالم نہ مل سکا تو چند مخلصین نے سلسلہ تعلیم بھیرہ میں جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔

Marfat.com

ان سے پرہیز کرنا پڑے، دلیس میں تمہارا اہم فرض ہے۔

کافی عرصہ ہوا کہ راقم کی زبان پر چند ایسے اشعار چڑھ آئے کہ جن کو سنجیدگی کے ساتھ پڑھا نہیں جا سکتا مجھے اپنی کم سنی کی وجہ سے اتنا علم نہ تھا عادت جو تھی ایک دفعہ حضور کے سامنے ایک شعر پڑھ ڈالا آپ بھی سن گئے۔ فوراً آپ کے چہرہ میں تغیر رونما ہوا اور دریافت فرمایا کہ کیا پڑھ رہے ہو۔ اتنے میں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا سہم سا گیا اور لب پر مہر سکوت لگائے خاموش بیٹھا رہا۔ آپ نے دوبارہ استفسار کیا میں نے پھر خاموشی کو ہی اپنا جواب بنایا بالآخر حضور نے فرمایا کہ میں آئندہ ہرگز یہ چیز سننا نہیں چاہتا اور سخت سرزنش کی اور اس پر ختم نہیں بلکہ استاد محترم کو تلقین کر دی کہ ایسے لغویات سے بچوں کو منع کرنا تمہاری ذمہ داری میں داخل ہے اور حکم عدولی پر مجھے اطلاع کرو۔ اس سے یہ اندازہ لگانا کہ حضور کو اخلاق سنوارنے کا کس حد تک خیال تھا کوئی زیادہ مشکل نہیں حالانکہ وہ اشعار کچھ گرے ہوئے نہیں تھے مگر آپ نے اتنا بھی گوارا نہ فرمایا آپ ہمیشہ اس اصول پر کاربند رہتے۔

سرچشمہ شاید گرفتن بہ بیل ۔۔۔ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

برادر عزیزم محمد صبغتہ اللہ صاحب نے ایک دفعہ حضور پر نور کی والدہ ماجدہ مکرمہ صاحبہ کو مودب نام سے نہ پکارا اس وقت آپ خاموش ہو گئے اور فوراً نیچے تشریف لائے کسی خادم کے ذریعہ محمد صبغتہ اللہ صاحب کو حاضر ہونے کے لئے فرما بھیجا چنانچہ ان کی حاضری پر آپ نے گذشتہ واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بزرگوں کا ادب تم پر لازم ہے اور میں اسی حالت میں تم پر خوش رہ سکتا ہوں کہ تم اپنے بزرگوں کے حق میں نہایت مودب ہونے کا ثبوت دو بے ادب لوگ زندگی کے کسی مرحلہ میں بھی کامیاب و کامران نہیں ہو سکتے۔ زندگی کے اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے پہلے ادب تعظیم کی عادت ڈالنا ضروری ہے

Marfat.com

حضور عجز و انکساری کو بہت زیادہ پسند کرتے۔ آپ کی منکسر المزاجی کا ذکر کرنا اس لئے ضروری نہیں کہ باقی کتاب میں اس کا مفصل ذکر کیا گیا ہوگا۔ یہاں صرف یہ بتانا ضروری ہے کہ اپنی ذات کے علاوہ آپ خود ہمیں کس قدر تلقین فرماتے تھے۔ ایک دفعہ لکہ شریف میں ہی ایک مرید نے دعوت پکائی اور کافی منت و سماجت کے بعد آپ کو تشریف لیجانے پر رضا مند کیا۔ اس دعوت میں راقم الحروف بھی شامل تھا۔ تقریباً سب درویش دعوت میں موجود تھے جب دعائے اختتام ہوئی لوگ اٹھے۔ اس افراتفری میں ایک حافظ نابینا کے جوتے ان کی محدود حد تلاش سے باہر تھے انہیں بے بس و بیچارہ پا کر محمد صبغتہ اللہ صاحب نے جوتوں کو ہاتھ میں اٹھا کر موصوف کے سامنے رکھدیا۔ حافظ صاحب نے کافی ممنونی کا اظہار کیا۔ مگر یہ سب واقعہ حضور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ آپ نے گھر پہنچکر محمد صبغتہ اللہ صاحب کو شاباش کہی اور فرمایا کہ میں خوش ہوں کہ تم نے ایک محتاج انسان کی بر وقت امداد کی نیک و فرمانبردار بچے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں آج تمہیں ایک منکسر المزاج بیٹا پاکر مجھ کو نہایت خوشی نصیب ہوئی اس طریقہ پر آپ گاہ لگاہ بڑی دل پسند اور نہایت موثر نصیحتیں فرمایا کرتے تھے جو کہ عجز اور انکساری کے دلنشین پیغام سے بھرپور ہوتیں۔

آپ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

بنی آدم سرشت از خاک دانند ‏ ‏ ‏ ‏ اگر خاکی نہ باشد آدمی نیست

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضور کی طبع بلند میں خلوص کی انتہا پائی جاتی تھی اور خصوصاً اپنے مخلص عقیدت مندوں کیلئے تو حضور ان سے بھی زیادہ با اخلاص تھے صرف خود ہی نہیں بلکہ آپ ہمیں بھی ہمیشہ یہی نصیحت فرماتے کہ مخلوق خدا کے ساتھ نہایت خلوص سے پیش آؤ۔ خاص کر وہ لوگ جو تمہارے لئے اپنے اندر خلوص رکھتے ہوں۔

آپ کو ہماری سوسائٹی اور مجلس کا بہت زیادہ خیال ہوتا تھا بعض ایسے شخص مثال کے طور پیش کئے جا سکتے ہیں مگر چنداں ضرورت نہیں آپ ہر ایک شخص کا نفسیاتی جائزہ لیتے

Marfat.com

اور بعد ازاں خطرناک یا نقصان دہ (اخلاقی طور پر) لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے سختی سے منع فرماتے بعض اوقات اساتذہ کی ڈیوٹی ہوتی تھی کہ وہ ایسی گندی مجلس سے روکیں اور کڑی نگرانی کریں، آپ فرماتے تھے انسان اپنی مجلس سے پہچانا جاتا ہے اور جس قسم کی مجلس اختیار کی جائے اس کا اثر طبیعت پر ضرور پڑتا ہے۔

ع صحبت طالع ترا طالع کند صحبت صالح ترا صالح کند

جب راقم تعلیم کو جاری رکھنے کیلئے خوشاب روانہ ہونے لگا تو آپ نے مجھے علیحدگی میں طلب فرمایا چونکہ یہ پہلا موقعہ تھا جب کہ میں گھر سے باہر تعلیمی سلسلہ کیلئے جا رہا تھا۔ آپ نسلی و تشفی کے ابتدائی جملات کے بعد فرمانے لگے کہ غور سے سنو میں تمہیں زندگی کے اعلیٰ اصول بتلا رہا ہوں (۱) یہ کہ نظر بد سے اجتناب کرو اس گناہ کے ارتکاب سے دلوں کی نورانیت ختم ہو جاتی ہے۔ قلوب پر ظلمت کے بادل چھا جاتے ہیں انسان پراگندہ خیالات کے سوا اپنے اندر کچھ بھی نہیں پاتا (۲) نیک نیتی ہر مشکل کام کے لئے کلید کامرانی ہے آپ نے فرمایا جب کبھی کسی کام کا ارادہ نیک نیتی سے کرو گے ذات اقدس خود اس میں مدد فرمائیگی تم اپنے آپ کو قطعاً تکلیف میں نہ پاؤ گے ہر کام میں امداد غیبی ہوگی (۳) عجز و انکساری (جو کہ حضورؐ کی عادات عالیہ میں سب سے اہم تھی) آپ نے فرمایا کہ متکبر اور مغرور انسان دنیا میں بہت کم لوگوں کو خوش کر سکتا ہے۔ حالانکہ مخلوق خدا کے دلوں کو مسرور کرنا انسانیت کا اہم ترین فرض ہے۔ بقول مولانا رومؒ ؎ دل بدست آور کہ حج اکبر است از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

ساتھ ہی تواضع کی بھی مثنیں ہیں ؎ تواضع ز گردن فرازاں نکوست گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

برادر محترم راقم برادر عزیزم محمد صبغۃ اللہ اور رحمۃ اللہ سب حاضر تھے لیکن ہماری روش کچھ سنجیدہ نہ تھی۔ اس پر آپ نے ہمیں بڑوں کی مجلس میں نہایت سنجیدگی اور سلیقہ سے بیٹھنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ جب کبھی کسی بزرگ دین کی مجلس میں حاضر ہو ہمیشہ دو زانو بیٹھو۔ تعظیم و قرینہ بزرگان دین کے مجالس کی پہلی شرائط میں سے ہیں ان پر عمل پیرا

Marfat.com

ہونے کے بعد ہی مولانا رومیؒ کا یہ شعر صادق آتا ہے۔ ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

تعلیم

حضور پرنور کا ذاتی رجحان تعلیم کی طرف کافی سے زیادہ تھا آپ علما اور حفاظ کے صحیح معنوں میں قدرداں تھے۔ مختلف موضوعات پر کتابیں دیکھنے کا خود حضور کو بہت شوق تھا۔ آپ فرماتے تعلیم کے بغیر انسان کی حقیقی صلاحیتیں اجاگر نہیں ہو سکتیں بے علم زندگی میں کوئی راہِ عمل نہیں قائم کر سکتا۔ ؎ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

جب برادرِ محترم حضرت سجادہ نشین قرآن حکیم حفظ کر چکے تو آپ نے مولانا رشید احمد مرحوم کو اسباق کتب دنیوی شروع کرنے کو کہا۔ استاد صاحب کے کل اخراجات کا خود ذمہ اٹھایا۔ دریں اثنا وقتی تقاضوں کے مطابق مختلف اساتذہ تبدیل ہوتے رہے اور تعلیم میں یکسوئی پیدا نہ ہو سکی مگر آپ نے یہ کبھی سوچا تک نہیں تھا کہ سلسلہ تعلیم کو ختم کر دینا چاہیئے بلکہ آپ نے ہر عالم کو معقول معاوضہ پر بہ خدمت پیش کی تعلیم دنیوی کی تکمیل گھر میں کافی مشکل تھی۔ چنانچہ آپ نے چند اہل الرائے سے مشورہ کر کے برادرِ محترم کو بھیرہ بھیجدیا آپ کی انتہائی خواہش تھی کہ محترم کو اپنی زندگی میں ایک مکمل عالم دیکھیں اور اپنی دلی دیرینہ امید جو کہ حضور نے اپنے عزیز ترین اور فرمانبردار بیٹے سے وابستہ کر رکھی تھی اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھیں۔ مگر . . . .

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

حضور کا کوئی قدم بغیر کسی اہم وجہ کے نہ ہوتا اگر شروع شروع میں چند نفوس اعتراض بھی کرتے تو اس کا پس منظر معلوم ہونے پر بالکل مطمئن ہو جاتے۔ پہلے پہل راقم نے بھی قرآن حکیم حفظ کرنا شروع کیا مگر کافی مدت کے بعد جب کوئی نمایاں کامیابی نہ ہوئی

Marfat.com

تو آپکو اس چیز کا شدت سے احساس ہوا۔ اوائل عمر کو ضائع جاتے دیکھ کر آپ نے
سکول میں داخل کرا دیا۔ مجھے اپنے قریبی ساتھیوں سے جدا ہونے اور اپنی محبوب درسگاہ
کے چھوٹ جانے سے دلی کوفت ہوئی اور کافی مدت تک بضد رہا کہ مجھے پھر وہی تعلیم دی
جائے مگر آپ میری طبیعت کا پورے طور پر جائزہ لے چکے تھے اسلئے ایسے موقعوں پر
آپ تسلی دیتے اور فرماتے کہ تم قرآن حکیم بھی پڑھو گے اور ضرور پڑھو گے مگر فی الحال یہاں
محنت سے کام کرو۔ آپ نے ایک منشی صاحب مرحوم کو میری تعلیمی سرپرستی کے لئے اپنے
پاس رکھا جن کا اثر یہ ہوا کہ میرے دل کے تمام توہمات اور گوناگوں خیالات منشی صاحب
کی انتھک اور شبانہ روز محنت سے بالکل کافور ہو گئے۔ میں اپنی تعلیم میں مکمل طور پر دلچسپی
لینے لگ گیا جب منشی صاحب موصوف رخصت ہوئے تو حضور نے مجھے ایک خلیق اور
مخلص استاد کے سپرد کیا جن کا اور میرا ساتھ تقریباً جماعت دہم تک رہا۔ میری تعلیمی
اساس استاد صاحب موصوف نے ہی رکھی۔ علم سے صحیح طور پر روشناس کر دیا۔ میں انکی
طالب العلمی کے زمانہ کو ایک خوشگوار ماضی کی حیثیت سے یاد کرتا رہوں گا لیکن ذرا غور
سے دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ یہ نظر انتخاب حضور کی ہی تھی اور آپ نے ہی میری طبیعت کے
موافق زمام تعلیم ایک قابل استاذ کے ہاتھ میں دی۔ حضور نے استاد موصوف کو تنبیہہ
کر دی تھی کہ مجھے نہایت محنت سے کام کرائیں۔ مدرسہ میں چونکہ فارسی اور اردو وغیرہ
کا معیار کافی پست تھا۔ اس لئے آپ نے محترم استاد صاحب کو گلستان اور بوستان
پڑھانے کیلئے فرمایا۔ آپ کی تعلیمی دلچسپی کا صحیح اندازہ آگے آنے والے حقائق سے
لگایا جا سکے گا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک دفعہ مولنا محمد حبیب صاحب ازدی کے ساتھ
آپ بذات خود سکول میں تشریف لے گئے اور ہیڈ ماسٹر سے راقم کی تعلیم کے متعلق بات
چیت فرماتے رہے یہ شاید پہلا واقعہ ہے کہ آپ شہر میں بنفس نفیس تشریف لے گئے
ہوں خلاف معمول عمل کے ظہور پذیر ہونے کے لئے اہم پس منظر کی ضرورت ہوتی

Marfat.com

ہے چنانچہ آپ سمے دل میں کوئی جذبہ موجزن تھا ہی جس نے آپکو خلاف معمول کام پر مجبور کیا

برادرم عزیز محمد صبغۃ اللہ صاحب کی طبیعت ذرا بچکانہ بھتی اور کھیل کود میں کافی دلچسپی بھتی اور خاص کر قرآن کریم کی درمیانی منزل پر کچھ اس قسم کے حالات رونما ہوئے کہ محمد صبغۃ اللہ اور محمد حجۃ اللہ کا حافظ ہوجانا ایک ناممکن امر بن کر رہ گیا لیکن آپ انہیں بہت پیار اور محبت سے سمجھاتے پھر انکے دلوں کے اندر ولولہ سا پیدا ہوتا اور حفظ قرآن پاک میں کافی انہماک سے کام لیتے ۔ چنانچہ آپ کا عزم مصمم اور محبت بھری نصیحتیں آخر بار آور ثابت ہوئیں اور متعدد لوگوں کی توقعات کے خلاف دونوں عزیز حفاظ کی صف میں شامل ہوگئے ۔

جب راقم الحروف جماعت ہشتم کے امتحان سے فراغت حاصل کر چکا تو آپ نے خوشاب میں تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے حکم فرمایا اس وقت میرے لئے باہر رہنے کا تصور بھی خوفناک تھا اگرچہ انکار نہ کر سکا مگر آپ نے فوراً میری بیدلی کو محسوس کیا اور فرمایا حصول تعلیم آسان نہیں اور اسے حاصل کرنے کیلئے اگر دربدر کی خاک چھاننی پڑے تو بھی مہنگی نہیں ہوگی یہاں آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مثال پیش کی اور فرمایا کہ جس مصیبت اور تکلیف سے حضرت اعلیٰؒ نے اپنی تعلیمی سلسلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا تم آج اس کا تصور تک نہیں کر سکتے اور یاد رکھو —

بِقَدْرِ الْکَدِّ تُکْتَسَبُ الْمَعَالِیْ — وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَهِرَ اللَّیَالِیْ

محنت کے مطابق ہی درجات حاصل ہوتے ہیں۔ — جس نے بلندیوں کی خواہش کی اسے راتیں بیداری میں گذاریں

وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰی بِغَیْرِ کَدٍّ — اَضَاعَ الْعُمْرَ فِیْ طَلَبِ الْمُحَالِ

جس نے محنت و مشقت کے بغیر کسی عالی مرتبہ کی خواہش کی — اس نے ایک ناممکن چیز کے لئے عمر ضائع کر ڈالی۔

میں یہ سن کر خاموش ہوگیا اور جو چیز چند لمحات پہلے ایک خوفناک اور بھیانک نظر آتی بھتی اب خود میں اس کی خواہش کرنے لگا۔

Marfat.com

جب راقم نے فارسی کی چند کتب شروع کیں اور آہستہ آہستہ کچھ مہارت بھی پیدا ہو گئی تو آپ مجھ سے کافی سوالات دریافت فرماتے اور عموماً شب کو بعد از نماز عشاء آتے تھے حضرت سعدیؒ کے مختلف اشعار کے مطالب دریافت فرماتے۔ ایک رات آپ نے مجھے بنگلے سے مشرق کی چھت پر طلب فرمایا اور سعدیؒ کے مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ پوچھا۔

چہ خوش گفت زالے بفرزند خویش | چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
گر از عہدِ خوردیت یاد آمدے | چو بے چارہ بودی در آغوش من
نہ کردی دریں روز برمن جفا | کہ تو شیر مردی و من پیر زن

اشعار آسان ہی تھے میں نے ترجمہ کیا حقیقتاً ان اشعار میں بینا نظروں کے لئے ایک بہت بڑا اخلاقی سبق پایا جاتا ہے۔ شاید یہی آپ کا مقصد بھی ہو۔ اس کے بعد آپ نے ایک پر اثر لہجہ میں فرمایا سبحان اللہ کیا خوب کہا۔

علامہ اقبالؒ کے بہت سے اشعار آپ خود پڑھتے۔ لفظی ترجمہ تو میں عرض کر دیتا مگر مطالب سمجھ میں نہ آسکتے۔ اس پر آپ خود تشریح فرماتے۔ ایک دفعہ آپ نے یہ اشعار پڑھے

سماں الفقر فخری کا رہا شانِ امارت میں | بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را
گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے | کہ منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا

آپ نے ان کی بہت لمبی تشریح فرمائی جو کہ درج کرنے سے کتاب کے حجم پر بہت اثر پڑے گا۔ آپ نے مختلف تاریخی واقعات دہرائے اور مثالیں دے دے کر مطلب واضح کیا۔

سورج ڈھلنے کو تھا کہ آپ اسی وقت کھانا کھا کر باہر بنگلہ میں تشریف لائے تھے کہ ر[illegible]ل الفاظ کے معانی دریافت فرمانے شروع کئے میں عرض کرتا گیا آخر میں آپ نے [illegible]طاول" کا مطلب پوچھا۔ اس وقت میرے لئے یہ لفظ کافی

مشکل تھا میں خود حیران ہوں کہ میں نے کیونکر ترجمہ کیا ہوگا لیکن اتنا دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ کیا وہ خواہ اتفاقی تھا یا غیر اتفاقی مگر صحیح تھا۔ اس پر آپ بہت خوش ہوئے حتیٰ کہ میں اپنی کامیابی پر ناز کرنے لگا اور ساتھ ہی صندوقچی سے دس روپیہ کا نوٹ نکال کر فرمایا کہ یہ تمہارا انعام ہے۔

ترغیب نیکی

ساتھ ہی ساتھ آپ فریضہ خداوندی کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ راقم اس وقت سن بلوغت کو نہ پہنچا ہوگا کہ مجلس کے اثر سے نماز پڑھنے کی عادت ہوگئی اور چونکہ ہر نئی چیز ذرا پیاری اور بھلی معلوم ہوتی ہے یہ عادت بھی چھوٹتی نظر نہ آئی۔ آپ کو معلوم تو تھا ہی۔ ایک دن آپ نے مجھے بوقتِ شام بلا کر فرمایا کہ جب سے تم نے نماز شروع کی ہے مجھے بہت اچھے لگتے ہو اور میں تمہیں نماز کا عادی دیکھ کر بہت خوش ہوں۔

رمضان المبارک میں جب کہ آپ نے اس مبارک مہینہ کو سرد جگہ میں گذارنے کا انتظام کیا تو مجھے ساتھ لے گئے۔ از روئے شریعت اگر میں فریضہ رمضان المبارک کو پابندی سے ادا نہ کرتا تو شاید گناہ نہ تھا اور یہی نہیں مجھے ضعفِ عمر کی وجہ سے روزہ کا نقصان دہ بھی تھا مگر شام کو ہی آپ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ اس دفعہ تم رمضان المبارک کے پورے روزے رکھو لیکن یاد رکھو کہ سارا دن آرام کرنا اور فضول چلنے پھرنے سے پرہیز ضروری ہے کیونکہ اس کا صحت پر بہت برا اثر پڑے گا۔ اس کے بعد میں نے ایام صیام مکمل کئے مگر کبھی بھی مجھے کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہ ملا۔

شاید یہ آپ کا آخری رمضان المبارک تھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ عید کے دن ہم سب مولانا محمد معصوم صاحب کی معیت میں صبح صبح نہا [illegible] ول اوپر کی ڈھیری پر تشریف فرما تھے جونہی آپ نے مجھے د[illegible] بلالیا اس

[illegible] میرے دل میں اس

[illegible] ہوا مگر حقیقت شناس نگاہیں مجھے زبانِ حال

سے پکار کر کہہ رہی تھیں کہ اے اپنے ساتھیوں سے عارضی جدائی پر رنج ہونیوالے

[illegible] آؤ میرے پاس بیٹھو اور عید کی لائی ہوئی انوکھی بہاریں میرے ساتھ جی بھر کر

باتیں کرو۔ کیونکہ

ع بہاریں پھر بھی آئیں گی مگر ہم تم جدا ہوں گے

الغرض میں خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے بخیریت اختتام پر تمہیں مبارکباد ہو۔ میرے لئے یہ امر حقیقی مسرت کا باعث ہے میں نے جھجک کر عرض کی کہ پہلا روزہ جو کہ شبہ سے خالی نہ تھا مجھ سے قضا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے غلطی کی مگر اس کی تلافی ضرور اور جلد از جلد کرنا کیونکہ وہ دن واقعی ماہ رمضان المبارک کا پہلا دن تھا اور اسے جلد ہی قضا کر کے خداوند تعالیٰ کے فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جاؤ۔

پیار حسن خلق

ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ آپ کو اولاد سے کس قدر شفقت تھی اور اس وجہ سے اس چیز کا ذکر کرنا اگرچہ چنداں موزوں نہیں مگر خارج از موضوع بھی نہ ہوگا۔

دوپہر کو آپ حسب معمول قیلولہ کی تیاری میں تھے کہ برادرم عزیزم محمد صبغتہ اللہ صاحب اور راقم [illegible] سے حضور کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ سوتے سوتے اگر آپ کو [illegible] آپ کی طبیعت سخت پریشان ہوتی اور بسا اوقات آپ خفا بھی ہوتے۔ ہم [illegible] کی باتیں شروع کیں آپ نے دو تین دفعہ سنجیدگی سے منع فرمایا [illegible] میں آپ کی نیند ہمارے شور سے کھل گئی۔ ہم مارے خوف کے

Marfat.com

کانپ رہے تھے[1]۔ اچانک حضور نے فرمایا کہ کیا بات ہے اور مسکرا دیئے۔ یہ دیکھ کر ہماری جان میں جان آگئی اور اتنے شرمندہ ہوئے کہ دوبارہ بات کرنے کی جرات نہ ہوئی

برادر محترم معظم جب بھیرہ میں تعلیم پا رہے تھے موسم ناخوشگوار ہونے کی وجہ سے طبیعت شروع میں ذرا ناساز ہوگئی اور بڑھتے بڑھتے کافی بخار ہوگیا۔ گھر پہنچے آپ نے فوراً علاج معالجہ شروع کرایا جب محترم کی طبیعت بالکل اعتدال پر آگئی تو حضور سے اجازت طلب کی مگر آپ یہ برداشت نہ کر سکے کہ اتنے ضعف اور کمزوری کے باوجود انہیں باہر بھیجا جائے آپ نے اجازت نہ دی حتیٰ کہ طبیعت میں پھر وہی بشاشت اور خون صحت دوڑنے لگا آپ نے فرمایا اب اجازت ہے اور اسی حالت میں ہمیں تمہارے چلے جانے کے بعد زیادہ پریشانی نہ ہوگی۔

راقم خوشاب میں مقیم تھا اور چونکہ ہر نیا آدمی پردیس میں گھبراتا ہے اور شاید اس وصف کی انتہا مجھ میں پائی جاتی تھی۔ آپ نے میرے لئے پردیس بھی ایسا انتخاب کیا جو گھر سے کم نہ تھا مگر تاہم میں اپنے گھر کی درودیوار کی یاد میں اکثر کھویا رہتا اور جب گھر آتا تو حضور مجھے اس قدر خوش کرتے کہ تمام وہ تصورات جو اکثر مجھے تنہائی میں تنگ کرتے سب غائب ہوجاتے اور میں بالکل بھول جاتا کہ میں نووارد ہوں ایک دفعہ راقم خوشاب سے آیا عصر کا وقت تھا جونہی کہ میں سیڑھیوں سے چڑھا حضور نے بنگلہ کی باری کھٹ سے کھولی اور جھانک کر دیکھا میں وہ احساسات بند قلم میں نہیں لا سکتا جو کہ میرے دل میں اس وقت موجزن ہیں اور یہ واقعہ قلب پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نقش رہیگا فی الواقع آپ نے اتنی محبت بھری نگاہ سے دیکھا جس کو کہ واضح نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کے رخ انور میں بے پناہ مسرت بے حد نورانی چمک اور جوش شفقت پایا جاتا تھا۔ ایک نہایت لطیف مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا "اچھا تم آگئے" میں جواب میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا، آپ نے بہت سی باتیں سنی سنائیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھول گیا کہ میں نووارد ہوں

[1] اور نہایت بے چینی کے عالم میں قصور کیا۔ دوسرے کے سر جھکوپ رہے تھے کر

Marfat.com

اس وقت ان مجالس کی قدر نہ تھی۔ اور اگر اب پیدا بھی ہو گئی ہے تو بیسود۔ بقول شاعر

صاحب گلشن کی جمعیت پریشاں ہو چکی   پھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا

میں چند دنوں کیلئے گھر پہنچا۔ اس وقت کہیں باہر جانے کا موقع تھا خود حضورؒ بوجہ معذور تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا اگر جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔ مگر نہ آپنے اپنی زبان مبارک سے مجھے جانیکو فرمایا اور نہ ہی بغیر اجازت کے میں گیا اور اگر آپ فرما دیتے تو شاید میری منشا کیخلاف ہوتا۔ بوقت شام جب آپنے مجھے گھر ہی میں موجود پایا تو کافی استعجاب و حیرانی کا اظہار کیا اور فرمایا میرے فیصلہ کی اطاعت قطعاً بیسود تھی کیونکہ میرے لئے اتنا ہی کہنا محال تھا خصوصاً جب کہ تم صرف چند ایام کیلئے آئے ہو اگر نہیں اتنی قلیل فرصت کے وقت باہر جانے سے کون نہیں تو باہر جانے کو کیسے کہہ سکتا ہوں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ تم خود چاہتے ہو۔ برادرم عزیز انوار احمد صاحب طال اللہ عمرہٗ سے آپ کا بے پناہ پیار تھا۔ آپ ان سے بڑے دلچسپ سوالات پوچھتے اور اس کے صحیح جوابات پر طرح طرح کے انعامات دیتے۔

اس امر کی سب سے بڑی دلیل کہ برادرم عزیز محمد صبغۃ اللہ صاحب کی علالت سے آپ نے جو جو تکلیفیں اپنی جان پر اٹھائیں اور جس تاریک ماحول میں عزیز م کو لاہور لائے اس نے ثابت کر دیا کہ بحیثیت ایک باپ آپکے اندر یعقوبی محبت کارگر ہے۔ برادر عزیز محمد حجۃ اللہ کو آپ کئی مختلف اور پیار بھرے ناموں سے پکارتے در فی الواقعہ ان میں بھی ایک قسم کی شفقت پائی جاتی تھی۔ حضرات یہ موضوع اتنا لمبا ہے کہ اسکی حد نظر نہیں آتی اس سے بہتر اور بڑھ کر واقعات جو کہ عوام الناس کی نظروں سے پوشیدہ ہیں پیش کئے جا سکتے ہیں مگر ان کے لئے بہت کافی وقت درکار ہے۔ در اصل اتنا بھی محال تھا مگر وقت کی قلت کے باوجود چند ٹوٹے پھوٹے فقرات لکھ ڈالے ہیں۔

نیگر دید کوتاہ رشتۂ معنی رہا کردم

حکایت بود بے پایاں بخاموشی ادا کردم "

Marfat.com

غزل

در فراق حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہ

از حضرت صاحبزادہ محمد مقصود الرسول صاحب

آمد آں روزے کہ ما بگذاشتیم
فکر رفتہ در گلو انداختیم

ہست روزے کاندریں بودہ وصال — ایں وصال شاں برائے ما فصال
مشعلِ نورِ طریقت گل شدہ — مشعلِ راہِ ہدایت گم شدہ
تلخیِ ایں روز را دانستہ ایم — اشک خوں در چشم ہا بگرفتہ ایم
چوں چمن باشد بغیر گل گلاب — ہمچناں ما را فراق آنجناب
مخلصیں و معتقد افسردہ اند — شاں سرِ خود در گریباں بردہ اند

شمع سوزاں نیست پروانہ ہمانست
پیکرِ جاناں نہ، دیوانہ ہماں است

Marfat.com

در مدح پیر بے نظیر

جناب حضرت محمد مقبول الرسول صاحب سجادہ نشین للہ شریف

پایہ ہے کس کا دہر میں جو میرے پیر کا
مقبول ہے رسول کا رب قدیر کا

سر تاج حق نے کر دیا اہل ضمیر پر — ثانی نہیں جہان میں روشن ضمیر کا
محفل میں ہوں حجاب کہیں جلوہ نما حضور — واں تذکرہ کیا شمس اور بدر منیر کا
ہے چشمۂ فیضان میرے پیر کا وجود — ہر چار سو جہان میں چرچا ہے پیر کا
اوروں کے اوج انتہا پر دیں قدم — ہوتا ہے میرے پیر پیر دستگیر کا
ہووے نہ پھر کیوں افضل و برتر جہان سے — قصہ فلک پر آپ کے تخت و سریر کا
میلہ نہ ہو پھر کیوں للہ شریف میں — ابجد میں مکہ دیکھ لو للہ امیر کا

دل کی زمام رہبری اکمل کے ہاتھ ہے
باقی رہا اب خوف کیا نفس شریر کا

بحساب ابجد مکہ کے عدد بھی ۶۵ ہیں اور للہ کے بھی ۶۵ ۔ (مصنف)

Marfat.com

ذرہ نوازی

کتاب کا مسودہ حضرت قبلہ سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی کی خدمت مبارک میں پیش کیا گیا آپ نے بعد مطالعہ چند سطور لکھ کر عنایت کیں جن کو نہایت شکریہ کیساتھ داخل کتاب کیا گیا یہ سب جناب ممدوح کی ذرہ نوازی ہے۔ ورنہ نہ تو یہ فقیر ہی اس تعریف کا مستحق ہے اور نہ ہی مضامین ایسے بلند پایہ کے ہیں۔ اللہ پاک حضور کی دعا کو قبول فرماوے جو اس ناچیز کے حق میں کی گئی ہے۔ (محمد شریف عفی عنہ)

معزز قارئین میں نے تمام کتاب کا مطالعہ از ابتدا تا انتہا بنظر غائر کیا اور تمام سوانح حیات و ملفوظات و کرامات حضرت قدس اللہ واقاض علینا من فیوضاتہٖ کو پڑھ کر دل اندوہگین کو اطمینان و سرور قلب حاصل ہوا۔ واقعی مترتب سوانح حیات و جامع ملفوظات ڈاکٹر مولوی محمد شریف صاحب دام ظلہم اللہ شرفہٗ نے نہایت ہی جانفشانی سے کام لے کر اپنی ... فضیلت کا اظہار کما حقہٗ و کما ینبغی کیا خدائے قدوس عزوجل ان کی تمام سعی کو مشکور اور باجور فرماوے

آمین ثم آمین

لاشئے فقیر محمد مطلوب الرسول کان اللہ لہٗ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com